

Novel Hi Novel & Online Web Channel

دی ایول لو

ملیجہ فاطمہ

ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل

ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

+923155734959

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

عنوان

لکھاری

پلیٹ فارم

پبلیشر

ویب سائٹ

واٹس ایپ

جی میل

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی

فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ

انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی ذمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف

رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا

ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی

اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً مجرم ہے،

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسپسی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہنچائیں۔ **ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل** بنے گا وہ سبھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں **ناول ہی ناول"** اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ **ناول ہی ناول"** اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !
اپنی تحریریں ہمیں اس پتے پر ارسال کریں۔



NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com



NovelHiNovel & OWC Official



NovelHiNovel@Gmail.Com



OnlineWebChannel @Gmail.Com



03155734959

دی ایول لو

ملیجہ فاطمہ کے قلم سے

این ایچ این اور اوڈ بیوسی پبلیشرز

کالی گانی رات تھی سفید بادلوں کا ہر طرف پہرا تھا جو دل دہلا رہا تھا

ہر طرف سناٹا تھا بڑے بڑے درختوں کے سائے لہرا رہے تھے

دیکھنے میں تو جنگل معلوم ہو رہا تھا اور ایک ایسا جنگل

جہاں دن میں بھی آنے پر لوگوں کے دل کا پ جاتے تھے

یہاں اس وقت دو وجود موجود تھے جن میں سے ایک لڑکا اور دوسری لڑکی تھی

وہ یہاں اس سنسان جنگل میں کیا کر رہے تھے۔۔۔؟؟

لڑکی کی عمر دیکھنے میں تو 15 سے 16 سال لگ رہی تھی

وہ عام تھی پر خوبصورت تھی

کمر تک آتے کالے بال۔ صاف رنگت۔ تیکھانا ک نقش۔

بڑی بڑی آنکھیں جن پر گہری پلکوں کا راج تھا

گلابی نرم نازک ہونٹ کیسی گلاب کی مانند

آسمان کے ہم رنگ پکڑے زیر تن کیے ہوئے تھی جس پر سفید موتیوں سے نفاست سے

کام کیا گیا تھا

جو مٹی اور جھاڑیوں میں پڑے رہنے کی وجہ سے گندے ہو چکے تھے

اس کے وہ نازک ہاتھ کیسے جانور کی طرح راسیوں میں جکڑے ہوئے تھے

جگہ جگہ خون کے قطرے اس کے جسم کو چھو رہے تھے

اس کے نرم لبوں سے خون ٹپک رہا تھا۔۔

وہ نڈھال پڑی لڑکی پر جانوروں کی طرح پیر مارتا وہ لڑکا جو دیکھنے میں تو 22 سالہ لگ رہا تھا

سیا لباس جسم پہ لپیٹے ہاتھ میں چابوک پکڑے ہوئے چہرہ بھی ڈاکا ہوا تھا

ہا ہا ہا

اس کی کمزوری کو یوں زمین پر پڑا دیکھ کر روح تک کو سکون پہنچ رہا ہے وہ آسمان پہ دیکھ کر

چینتا ہوا کہہ رہا تھا

وہ خوشی میں جھومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

تم کو کیا مل رہا ہے ایسا کر کے بے ہوشی میں اس نے آنکھیں موندتے ہوئے کہا تھا

ابھی کہاں ملا ہے ابھی تو سکون کی شدتوں تک پہنچنا باقی ہے

تم کون ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

آخر چاہتے کیا ہو مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کیوں لائے ہو مجھے یہاں پر اس کی نڈھال ہوتی حالت اور بگڑتی جا رہی تھی

میں جو چاہتا ہوں مجھے وہ بہت جلد ملنے والا ہے۔۔۔!!!

لڑکی میں اس کا سب کچھ چھین کر اسے برباد کر دوں گا اس کا سب میرا ہو گا اور پھر میں اس

کی بھی جان لے لوں گا بس میرا راج ہو گا ہر جگہ سمجھ انی وہ غصے میں دھاڑ رہا تھا

تم کس کو مارنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کس کے لیے لائے ہو مجھے یہاں زبردستی الفاظ منہ سے اٹک اٹک کر نکل رہے

تھے۔۔۔۔۔

میں کس کو ماروں گا وہ اپنے ہاتھ کی ایک انگلی اپنی تھوڑی پہ رکھ کے سوچنے والا ایکشن کرتے ہوئے بول رہا تھا اور میں کس کو ماروں گا وہ جو تمہاری شاید جان ہے کہیں۔۔۔۔

وہی تو نہیں ہنس رہا تھا

NovelHiNovel.Com
وہ کسی کی محبت برباد کر کر وہ کیسے ہس سکتا تھا شرم انی چاہیے۔۔۔۔!!!

نہیں نہیں پلیز ایسا مت کرنا تمہیں خدا کا واسطہ ایسا مت کرنا میں اس کے بنا مر جاؤں گی پلیز وہ گڑ گڑا رہی تھی اسکی جان سے پیاری چیز کو مارنے کی بات کر رہا تھا وہ کسے نہ گھبراتی اور ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

میں تو کروں گا۔۔۔۔

وہ ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے بولا

جو کر سکتی ہو کر لو اب مجھ سے تم کو اور تمہارے جانشین کو کوئی نہیں بچا سکتا سمجھی وہ ایک

ادا سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

تم پڑی رہو ہی پر جب تک میرا کام نہیں ہو جاتا ڈار لینگ۔۔۔!؛

ایک دم سے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور شاید وہ ڈر گیا تھا اور واپس دیر کیے اپنا
چہرہ اڑا پ چکا تھا

تنتنتنتنتنت
تیر۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

میں اس کو بتا دوں گی تم اسے دو کا دے رہے ہو جو تم سے اتنا پیار کرتا ہے

وہ جاچکا تھا ہا وہ اکیلا اس معصوم جان کو اس ویران جنگل میں چھوڑ گیا تھا

اب عنوا وہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی کبھی ہاتھ کی راسی توڑتی تو کبھی پیر زمین پر
پا تکتی -----

NovelHiNovel.Com

کوئی بھاگ رہا تھا یہاں سے وہاں

OWC

وہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا بس

پر وہ اسے کہیں نہیں مل رہی تھی

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

اس کا دل پھٹ رہا تھا اس کو لگ رہا تھا ان سب ختم ہو جائے گا

OWC NHN OWC NHN

وہ کہاں چلی گئی تھی ابھی تو یہی تھی

اب تم ملی مجھے تو میں تمہیں مار ڈالوں گا۔۔۔۔۔ غصے سے اس کے ہال بکھلا ہوتا جا رہا

تھا

عنوان بھاگتے بھاگتے اب تھک چکی تھی کھانا تو اس نے کل رات سے نہیں کھایا تھا پانی بھی شاید اور اتنے زخموں کے بعد کون ہی چل سکتا تھا

وہ لڑ کھڑاتی چلتی پھر گرتی پھر سنبھلتی چلتی جا رہی تھی اب وہ اس محل کے سامنے کھڑی تھی جسے لوگ عیول کیسیل کے نام سے جانتے تھے

بس پیچھے سے کچھ چیز ٹک کر اس کو لگ گئی تھی
جو اس کا سینہ چیر چکی تھی

اور یہ منظر دو لوگوں نے نہیں بلکہ تین لوگوں نے اپنی نظروں میں قید کیا تھا

وہ گرے انکھیں بھی اس وقت اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ چیخا تھا چیخنا تو فرض تھا اس پر اس
کی دنیا جڑ گئی تھی اس ایک لمحے میں

NovelHiNovel.Com

عنوان

OWC

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

کچھ ضرور سوچا ہو گا کائنات نے میرے رشتے پر

ورنہ اتنی بڑی دنیا میں صرف تم ہی کیوں خواب میں اتے ہو

قدرت کے کرشموں میں اگر رات نہ ہوتی

تو پھر آپ سے خوابوں میں ملاقات نہ ہوتی

کمرے میں اندھیرا تھا کھڑکیوں سے ہلکی ہلکی روشنی کرنوں کی صورت میں ارہی تھی

کمرے زیادہ بڑا نہیں پر زیادہ چھوٹا بھی نہیں تھا۔۔۔

ایک چھوٹا بیڈ ڈریسنگ ٹیبل اور الماری تھی جس پر سجاوٹ کی گئی تھی لائٹوں کی

!!!۔۔۔

ہلکے گلابی رنگ ہوا تھا پورے کمرے میں

دروازے پر دستک ہوئی

اٹھ بھی جاؤ تم نے تو حد ہی کر دی بھیاں ج میں نے سوچا محترمہ کونہ اٹھاؤں تو محترمہ تو خود

اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔۔۔

کون ہے تھوڑی دیر اور سونے دو یا ر-----

خواب بھی پورا نہیں دیکھنے دیتے عنوا چڑچڑاتے ہوئے بول رہی تھی

تو دن رات تم کو سونے دے بس کام کاج کچھ نہ کرنا ہے وہ غصے میں بول رہی تھی

ارے زارا بیگم اپ اتنے غصے میں کیوں ہیں اٹھ گئی عنوا معصومیت سے بول رہی تھی

ویسے اب کبھی نہیں سمجھیں گی ممدوہ چڑچڑا کے بول رہی تھی۔۔۔۔!!

ہاں ہاں بھائی نہیں سمجھنا اب جلدی اٹھو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے کالج جاؤ میں ناشتہ لگا

رہی ہوں ہاتھ بانٹے ہوئے بس سنجیدگی سے بول رہی تھی

عنوا جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور واش روم میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد اپنے بالوں کو کھلا ازاد

بارش کی بوندوں کو برساتی ہوئی باہرائی

اس نے اس وقت گلابی رنگ کی گھٹنوں تک اتی فروک اور نیچے ٹائس ہم رنگ پہنا تھا جو
سادہ تھا اور گلے پہ بٹن لگے تھے اہستین اس کی کلائیوں تک تھی تو لیے سے بال سکھائے
اور چوٹی میں قید کر لیا ہلکا میک اپ کرنے کے ساتھ سنہری کلر کے ٹاپس کانوں میں پہنتے
ہوئے

NovelHiNovel.Com شیشے کے سامنے آئی

OWC

شیشے میں گنگنانے لگی۔۔۔

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

میں اتنی سندر ہوں میں کیا کروں

اور ساتھ ساتھ شرمنا بھی رہی تھی

ہائے یار کوئی ہمیں بھی کہتا

تو کالا ٹکالا یا کر تو کلی بار نہ جایا کر
تو سنگل پی سے محترمہ میری نظروں میں نہ آیا کر

اففففف

کوئی ہمارے لیے بھی تو پھول چنے

کسی کو یار ہم بھی جان سے پیارے ہو

NovelHiNovel.Com

عنوان تیار ہو چکی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ خوبصورت بے حد خوبصورت لگ

رہی تھی۔۔۔

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

ہاں تیار تو گئی تھی پر اس کو حسن کو سنبھالنا بخوبی آتا تھا

عنوانا شتے کی ٹیبل پہ باہرائی اور اپنے بابا ماما اور چھوٹی بہن کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا اور

بولی او میں تو اپنی گھڑی بھول ہی گئی میسنز کے واچ یونو ہیسیسی

یونس صاحب سارا بیگم ایلہ اور عنوانا سکون سے ناشتہ ختم کر کے سب اپنی اپنی منزلوں کو
چل دیے عنوانے کمرے سے واچ بر خاٹھایا اور اس کا برقہ پیرنٹ تھا اس پر ہلکے لال اور
وائٹ رنگ سے ڈاٹ بنے ہوئے تھے

عنوانا نقاب کر کے اپنی منزل کو جلدی اب اس کو کیا پتہ تھا زندگی اس کو واقعی اپنی منزل پر
لے جائے گی

عنوا کھڑی تھی ایک درخت کے سائے تلے
صبح کا وقت تھا سنسان سڑک تھی اب اب اپ کو تو پتہ ہے کراچی میں صبح چھ بجے کتنی ہی عوام
اٹھتی ہے۔۔۔؟؟؟

وہ گاڑی کا انتظار کر رہی تھی
کہ کب بس آئے اور وہ کب اس میں سوار ہوئے
اتنے کسی نے اسے پیچھے سے پکڑا تھا۔۔۔

اور اس کے منہ پہ رومال رکھ کر گاڑی میں ڈال چکا تھا
گاڑی کی چھت اس کے سر پر لگنے کی وجہ سے خون نکل رہا تھا وہ آدھی بے ہوش اور ادھی
ہوش میں تھی

وہ گاڑی پھر سے روانہ ہوئی اور کسی سونسان بلڈنگ کے پاس جا کے رکی

اس لڑکے نے عنوا کو بے دردی سے اٹھایا اور اندر جا کے پٹخ دیا

جہاں ان تین وجود کے علاوہ کوئی اور وجود نہ تھا

ایک وہ تھا جو اس معصوم جان کو اٹھا کر لایا تھا

اور ایک وہ خود تھی

اور ایک وہ کون تھا وہ تھا کون۔۔۔۔۔؟؟؟؟

گیرے آنکھوں والا ویشی ایول۔۔۔۔۔

جو دنیا میں ایک ہی تھا۔۔۔۔۔

اس کی طاقتوں کا دوسرا اس دنیا میں اور کوئی نہ تھا

اس کو صرف اور صرف لال گلاب کے علاوہ ہر چیز سیاہ کالی پسند تھی۔۔۔۔۔

وہ مردانگی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔۔۔

وہ برے لوگوں کے لیے تلوار تھا

اور وہیں اچھے لوگوں کے لے اس سے اچھا کوئی نہ تھا

وہ جب کسی کو موت دینے پہ آتا تو موت بھی تھر تھر کانپتی تھی

اس کی ڈکشنری میں رحم جیسے لفظ نہیں تھے

وہ ایک دفعہ ٹھان لے تو پھر کبھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا

وہ ایسی خطرناک موت دینے کے قائل تھا کہ اس کے ساتھ پشتیں بھی یاد رکھیں کہ کوئی

ایسا مرا تھا

وہ ہاتھ میں جام شراب لے کے بیٹھا تھا

کسی کا غم مٹا رہا تھا کسی کو آنکھوں سے جلارہا تھا

اس کانچ کے گلاس کو اپنی طاقتور انگلیوں کے اوپر گھما رہا تھا

جیسے اس کی دنیا ایک منٹ میں گھوم گئی تھی

ایسے ہی اس وقت وہ اس گلاس کو گھم رہا تھا

تم لے ائے اسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

سخت آواز میں کہا گیا تھا کہ دل دہلا رہی تھی

جھجھکی سر لے آیا ہوں

کاپتی ہوئی آواز میں فارس نے کہا تھا

عنوان اٹھ چکی تھی آنکھیں مسل رہی تھی

یہاں کلکون لایا ہے مجھے۔۔۔؟؟؟

اس نے آنکھیں خولی تو سامنے کوئی کھڑا تھا جو اسے جانا پہچانے لگتا تھا

اس اجنبیوں کے بیچ میں وہ محافظ لگا تھا اسے اپنا
وہ بھاگی تھی

اور سیدھی جا کر اس کے کثرتی وجود سے لپٹ گئی تھی

وہاں جتنے بھی موجود تھے عنوان کے علاوہ سب دنگ رہ گئے تھے

NovelHiNovel.Com

یہاں تک کہ حمزہ خود بھی ---

یہ کیا ہوا تھا اسے تو کوئی چھونے کی بھی ہمت نہیں کرتا تھا اور یہ لڑکی اسے گلے لگا گئی تھی

OnlineWebChannel.Com

حمزہ نے ایک جھٹکے سے عنوان کو اپنے سے الگ کیا

یہ کیا کر رہی ہو تم پاگل ہو گئی ہو

وہ بوکلار ہاتھا

حمزہ کے پیچھے کرنے کی وجہ سے ان کا نقاب ہٹ چکا تھا
وہ بڑا معصوم اور سادہ سا چہرہ بنائی اس کے سامنے کھڑی تھی

NovelHiNovel.Com

حمزہ یہ دیکھ کے دنگ رہ گیا تھا یہ کیا تھا۔۔۔؟؟

جو اس کے سامنے تھا جو صدیوں سے وہ کھو چکا تھا اس کے سامنے آج کھڑا تھا

یہ حمزہ کی حقیقت تھی یا خواب تھا۔۔۔؟؟؟؟

اگر حقیقت تھی تو شاید یہ جھوٹ تھی اور اگر خواب تھا تو اسے خواب میں رہنے دو

دیکھیں پلیز میں آپ کو نہیں جانتی پر مجھے بچالے ان سے

عنوان گڑ گیا تھی

NovelHiNovel.Com

OWC

OnlineWebChannel.Com وہ جس کی وجہ سے وہ راتوں کو سو نہیں پاتا تھا

سالوں سے جاگ رہا تھا اج بھی وہ کے سامنے کھڑی اسے پہچانے سے انکار کر رہے تھے

تم مجھے نہیں جانتی۔۔۔

حزہ تھوڑا اداس ہوا تھا اس کا دل تھا یاد دل تو دل ہے

تم مجھے نہیں جانتی۔۔۔

NovelHiNovel.Com

پہچانوں مجھے تم مجھے نہیں بھول سکتی میں حمزہ ہو

OnlineWebChannel.Com

ہم سے تھوڑا جنونی ہو گیا تھا

اب پاگل ہو گئے میں کیوں جانوں گی آپ کو میرا تو خود منگیترا ہے اگلے مہینے شادی ہے
میری آپ پاگل ہو گئے میں کیوں یاد رکھوں گی آپ کو میں تو آپ سے پہلی دفعہ مل رہی
ہوں

عنود وٹوک انداز میں بول کہ گی

NovelHiNovel.Com

جب یہ پیچھے سے ڈرتے ہوئے فارس بولا

سراپ کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہو سکتا ہے یہ وہ نہ ہو

تم پاگل ہو گئے ہو یہ وہی ہے

اس کا غصہ اس کے سر پر سوار ہو رہا تھا اور یہ غصہ اب وہ فارس بھوکتنے والا تھا

حمزہ پیچھے مڑا اور فارس کے منہ پر اپنے دونوں ہاتھوں سے مو کے مارنے لگا اس کے سینے پر
اس کے اس کے منہ سے خون ارا ہاتھا کہ حالت اتنی بری تھی کہ دیکھنے والا خوف سے مر گیا
ہے

اس دن وہاں پہ پڑے کاج کی بوتلیں اس کے سر پر ماری جس کی وجہ سے اس کے سر میں
کاج گھس گئے تھے

واہی پاس پہ کھڑی

عنوان کا تو برا حال ہو رہا تھا
وہ تھر تھر کانپنا شروع ہو گئی

پر حمزہ

حمزہ تو کسی پر رحم کرنے کا سوچتا بھی نہیں تھا

وہاں پر یہ خنجر اس نے اس کے دل میں گاڑ دی تھی اور اس کا دل باہر آ گیا تھا

اس سے بھیانک موت اور کیا ہو سکتی تھی

حمزہ پر تو اتنا غصے سوار تھا کہ وہ سب یہ فلم کرنے کے بعد سیدھا وہاں سے نکلتا گیا اس نے مڑ

کر پیچھے نہیں دیکھے تھے

عنوان کبھی اس لڑکے کو دیکھتی تو کبھی حمزہ کو

وہ تو سمجھ ہی نہیں پار ہی تھی وہ کیا ہے کبھی اسکو حمزہ کے چیخنے کی آواز آتی تو کبھی اس لڑکے

کی مناروں کی

وہ تو یہ ہونے کے بعد بے ہوش ہو گئی اور ایک انسان پہلے جس کو پکڑ کے لایا ہوں اور پھر اس کے سامنے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا جائے تو وہ کیا کر سکتا ہے

حمزہ گاڑی کو گھیر میں ڈالتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا

اس نے کئی سڑکیں پار کی وہ سڑکوں پر بے تحاشا گاڑی بگاڑ رہا تھا

گاڑی سنسان راستے سے ہو کر اسی جنگل میں گزری اور ایک مقام پر پہنچ کر روکی

جہاں پہ اس کی دنیا جڑی تھی اس کی محبت اجڑی تھی اس کی دنیا ختم ہوئی تھی اس کے جینے
کی وجہ ختم

NovelHiNovel.Com

وہاں ایک چھوٹا لکڑی کا گھر تعمیر تھا

OWC

اس میں زیادہ خوش نہ تھا

OnlineWebChannel.Com

بس ضرورت کا سامان جو یاد و کو دوبارہ دہرانے کے لیے کافی ہے

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

اس گھر میں داخل ہوتے ہی وہ کچھ تبدیل ہوا تھا

سب سوچیں ایک طرف جھٹکتے ہوئے اس نے ایک پرانی الماری میں سے ایک کتاب نکالی
اور لے کر کرسی پر بیٹھ گیا

وہ شاید رورہا تھا حمزہ رورہا تھا

کتاب کھولتے ہوئے اس کے آنسو اس کتاب پر گرے تھے

کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے نا آپ لوگوں نے کوئی اس سے پوچھتا کسی اپنے کے مرنے کے بعد

جینا کیسے ہوتا ہے

یہ کوئی حمزہ سے پوچھتا

اس کتاب میں سے ایک تصویر بھی نکلی تھی

وہ تصویر شاید عنوان کی تھی یہ ابرام کی عنوان نہیں حمزہ کی عنوان تھی

NovelHiNovel.Com

وہ تصویر کو چھو رہا تھا

اور چھوٹے چھوٹے رورہے تھا

اس کتاب میں اس کی کہانی لکھی تھی

وہ کہانی پڑھتے پڑھتے رورہا تھا

دو وجود جو ایک دوسروں کے باہوں میں جھوم رہے تھے

دنیا سے بیگانے ایک دوسرے کی آغوش میں جنت تصور کیے ہوئے

حمزہ عنوا کی زلفوں کی خوشبو اپنے اندر سمہو رہا ہوتا ہے

اس کے نرم بالوں میں اپنی انگلیاں چلا رہا تھا

حمزہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ تک تو دوری طے کر چکا تھا

اس کے نازک وجود کو بیڈ پر لیٹا گیا تھا اور خود وہ اس پر لیٹ گیا تھا

اس کے نرم لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں کر چکا تھا اور عنوا بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی

جب عنوا کو سانس لینا دشوار ہونے لگا تو حمزہ نے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید سے آزاد کیا

پھر وہ اسکی نازک وجود کو اپنے پیار سے نوازا رہا تھا
کبھی اسکی گردن کو اپنا لمس چھوڑتا تو کبھی گالوں پر کبھی ہاتھ پر

جب وہ سن ہوتی جا رہی تھی تب وہ پیچھے ہٹھا

تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا پیار سے

پھراٹھا اور جانے کے لیے قدم اٹھائے

عنوان یہ دیکھ کر غصے سے بولی کہاں چلے

ابھی تو اے ہیں آپ

آئے ہوا بھی بیٹھو تو صحیح

جانے کی کرونا ایسے باتیں

عنوا یار شادی ہونے میں ابھی وقت ہے پھر نہیں چھوڑو گا تم کو

NovelHiNovel.Com

تم باد میں نہیں چھوڑو گے میں تو ابھی نہیں چھوڑوں گی

انور معصومیت کے ریکارڈ توڑ رہی تھی

OnlineWebChannel.Com

اج مجھے کام ہے تھوڑا پکا پھر

حزہ دروازے تک ہی پہنچا تھا جب یہ کسی کی سریلی اواز اس کے کانوں میں پڑی

کبھی کبھی کچھ تو

کہو پیاہم سے

ارے کم سے کم

اج تو کھل کے ملو ذرا ہم سے

یہ رات اپنی

جو تم ہو اپنے

کسی اور کا

ہمیں ڈر کیا

باہوں میں چلے آو

ہم سے صنم کیا پردہ

پردہ ہے میری جان کیونکہ ابھی نکاح نہیں ہوا

دو ٹوک انداز میں بولا تھا

NovelHiNovel.Com

اچھا ایک بات بتاؤ سچ

وہ پھر سنجیدگی سے پوچھنے لگی

پوچھو جان

وہ پیار سے جواب دے رہا تھا

تم مجھ سے پیار بھی کرتے ہو

پیار لفظوں میں نہیں بتایا جاتا جو لفظوں میں بتایا جائے وہ پیار نہیں ہوتا پیار کو بتایا نہیں جاتا
جاتا بھی نہیں جاتا بس سمجھا جاتا ہے

NovelHiNovel.Com

حمزہ شاید سچی بول رہا تھا

OnlineWebChannel.Com

اچھا پھر بھی بتاؤں نہ
عنوانہ بناتے ہوئے بولی

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں کہ اپنے تمام محلوں کو آگ لگا سکتا ہوں اپنے تمام جزیرے اور باغ تباہ کر سکتے ہیں یہاں تک کہ میں خود کو بھی فنا کر سکتا ہوں اتنا پیار کرتا ہوں تم سے تمہاری خوشیوں کے لیے میں دنیا سے لڑ سکتا ہوں اتنا پیار کرتا ہوں میں تم سے تمہارے آنسوؤں پر میرا دل کٹ جاتا ہے میں دنیا کی ہر خوشی تمہیں دینا چاہتا ہوں بس تم میری رہنا

NovelHiNovel.Com

حمزہ ایک امنٹ بھی نہیں روکا پھر سیدھا چلے گیا

اور جب واپس آیا اس کی دنیا الٹ گئی تھی

اس کو کیا پتہ تھا اج اس کی آخری دن تھا

وہ اسے چھوڑ کے جا رہی تھی

جب وہ آیا تھا وہ زمین بوس تھی

اس کے کپڑے گندے ہو گئے تھے

اور اس کے سینے کو چیرتا ہوا وہ چاٹو اس کا دل بھی چیر گیا تھا

اس کی زندگی ختم کر گیا تھا وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی

پر اس کے بہ وجود صرف ایک ہی نام لے رہی تھی وہ

اور وہ حمزہ تھا

میری دنیا بھی اسی وقت ختم ہو گئی

میں بھی مر جانا چاہتا تھا

اس کے ہی خنجر سے لگنا چاہتا تھا

پر مجھے جینا تھا

کیونکہ میرے نصیب میں جینا لکھا تھا

نہ میں مر سکتا تھا اور نہ میں اسکے بینا زندہ رہ سکتا

وہ مجھے چھوڑ گئی دنیا میں اکیلا

اس کے بنا میں جینا بھول گیا ہوں

اس کے بغیر مجھے سانسیں تو آتی ہے پر دھڑکنے نہیں آتی

اور وہ کہتے ہیں نا جسم کے زندہ ہونے کو زندہ نہیں کہتے

دل سے جیا جاتا ہے

میرا دل مر چکا ہے میرا دل عنوان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا تھا

یہ پڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے لگاتار آنسوؤں آرہے تھے اس کا چہرہ انسوؤں سے سر ہو

چکا تھا

حمزہ نے قلم اٹھایا

اور پھر سے قلم بند کرنا شروع ہوا

NovelHiNovel.Com

پتا بنیں زندگی مجھ سے کیا چاہتی ہے

کون سے موڈ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے

جس کا میں صدیاں انتظار کر رہا تھا

جس کے لیے میں صدیوں سے تڑپتا ہوں

اپنی ایک غلطی کے لیے

کاش میں اس رات اسے اکیلا چھوڑ کر نہ جاتا

تو شاید آج ہم ایک ہوتے ہیں

آج وہی پھر مجھے دیکھیں پر شاید وہ مجھے بھول گئی ہے

ویسے وہ کیسے بھول سکتی ہے

وہ صرف میری ہے

میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا

اس ہر انسان کو مار ڈالوں گا

NovelHiNovel.Com

جو مجھے اس سے الگ کرے گا

اگر کسی نے ایسا سوچا بھی تو موت کی گھاٹ اتار دیا جائے گا

OnlineWebChannel.Com

بن موت اور ایسی موت دوں گا کہ اس کی روح تک اپ جائے گی

مجھے پتہ ہے یہ میری عنوا ہی ہو

مجھے دھوکہ نہیں ہو سکتا

اب میں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا

کبھی نہیں

NovelHiNovel.Com

تم پھر سے مجھے مل گئی اب میں تمہیں نہیں کھوں گا

OWC

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

تجھ کو پانے کی تمنا میں گزاری ہوتی

ایک جان اور بھی ہوتی تو تمہاری ہوتی

یہ بولتے ہی اس نے کتاب واپس اپنی جگہ پر رکھی

NovelHiNovel.Com

اپنا کوٹ اٹھایا اور گھر سے باہر نکل گیا

OWC

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

دل کسی اور کانہ ہوا آج بھی

OWC NHN OWC NHN

آرزو میری آج بھی تم ہو

NovelHiNovel.Com

کیا کرے گا وہ اگے۔۔۔۔؟؟؟

OWC

OnlineWebChannel.Com

گاڑی میں واپس آکے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی کو گھیر میں ڈالا

OWC NHN OWC NHN

اور واپس سانسوں سے ہوتا اس ویران گھر پر پہنچا

اس کھنڈر بلڈیگ میں پہنچتے ہی

حمزہ ادھر گیا جہاں وہ

عنوان کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

NovelHiNovel.Com

وہ حسینہ سامنے بہ ہوش پڑی تھی

OnlineWebChannel.Com

حمزہ کی تو یہ دیکھ کر جان ہی نکل گی

اس کو لگا اس نے پھر ایک بار اسے کھو دیا

وہ بڑے بڑے قدم لیتا ہے اس تک پہنچا

اور اس کی نفس چیک کی

NovelHiNovel.Com

پر اس بار اس نے اسے نہیں کھایا تھا

وہ زندہ تھی

وہ اس کے لیے زندہ تھی

حمزہ نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

اور اس گھر کے ایک کمرے میں لے کے گیا۔۔۔۔۔!!!

کمرہ دیکھنے میں تو چھوٹا تھا

ایک چھوٹا بیڈ، الماری اور دوسری چیزیں موجود تھی

پردے جو کریم کلر کے پڑے ہیں تھوڑی تھوڑی گندگی ہو رہی تھی پر رہنے کے قابل تھا

ہمزہ نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھوا
وہ اس کی زلفیں پیچھے کر رہا تھا

یہ کرتے ہی حمزہ کی نظر عنوان کے گلابی ہوٹ پر پڑی

حمزہ اسے چھوئے بغیر رہ نہیں رہ سکا

دل تو اور گستاخیاں کرنے کو بھی کر رہا تھا

وہ تھوڑا تھوڑا اس کے قریب جا رہا تھا

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں برتا

وہ اسے چومنے ہی والا تھا۔۔۔۔

کہ جیسے اس کا ہوش واپس آیا۔۔۔

اور وہ ایک دم سے پیچھے ہو گیا اس کو خود پہ شرم بھی ای

اور غصہ بھی

وہ یہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔؟؟

ایک جھٹکے سے وہ پیچھے ہوتا تھوڑی دور کے فاصلے پر آ بیٹھا

دیکھو ذرا اس کو کتنے آرام سے لیٹی ہیں

NovelHiNovel.Com

یہ تو شکل سے ہی میری لگتی ہے

حمزہ ہنستے ہنستے یہ سوچ رہا تھا جب ہی عنوان ہلنے لگی تھی شاید اٹھ گئی تھی

OnlineWebChannel.Com

اس کو ہوش میں اتا دیکھتے حمزہ نے فوراً اس سے پوچھا

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

کیا تم ٹھیک ہو.....؟؟؟؟؟

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔

NovelHiNovel.Com

تم کون ہو۔۔۔؟؟

OWC

OnlineWebChannel.Com میں اپ کی جان

میں اپ کی جان نہیں ہوں مجھ سے فالتو باتیں مت کرو۔

میں کسی کی جان نہیں ہوں

میں کسی نہیں میں حمزہ ہو۔۔۔

وہ ایک ادا سے بول گیا تھا

اور اس کی یہ بات عنوا
کا ہلک تک کڑوا کر گئی تھی

پلیز مجھے جانے دو یہاں سے۔۔۔

عنوا منتیں کر رہی تھی اس کی

ٹھیک ہے جانے دوں گا۔۔۔!!

جاؤ چلی جاؤ

وہ اس کی پیاری منتوں پہ مان گیا تھا

NovelHiNovel.Com

شکر یہ اپ کا بہت بہت جی

OWC

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

پچھے سے کسی کی ربدار اواز آئی

راستہ پتہ بھی ہے میڈم۔۔ اکیلے چلے جاؤ گی۔۔۔؟؟؟

حمزہ عنوان کا مذاق اڑاتے ہوئے کہہ رہے تھے

نہیں پتا۔۔

NovelHiNovel.Com

عنوان بڑا سامنے بنا گئی تھا

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا ایک دمدار ہنسی کے ساتھ

چلیں میڈم اپ کا ڈرائیور اپ کو چھوڑ دے گا

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

ساری محبت کے ریکارڈ توڑ چکا تھا حمزہ

OWC NHN OWC NHN

نہیں شکریہ میں چلی جاؤں گی

وہ بھی ایک ادارہ کھنے والی تھی ایسے کیسے مان جاتی

کہہ رہا ہوں نا چھوڑ دوں گا اتنا سنسان راستہ ہے کوئی جانور نہ کھا جائے تمہیں

NovelHiNovel.Com

اب بتاؤ سیدھی طرح چل رہی ہو

یہ اٹھا کر لے جاؤں۔۔۔

OnlineWebChannel.Com

نہیں نہیں میں چل رہی ہو بس آپ پاس مت آنا

گھبراتے ہوئے بولی

حمزہ دل ہی دل میں تو خوب ہنس رہا تھا اور حقیقت میں اپنی تیکھی آنکھوں سے اسے

گھورے جا رہا تھا

اور ہلکے ہلکے گنگو نار ہاتھا

.....

جیسے زندگی ڈھونڈ رہی ہے

کیا یہ وہ مقام میرا ہے

یہاں چین سے بس روک جاؤں

کیوں دل یہ مجھے کہتا ہے

جذبات نئے سے میلے ہے

جانے کیا اسر یہ ہوا ہے

اک اس میلی پھر مجھ کو

جو قبول کسی نے کیا ہے

NovelHiNovel.Com

کوی جھکو ہوں میلا ہے

OWC

OnlineWebChannel.Com

جیسے بنجارے کو گھر

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

وہ گانا مکمل گا چکا تھا

عنوان تو بس اسکی بے باکیاں دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی

عنوان سے ایسے غور رہی تھی

عنوان کا ایسا گھوڑنا حمزہ کو بوکلا گیا تھا

عنوان تو ڈر گئی تھی

اور ڈرنا تو اس پر فرض تھا ڈرتی بھی کیسے نہیں اس وحشی نے اس کے سامنے بے گناہ کو قتل

کیا تھا

ایسا لگ رہا تھا جیسے عنوان کی سانسیں رک رہی ہو

وہ چپ کر کے اس کے ساتھ گاڑی پہ بیٹھ گئی
پر وہ ابھی بھی ڈر رہی تھی کیونکہ وہ ایک قاتل کے ساتھ بیٹھی تھی

حمزہ بہ خوبی اس کی پریشانی سمجھ رہا تھا

عنوان

جتنا جتنا برا حمزہ کو سمجھ رہی تھی وہ اتنا برا تھا نہیں

اس کے لیے تو بالکل نہیں

بھلا اپنی محبت کا بھی کوئی برا سوچ سکتا ہے

دل حال وہ گاڑی تیزی سے سڑک پر ڈال چکا تھا
عنوان تو بس اسے دیکھے جا رہی تھی

اور حمزہ صاحب تیرٹی تیرٹی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

حمزہ سے جب چپ نہ بیٹھا گیا تو اس نے عنوان سے سوال کر ہی لیا

کالج کہا میں آپکا۔۔۔؟؟؟

وہ نرم لہجے میں کہ رہا تھا

میں کالج نہیں جاؤں گی۔۔۔

کیوں کالج کیوں نہیں جانا آپ نے؟؟؟

NovelHiNovel.Com

نہیں جانا بس آپ گھر کے پاس چھوڑ دے بس۔۔

OnlineWebChannel.Com

بات سنو میری اگر آپ ابھی گھر جاؤں گی تو گھر والے ڈر جائے گے کی پتا نہیں کیا ہو۔۔

وہ اپنے ہاتھ بالوں میں چالتا سے پیار سے سمجھا رہا تھا

ہاں بات تو آپکی صحیح ہے۔۔

عنوانا کرگی تھی

میں کچھ غلط کہتا بھی نہیں میڈم

وہ گردن کو خم دیتے بولتا گاری کو اور تیزی سے چلانے لگا

پھر گاڑی میں مستقل خاموشی تھی

اس خاموشی کو عنوانے توڑا

بات سننے میں آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہو؟

وہ اب مکمل توجہ سے اسکی طرف منہ کیے پوچھ رہی تھی

ہا پوچھوں۔۔۔

حمزہ نے ایک سرساری نگاہ اس پر ڈال کر جواب دیا

اپ اتنے غصہ میں کیوں رہتے ہیں چھوٹی سی بات پر بھی کسی کو مار دیتے ہیں

آپ کو ڈر نہیں لگتا۔۔۔؟؟

آپ اسی مستقل چنگیز خان والی شکل کیوں رکھتے ہیں۔۔۔؟؟

عنوا ایک دم سے حمزہ پر سوالوں کا پہاڑ توڑ گی تھی

کیا مطلب ہے آپ کا میں پاگل ہوں سائیکو ہوں اور جس کو آپ چنگیز خان کی شکل بول

رہی ہیں اس پر ہزاروں لڑکیاں مرتی ہیں۔۔۔

او تو اپ پر ہزاروں لڑکیاں مرتی ہیں میں تو نہیں مرتی

وہ غرور سے کہ گئی اس کو کیا پتہ تھا وہ تو اس کے لیے ہی بنائی گئی

NovelHiNovel.Com

کوئی بات نہیں اپ نہیں مرتی ہم پر ہم تو مرتے ہیں اپ پر

OnlineWebChannel.Com
حمزہ بھی شاعر کا دادا بنا بول رہا تھا

تو بہ تو بہ اپ تو بہت ٹھہر کی ہے ہر جگہ بد تمیزی شروع کر دیتے ہیں

بڑے ہی معسمانہ انداز میں

وہ حسہ اس کو تھڑکی کہ گئی جو صدیوں سے اس کا انتظار کر رہا ہے

کیا کہا میں تھڑکی حمزہ کی تو انکھیں باہر آنے والی تھی۔۔۔

NovelHiNovel.Com

OWC

ہاں ہاں اپ تھڑکی

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

تھڑکی پن ہی تو کر رہا ہے جب سے ملے

OWC NHN OWC NHN

اتنے میں حمزہ سے کچھ جواب دیتا اس سے پہلے اس کا کالج اچکا تھا

لے میڈم اپ کا کالج تو اچکا ہے اپ کی باتوں کا جواب ہم کبھی اور دیں گے

وہ مسکرا کر کہہ گیا اور گاڑی روک چکا تھا

عنوان اترنے لگی پر حمزہ نے اسے روک دیا

اتنی جلدی کیا ہے بھائی

حمزہ اتر گاڑی سے اور عنوان کی طرف کا دروازہ کھولا

دیکھیں میڈم میں اتنا بھی برا نہیں ہوں جتنا آپ سمجھ رہی ہیں

NovelHiNovel.Com

حمزہ بھی ایکنگ کا دادا تھا بڑی معصوم شکل بنا کے یہ عرض کر رہا تھا

OWC

Online Web Channel.Com

میں آپ کو برا نہیں ٹھہر کی سمجھ رہی ہوں سمجھائی آپ کے اب جائیں پلیز

OWC NHN OWC NHN

عنوان تو ہاتھ ہی چھوڑ گئی تھی

OWC NHN OWC NHN

یہ بولتے ہی انور وہاں سے رنوجکر ہوئی

اور دل ہی دل میں کہہ رہی تھی کیا چیز ہے
یہ بس اللہ کرے اب نہ ملے

NovelHiNovel.Com

سامنے ساتھ ہی وہ تین تیتلیاں اسے دیکھ چکی تھی

OnlineWebChannel.Com

جو اس کی اپنی خود کی ذاتی دوستی تھی

دوستی کم جانی دشمن زیادہ۔

کیونکہ کسی بات پہ تو وہ اسے چھوڑتی نہیں تھی اب جیسے ہی ان اس کی ٹانگ کھینچنے والی تھی

وہ اس بات پر کیونکہ وہ لوگ اسے اس کے ساتھ دیکھ چکی تھی

ہاں بھائی کون ہے یہ اتنی بڑی گاڑی میں کس کے ساتھ آئی ہو شادی وادی کر لی کیا ہمارا

NovelHiNovel.Com جیجیو ہے کیا

ان تینوں میں سے ایک نے اسے اپنے پاس گھسیٹتے ہوئے جٹ سے سوال کر دیا

OnlineWebChannel.Com کچھ ایسا ہی سمجھ لو

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

عنوان دل میں تو ڈر گئی تھی اگر یہ اس کا شوہر ہوتا تو کیا ہوتا

منتہا تو اب سب رفع دفع کر کے بولنے لگی چلو چلو چھوڑو سب باتوں کو کلاس لینے ہے چلو
چلو

NovelHiNovel.Com

پھر وہ سب کلاس تک پہنچے اور کلاس ان کی کلاس ابھی میتھ میٹکس چل رہی تھی

OnlineWebChannel.Com

یہ سب کامرس کی اسٹوڈنٹ تھی فرسٹ ایئر کی

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

یہ منظر ہے بڑے سے افس کا

جو بہت ہی خوبصورت تھا

اتنا خوبصورت کہ کسی محل سے بھی زیادہ

NovelHiNovel.Com

خوبصورت پر تھا وہ ایک افس روم

گلاسز ونڈو سے باہر بہت خوبصورت مناظر دیکھتے تھے

OnlineWebChannel.Com

جس میں سے ایک مناظر کلفٹن کر بھی تھا

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

ہاں اس کے افس سے کلفٹن دکھتا تھا

جو کہ دیکھنے میں بہت خوبصورت ہے

وہ اپنی کرسی پر پر جمان اپنے سامنے کھڑے حنین کو حکم دے رہا تھا

NovelHiNovel.Com

مجھے ایک دن کے اندر اس لڑکی ساری انفارمیشن چاہیے

OWC

وہ کہاں رہتی ہے

کیا پڑھتی ہے

کیا چاہتی ہے

کیا سے اچھا لگتا ہے

کس سے اس نفرت ہے

کس سے اسے محبت ہے

کون کون اس کی زندگی میں ہے

سب کچھ اس کی پسند ناپسند

سب کچھ سمجھے

اس کو اپنے حکم پہ حکم سنا تا وہ اپنی سیٹ سے اٹھا اور باہر نکل گیا

NovelHiNovel.Com

اس وقت اس وحشی نے براؤن کلر کا تھری پیس

وائٹ شرٹ

اور براؤن ہٹائی اور ساتھ بلیک جوتے پہنے ہوئے تھے

دیکھنے میں تو وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا

باہر وہی چم جماتی کالی مر سیڈیز اس کا ویٹ کر رہی تھی

عنوان تو وہاں سے بھاگنا شروع ہو گئی

لیکن وہ گاڑی والا بھی ڈیت تھا اس نے بھی گاڑی اس کے پیچھے ہی لگادی

بیٹھو

ساری دوستے تو نارے لگانے لگی اوےےے ہوےےے جیجولے ساتھ جاؤں گی

ان کی یہ۔ باتے تو حمزہ بھی سن رہا تھا پر اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ یہ لوگ بیچارے پاگل ہے
یا چیڑیس گھر سے اے ہیں ان لوگوں کی حرکات ہی کچھ اسی تھی

NovelHiNovel.Com عنوان پلیز بیٹھ جاؤ

OnlineWebChannel.Com میں نہیں چاہتا میں اتروں اور تمہیں خود بٹھاؤں

اس کی یہ بات سن کر عنوان اور ڈر گئی تھی

وہ چپ چاپ اس کی گاڑی میں بیٹھ گئی

وہ اور کر بھی کہہ سکتی تھی

اب وہ دونوں بالکل خاموش تھے کیونکہ جو حمزہ چاہتا تھا وہ تو ہو گیا ہے نا وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی نہ کوئی سوال نہ کوئی جواب بس دونوں چپ تھے

گاڑی ٹریفک میں جا روکی

اپ سب کو تو پتہ ہے کراچی کا ٹریفک افسوس

سامنے گجرے والا گجرے لے لو کی صدائیں لگا رہا تھا

عنوان بس گجروں کو غور سے دیکھ رہی تھی

NovelHiNovel.Com

حمزہ بخوبی دیکھ چکا تھا اور دل میں کہہ گیا

ہائے تم اب بھی نہیں بدلی

حمزہ نے چپ چاپی سے گجرے والے کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلایا

اس میں سے دو گجرے نکال دو ٹوک انداز میں کہہ گیا اس کا انداز تو سب کو ہی تیر لگتا تھا

جبکہ وہ خود ایسا کر کے خود کو کھول سمجھتا تھا

NovelHiNovel.Com

اس گجرے والے نے اسے دو گجرے نکالے اور اسے دے دے دیے

OnlineWebChannel.Com

اور جانے لگا

رکوکدھر جا رہے ہو

فری کے لئے ہو کیا جو فری میں بانٹ رہے ہو

وہ اس کی حمایت کر رہا تھا اس پہ غصہ کر رہا تھا یہ تو کوئی سمجھ ہی نہیں پایا

NovelHiNovel.Com

اکھڑے اکھڑے انداز میں اس نے اپنے والٹ سے ہزار کانوٹ نکالا اور اسے پکڑا دیا

OnlineWebChannel.Com

سر جی یہ بہت زیادہ ہے یہ اتنے کے نہیں ہیں اپ اپنے پیسے واپس لیں

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

جتنے بھی ہیں ناچپ کر کے رکھ لو

وہ گاڑی کشش ہے چڑھا چکا تھا

NovelHiNovel.Com

عنوان تو اس کا یہ انداز دیکھ کر بھی دنگ رہ گئے

مطلب وہ کسی کی مدد بھی ایسے کرتا تھا کہ کسی کو ایسا لگے جیسے اس کو مارنے والا ہے

توبہ توبہ یہ لڑکا

یہ کیوں لیے ہیں اپنے عنوان سوال کیے بغیر نہ رہ سکی

اپنے لیے لیا ہے میں پہنوں گا

NovelHiNovel.Com

وہ سیریس انداز میں بول رہا تھا

اس کی یہ بات سنتے ہی عنوان سے غور نے لگی اور پھر سننے لگی

اپ تو جو کس بھی مارتے ہو

اس کی یہ ہنسی حمزہ پہلی بار اب دیکھ رہا تھا

اتنے میں حمزہ نے اس کی نازک کلائی پکڑی اور آرام آرام سے کجرے پہنانے لگا

NovelHiNovel.Com

یہ یہ اپ کیا کر رہے ہیں

OnlineWebChannel.Com

گجرے پہنارہا ہوں

کوئی مسئلہ لہجہ پیار سے تھا پر کڑک تھا

مجھے نہیں پہننے اپ سے گجرے سمجھ میں کیوں نہیں اتی اپ کے

وہ منہ بنا کر اسے جھٹک دینے والی انداز میں بولی

ایک تو تمہارے ساتھ مسئلے بہت ہے یہ نہ کرو وہ نہ کرو ایسے نہ کرو ایسے نہ پکڑو ایسے نہ بولو
ایسی شکل نہ بناؤ میں کروں تو کروں کیا وہ بھی ایک سانس میں ہی بھول گیا اور اب اس کا
ہاتھ چھوڑ چکا تھا

اب دونوں ہی چپ تھے اور عنوا گجر و کو دیکھ رہی تھی

کیونکہ زندگی میں پہلی بار اسے کسی نے گجرے لے کر دیے تھے

مطلب کسی نے ایسے لیے تھے کسی ایونٹ وغیرہ پر تو پہنے تھے اس نے

یہاں تک کہ اس کے منگیترنے بھی اج تک اس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑا تھا

NovelHiNovel.Com

اور نہ ہی اس کے لیے کوئی سپیشل چیز کی تھی

OWC

OnlineWebChannel.Com

پر یہ انسان اس کے لیے ہر وہ چیز کر رہا تھا

OWC NHN OWC NHN

اس نے سوچی بھی نہ تھی جب سے ملا تھا حیران ہر ان کرتا رہتا تھا

OWC NHN OWC NHN

رات کے چار بج رہے تھے

NovelHiNovel.Com

تب ہی حمزہ کا فون بجا کال کو ریویو پوہ ڈال کر سنا گیا

OWC

بولو

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

ساری انفارمیشن نکال لی ہے جیسے آپ نے بولا تھا

OWC NHN OWC NHN

ہاں مجھے ساری سینڈ کر دو

میں دیکھ لیتا ہوں

NovelHiNovel.Com

اپنا جواب سنا کر حمزہ نے کال کاٹ چکا تھا

اس کی یہی عادت تھی وہ بس اپنی سنتا تھا

OnlineWebChannel.Com

نک چڑا کہیں کا

حسین سارے انفارمیشن حمزہ کو دے چکا تھا

انفارمیشن پڑھتے پڑھتے حمزہ کے عذاب تنتے جا رہے تھے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس کی منگنی کیسے ہو سکتی ہے

یہ میری ہیں صرف سمجھے وہ خود سے موبائل دور پٹکتا ہوا ایڈ پر چالیٹا

NovelHiNovel.Com

OWC

عنوان سے کمرے میں بیٹھی تھی جب

OnlineWebChannel.Com

سارا بیگم اس کے پاس بھاگتی ہوئی ای

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

عنوان عنوان ایڈٹا

بات سنو جلدی ابراہم کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے

ہاسپٹل جاؤ جلدی وہ انٹیلیٹر پر ہے

یہ سن کے تو عنوان کا ہوش نارہا

اس کے ساتھ یہ ایک دم سے کیا ہو رہا تھا ایک ہفتے میں اس کے ساتھ اتنا سب کچھ ہو جائے

گا اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا

چلو جلدی میرے ساتھ ہاسپٹل جانا ہے

NovelHiNovel.Com

اس کی ماما سے کہتے ہوئے اس کا بر خا اور اس کا بے کچھ تمہار ہی تھی

نہیں ماما اپنا جان اپ کی ویسے طبیعت ٹھیک نہیں ہے

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

میں اکیلی چلی جاؤں گی

OWC NHN OWC NHN

ان سے برخا اور بیگ لیتے ہیں وہ ان کو تسلی دے رہی تھی

اب عنوا گھر سے نکلی ہی تھی

کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا تھا

پہلے تو اس نے انور کیا پر جب برداشت نہ ہو تو اس نے بھاگنا شروع کر دیا

بھاگتے بھاگتے وہ کہیں دور آگئی تھی

پر وہ انسان اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا

کون تھا وہ نیا چہرہ کیا یہ وہی قاتل ہے جس نے پہلے اسے مارا تھا

NovelHiNovel.Com

اور اگر یہ حمزہ ہے تو ویسے کیوں کر رہا ہے کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

OnlineWebChannel.Com

کون تھا وہ۔۔۔۔۔؟؟؟

عنوان بھاگتے بھاگتے بہت دور آگئی تھی

بھاگ بھاگ کر عنوان اکا ہلک خشک ہو چکا تھا پھر پھر بھی وہ بھاگے جا رہی تھی؟

جسے جسے وہ چلتی جا رہی تھی اور دور بہت دور تاتی جا رہی

پر کوئی روکنے کو ٹھیکانا نہیں مل رہا تھا

اللہ تعالیٰ پلیز میری مدد کرے آپ کے علاوہ کوئی نہیں دوسرا معبود اے ہر جہاں کے نظام

کو چلانے والے مجھے کوئی محفوظ ٹھکانے پر پہنچا جہاں میری عزت محفوظ رہے

عنوان کے لبوں سے بے اختیار دعا نکلی اور آنکھیں بھگنے لگی

عنوان کی سانسیں تیز رفتار سے حرکت کر رہی تھی

پراسکا پہنچا کرنے والا شخص تو جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا

حمزہ کاروز کا معمول تھا

وہ جب بھی اسے یاد کرتا وہ اس ہی جھوٹے سے لکڑی کے گھر میں آجاتا

اج بھی وہ یہی تھا کرسی پر بیٹھا سیرگٹ پر

سیرگٹ پی رہا تھا

وہ اس وقت سفید رنگ کے سادہ قمیض شلوار میں ملوث تھا پاؤں میں کہتی رنگ کی

پیشیوری پہنے ہاتھ میں ہم رنگ گھڑی بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا

آہستہ آہستہ کو بازوں تک فولڈ کیے وہ کافی ہینڈ سم نوجوان لگ رہا تھا

اسکی آنکھوں میں سرخی اتر رہی تھی

پورے کمرے میں سرگٹ کا دھوا دھوا ہوا ہو گیا تھا

جب ہی اسکے کان میں کسی کی آواز سانی دی

ہلپ می پلینز.....

پلینز ہلپ می-----

اس وقت اس ویرانی جگہ پر کون ہو سکتا ہے

یہ تو کیسی لڑکی کی آواز لگ رہی ہے

وہ بھی جانی پہچانی

کون ہے

تھوڑی دیر حمزہ بیٹھ کر سوچتا رہا

انگور کرتا رہا پر پھر حمزہ کو کسی کی سانسوں کی آواز ای بہت قریب سے

حمزہ فوراً ایک مینٹ کی بھی دیری نہ کرتے ہوئے فوراً گیا

کون تھا جو اس سنسان جنگل میں ہلپ منگ رہا تھا

حمزہ باہر اچکا تھا

حمزہ کے ہاتھ میں ابھی بھی سیرگٹ سلگ رہی تھا

باہر اتے ہی حمزہ کی آنکھیں دنگ رہ گئی تھی

اسے یقین نہیں ا رہا تھا یہ حقیقت تھا

باہر کھڑی تھی عنوا

وہ ہاپ رہی تھی

وہ کانپ رہی تھی

کالے عباے میں اور ساتھ بیلو اسکاف پہنے ہلکا پھلکا میک اپ کیے عنوا پیاری لگ رہی تھی

عنوا کی سانسیں بحال ہو رہی تھی

حمزہ کے ہاتھ سے سرگٹ گر چکی تھی

پر حمزہ وہیں کھڑا رہ گیا تھا

جیسے ہی عنوان کی نظر حمزہ تک پڑی
عنوان اپنی اور حمزہ کی بیچ کی دوری ختم کرتے حمزہ کے سینے سے جاگا

عنوان حمزہ کو چھوڑ ہی نہیں رہی تھی
عنوان اس کی قمیض پر اپنے انسوؤں کے نشان چھوڑ رہی تھی

NovelHiNovel.Com

بچوں کی طرح بیلگ رہی تھی

حمزہ پر تو جسے سکتا تاری تھا وہ اپنے حواس کو رہا تھا حمزہ نے بھی عنوان کو اپنی باہوں میں بھیجا عنوان
کو اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا

OnlineWebChannel.Com

سختی سے

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھونے سے لگے چلو اندر چلو

حمزہ اس کے چہرے کے قریب جاتا بولا

جی اتی ہوں

عنوان بھی اپنے ہوش میں اچکی تھی اور اسے ایک جھٹکے سے اپنے سے دور کرتے پیچھے ہٹی
ہوا کیا ہے یہ بتاؤ اتنی ڈری ہوئی کیوں تھی سانس کیوں پھول رہی تھی

وہ اس کے ہمراہ چلتے اس سے پوچھ رہا تھا

حمزہ پانی کی لینے کے لے گیا

اچھا سب چھوڑو پانی پیو

اس کے ایک ہاتھ میں گلاس اور دوسرے میں جگ تھا

حمزہ شاہی طریقے سے گلاس میں پانی بھر رہا تھا

پانی بھرتے ہی اس نے گلاس عنوان کے سامنے کیا

عنوان نے پہلے گلاس کو دیکھا

پھر حمزہ کو دیکھا

پھر گلاس پکڑا اور اپنے لبوں سے لگاگی

اپنے آپ کو سنبھالو اور بتاؤں مجھے کا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

حمزہ اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا

عنوان نے فوراً اپنے لبوں سے گلاس ہٹایا

کچھ پانی کے قطرے انوا کے ہونٹوں کو ابھی بھی چھو رہے تھے۔۔۔۔۔!!!!

حمزہ کی نظر جیسی عنوان کے گلابی ہونٹوں پر گئی اور اس کے لبوں پر وہ پانی کے کچھ قطرے حمزہ کا

دل ڈگما گیا اس کو چومنے کو۔ حمزہ کو حواس نہیں تھی محبت تھی اور جب محبت ہو تو چھونے

کا دل کرتا ہے اج کا دن ہی خراب ہے عنوان گلاس سائنڈ پر رکھتے ہوئے بولی

ارے ارے ایسا نہ کہو اج کا دن بہت اچھا ہے

تم مجھے یہاں پر خود ہی مل گئی حمزہ اسے حسرت سے دیکھتے ہوئے بولا

عنوان کی آنکھیں پھیلی تھی اور وہ بس حمزہ کو غھورنے لگی شاید حیرت میں تھی

ویسے وہ ایسا کیوں بول رہا تھا میں تو کوئی نہیں لگتی اس کی یہ پاگل ہے کیا یار ٹرکی ہے وہ

سوچو میں گم تھی

ہیلو

اب بتاؤ گی بھی

ہوا کیا ہے

کہاں کھو گئی ہو حمزہ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے لیٹنے والا انداز میں بولا

بتاتی ہوں صبر تو کرو پتہ ہے کیا جب میں گھر سے نکلی تو کوئی میرا پیچھا کر رہا تھا پھر اس نے

میرا بازو پکڑ کر کٹ مارا میں درد سے کرا گئی تھی

پتہ ہے آپ کو میرے خون نکل گیا جب میں وہاں سے بھاگی تو پھر وہ میرے پیچھے سے چیخ

رہا تھا

جیسے میں نے تجھے پہلے مارا اب بھی مار دوں گا وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے

ہوئے بول رہی تھی

حمزہ ایک جھٹکے سے غصے میں کھڑا ہوا کیا ہوا دکھاؤ کہاں نکل رہا ہے خون کہا مرا ہے

نہیں نہیں میں کیوں دیکھوں

بول رہا ہوں دیکھاؤ حمزہ اس کے سامنے غصے کی ہر شدت ظاہر کر دی تھی

اچھا اچھا دکھاتی ہوں ڈرتے ہوئے بولی لو دیکھ لو ہستین اوپر کرتے ہوئے بولی

اب تم میرے پاس رہو گی

کیوں میں کیوں رہوں گی آپ کے پاس بول رہا ہوں نا سمجھ نہیں ارہی

جی نہیں مجھے گھر چھوڑ کے آئے

کیا سوڑیا آپ مجھے اپنا ڈرائیور سمجھتی ہیں حمزہ اپنی باہوں اوپر چہرہ پٹا بولا

جی نہیں میں آپ کو ٹھہر کی سمجھتی ہوں ابھی چھوڑ کے آپ مجھے میرے گھر

اچھا اچھا چلو حمزہ اس کے سامنے ہر دفعہ کی طرح ہر مان گیا حمزہ نے عنوا کو اس کے گھر چھوڑ

دیا

اس نے دروازے بہ جایا دروازے جھٹ سے کھل گیا

کہاں تھی تم مجھے بھی جانا ہے کال کیتی پتہ چلا تم پہنچی نہیں ہو کہاں چلے گئی تھی

کچھ کام تھا دوست کے گھر وہ کام کرنے گئی تھی

کون سا کام تھا

وہ ممالج کا کچھ کام تھا

بھیجا تو میں نے تمہیں ہاسپٹل تھا

مما کیلے جاتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا

ہائے اللہ تمہیں بھی ڈر لگنے لگ گیا

کیوں انسان نہیں ہوں کیا

عنوان کو حیرت ہوئی کیا وہ ماما کی نظر میں اتنی بہادر تھی چلیں مجھے اندر تو آنے دینا

کھانا کھاؤ جلدی اور چلو میرے ساتھ ہاسپٹل شرم نہیں ہے منگیترا ہاسپٹل میں پڑا ہے اور یہ

دوستوں کے کام کرتے پھر رہی ہیں غصے میں طنز والے لہجے میں بولا گیا تھا اور وہ ساتھ ہی

اٹھ کے کچن میں چلی گئی کھانا نکالنے کے لیے

NovelHiNovel.Com

اس نے پلیٹ میں الو کی تھری نکالی اور کھانے لگی

عنوان نے ماما کے کمرے میں ماما کو آواز لگائی

ماما چلیں چلیں ماما میں نے کھا لیا کھانا میں ریڈی بھی ہو گئی

OnlineWebChannel.Com

چلو بس میں آ بیٹا پہنے لگی ہوں تم بھی پہن لو

پہن لیا ہے میں نے اپ جلدی کریں میرا دم گھٹ رہا ہے

گرمی دیکھی کتنی ہو رہی ہے

وہ دونوں روانہ ہو گئے ہاسپٹل کے لیے

جب ہاسپٹل پہنچے تو دیکھا کہ ابراہم کی فیملی پہلے سے ہی ادھر موجود ہے

جیسے ان سب کی نظر عنوان کی ماما پہ گئی ابراہم کی امی زارا بیگم کے پاس آگئی باجی دیکھیں نا ابراہم کو کیا ہو گیا ہے دو دن سے ہوش نہیں آ رہا ہے دو منٹ کے لیے بے ہوشی میں کچھ بولتا ہے پھر سے بے ہوش ہو جاتا ہے باجی کیا ہو گا اس کا میرے بیٹے ٹھیک تو ہو جائے گا نا ابراہم کی ماما فرزانہ بیگم آنکھوں میں آنسو لیے بول رہی تھی

ارے ہاں ہاں بہن انشا اللہ ٹینشن نہ لو سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ سے رحم اور کرم کی دعا کرو

عنوان بس چپ چاپ کھڑی بس سب دیکھ رہی تھی

اؤ بیٹا یہاں پہا کے بیٹھ جاؤ ان کو اس کی ماما (ابراہم کی ماما) نے کہا

جی بیٹھ جاتی ہوں وہ کچھ سوچ رہی تھی

عنوان بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری ماما نے سوال کیا

جی جی میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے پریشان نہ ہوں عنوانے چہرے سے اپنی زلفے ہٹاتے

ہوے بولی

وہ دو گھنٹے ہاسپٹل میں رکی تھی

پھر عنوانکی ممانے کہا چلیں بھا بھی ابھی اجازت دے کوئی ضرورت پڑے تو بنا جھجک بلا لینا

جی جی باجی ضرور

وہ دونوں ماں بیٹی وہاں سے نکل گئی

مما جلدی چلیے مجھے سینٹر کی بھی لیٹ ہو رہی ہے

ہاں بس گھر پہ جائیں گے تم بیک اٹھانا اور چلی جانا

جی وہ گھر پر اچکی تھی اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور روانہ ہو گئی سینٹر کے لیے

عنوان سینٹر پہنچ چکی تھی یہ سینٹر لوکل ایریا ملیر کراچی میں تھا جو فاریدا مس کے نام سے

مشہور تھا

یہ منزل تین مالا پر مشتمل تھا سب سے نیچے مس خود رہتی تھی اور اوپر سینٹر تھا اس سینٹر

میں ٹیچر اور سردونوں ہی پڑھاتے ہیں یہاں تمام جماعتوں کو بہت اچھی طرح پڑھاتے

تھے

عنوان لیٹ ہو گئی تھی وہ چھپکے سے اندر پہنچ جانا چاہتی تھی پر وہ سر کی نظروں سے بچنے

سکی

تم آج پھر سے لیٹ ہو عنوا

وہ وہ سر سوری اسندہ نہیں ہو گا ڈرتے ہوئے بولا تھا

چلو جا کے بیٹھ جاؤ چیرتے ہوئے کہا گیا تھا

تقریباً شام کے ساڑھے پانچ بجے عنوا کی چھٹی ہو گئی تھی وہ گھر کے لیے روانہ ہو چکی تھی

کہ اتنے میں رستے میں اس کو پھر سے کسی نے پکڑ لیا تھا کسی نے اس کی ہاتھ کو اپنی طرف

کھینچ لیا تھا

ایسا اس کے ساتھ ہی کیوں ہو رہا تھا ایسا اس کے ساتھ بار بار کیوں ہو رہا تھا وہ بری طریقے

صدم چکی تھی وہ ڈر چکی تھی لیکن اس بار اس کو بے رحمی سے بٹھایا نہیں گیا تھا اس بار اس

کے ہاتھ کو بڑے پیار سے پکڑا گیا تھا اس کو بڑے پیار سے بڑے تحمل سے گاڑی کی پہلی

OWC NHN OWC NHN

سیٹ پر بٹھا دیا گیا تھا

یہ گاڑی لال رنگ کی تھی لیمر گینی اور ساتھ کالی رنگ کی لائٹس کا کام ہوا تھا اور اندر کی

ساری سیٹس اور تمام چیزے بھی سیاہ رنگ کی تھی

اس کے بعد یہ سوال کیا گیا تھا تم ٹھیک تو ہونا تمہارے لگی تو نہیں نا تم ڈر و مت میں ہوں

وہ تھوڑی دیر بعد شک رہنے کے بعد بولی

اپ کو کیا مسئلہ ہے اپ ہمیشہ میرا راستہ روک لیتے پریشان ہو کے بولا تھا عنوان نے

حمزہ نے بڑی ایٹنگ سے کہا اووو جھوٹی لڑکی میرے ساتھ تو تم دوسری بار کار میں بیٹھی ہو

اور کہہ رہی ہو کہ میں نے ہمیشہ راستہ روکتا ہو

مطلب جب سے ملے میرے راستہ روکتے رہتے ہیں غصے میں کہا عنوان نے عنوان اپنی بڑی

بڑی آنکھوں سے اسے غور رہی تھی

اوجھے تو پتہ ہی نہیں تھا میں اپ کو مل چکا ہوں

ہائے پیاری لڑکی کو مل گیا حمزہ نے دونوں ہاتھوں سے منہ پر کیوٹ سا اسٹائل بناتے

ہوے بولا

اف ٹھہر کی پن بند کریں عنوان نے اپنی آنکھوں کو وینڈو کی طرف کر لیا

یار میں ٹھہر کی پن نہیں کرتا میں کسی لڑکی کو نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھتا تو مجھے کیسے ٹھہر کی

کہتی رہتی ہو چڑچڑا کے بولا تھا حمزہ وہ تو بس بے سد ہو گیا

چھوڑیں اب یہ سب باتیں اپ مجھے یہ بتائیں کہ اپ مجھے لے کے کہاں جا رہے ہیں سنجیدہ
ہو کے کہا تھا عنوانے اور اس کی طرف منہ کیے سکون سے دیکھ رہی تھی
ریسٹورنٹ لے کے جا رہا ہوں حمزہ بھی واپس اپنی ٹون پہ آیا
اپ مجھے ریسٹورنٹ کیوں لے کے جا رہے ہیں عنوانے کو ہیرت ہوئی
برتن دلوانے سنجیدگی سے کہا

کیا حیرانیت سے پوچھا
اپ پلیز مجھے کہیں لے کے نہیں جائیں میری ماما کو پتہ لگا تو وہ کیا سوچیں گی عنوانے کو فوراً ماما
یاد آئی

نہیں نہیں میں تو تمہاری ماما کو سب سے پہلے جا کے بتاؤں گا اپ کی بیٹی میری گاڑی میں
تھی مذاقیہ لہجہ میں کہا ماما اسکی طرف کر کے حمزہ پیار سے دیکھ رہا تھا
عنوانے سمجھ گئی تھی یہ مذاق کر رہا ہے سچ بتائیں کہاں لے کے جا رہے ہیں اپ
بول تو رہا ہوں برتن دلوانے اصل میں کیا ہے نامیں نے نادھر کھانا کھایا تھا اب میں پیسے
گھر بھول آیا ہوں تو انہوں نے بولا برتن دھوا اب میں نے سوچا یاد شوہر اکیلے دھوئے گا اچھا تو

نہیں لگے گا اس لیے میں نے سوچا اپنی بیوی کو بھی لے لو بڑے سکون سے لیجے میں

انکھوں کو گولائی میں کرتے ہوئے بولا تھا

کیا بول رہے ہیں آپ تو اپنی بیوی کو لے کے اتے ہیں نا مجھے کیوں لے کے ائے ہو عنوان کو

پھر اسکا ٹرکی پن دیکھا

ارے جی تو اپنی بیوی کو ہی لے کے آیا ہوں

حمزہ نے بھی اس سے اور مستی کرنی چاہی

ارے پاگل تو نہیں ہے اپ یہ بول کے دونوں خاموش ہو گئے تھے

عنوان نے سوچا کہ یار میں پہلی بار کس طرح کسی لڑکے سے ایسے بات کر رہی ہو وہ گھبرا رہی

تھی اور گھبراتے بھی کیوں نہیں اس نے کبھی اپنے منگیتر سے بھی بات نہیں کی تھی

وہ اتنی سیدھی تو نہیں تھی پر وہ اوارہ تو نہیں تھی

اس میں حیا اور جیجھک دونوں ہی بخوبی تھی

عنوان حمزہ کے ساتھ بیٹھ تو گئی تھی پر اس کو ابھی بھی ڈر لگ رہا تھا عجیب بات ہے نا ڈرتی بھی

اس سے تھی پھر جب کسی اور سے ڈر لگتا تھا تو گلے بھی اس کے لگتی تھی

کچھ دیر بعد حمزہ نے بولا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے سنجیدہ کہا گیا تھا اس کی طرف اپنی

وحشت نما آنکھوں سے دیکھتے ہوئے

جی بولیں سہم کے بولا تھا ظاہر سی بات تھی جب وہ اتنا ڈری تھی پھر اس کے بعد ایسے دیکھنے

پہ تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے

میں کل تمہارے گھر پہ رشتہ لے کے اوں گا پر کشش اواز میں بولا تھا

کیا کیوں کیا بول رہے ہو اپ عنوان کا تو دماغ گھوم گیا کیونکہ اس کی پہلے ہی منگنی ہو چکی ہیں

بالکل چپ ہو کے سنو میں کیا کہہ رہا ہوں اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ تم کو کرنا پڑے گا پھر

سے حمزہ اس کی طرف گھورتے ہوئے کہا رہا تھا حمزہ کو ایسے اپنی باتے ریپیٹ کرنا پسند نہیں

پر عنوان کے سامنے اسے بار بار کیوں ریپیٹ کرنی پڑتی ہے

کوئی زبردستی ہے کیا یار بے عنوان بھی کم نہیں ہے وہ کسی کا حکم کیوں مانے جی کچھ ایسے ہی

سمجھ لو سنجیدگی سے پر کشش اواز میں حمزہ لبوں کو بیچے بولا

اب سنو میری بات میں کل رشتہ لے کے اوں گا کیونکہ کل اتوار ہے تم کو اپنی امی کو کہنا

ہے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو اور میرے سے شادی کرنا چاہتی ہوں

اس کے ایک ایک الفاظ میں پیار ٹپک رہا تھا پر ایک ایک لفظ چبا چبا کے بولا شہادت کی انگلی

سے اشارہ کرتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا

پر عنوان اس پیار کو دیکھنے سے ابھی تک محروم تھی

ارے اسے کیسے ہو سکتا ہے

میری منگنی ہو چکی ہے اور جس سے میری منگنی ہوئی ہے وہ میرے مامو کا بیٹا ہے

اور وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہیں اور میں ایسی بات کروں

عنوان کا توڑ واڑ واکاپ گیا ان حالات میں بالائیہ سب کرتی

جو تمہارا مامو کا بیٹا ہے نا وہ سیدھا ہاسپٹل سے قبرستان پہنچ جائے گا

اب حمزہ بہت غصہ میں آگیا تھا اس کا لہجہ اور سخت تر ہو رہا تھا

ارے دیکھو پلیز ایسا مت کریں وہ میرے مامو کا ایک لوتا بیٹا ہے وہ اس سے بہت پیار کرتے

ہیں عنوان کا مینٹ بھرا لہجہ ہو ابالے عنوان پیار نہ کرتی ہو پر بچپن سے ساتھ کھیلے تھے اور عنوان کو

اتنا تو سمجھ لگ گی تھی کہ حمزہ ایسا کر بھی گزرے گا

ہاں تو بس اسکی سلامتی چاہتی ہونا تو جو میں کہہ رہا ہوں وہ تمہیں کرنا پڑے گا اتنا کہہ کے وہ

خاموش ہوا اور اس نے گاڑی موڑی

شرائے القدر وس سے اور اب وہ علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ پر تھا گلشن اقبال کے ریسٹورنٹ

کراچی بی روست پہا کے اس کی گاڑی روکی

چلو جی اترے حمزہ نے بڑے پیار سے عنوا کی طرف کا گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

ریسٹورنٹ بہت خوبصورت تھا

عنوا تو بس اس کو تکے جا رہی تھی کی آخر ہے کون ہے یہ میرے سے چاہتا کیا ہے یہ میرے

پچھے کیوں پڑا ہے فلحال وہ دونوں ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے

اتنے میں حمزہ کے کانوں میں ایک اواز پڑی جو کہ دوویٹرز کی تھی

ارے یار یہ وہی پاگل ہے نا جو پہلے آیا تھا اور نہ جانے کس بات پہ جھگڑنے لگ گیا تھا

ابے ہاں یار یہ وہی پاگل ہے پتا نہیں اس کو کھلا کون چھوڑ دیتا ہے اس کو تو پاگل خانہ میں

بند کر دینا چاہیے حمزہ کی ویشی خوفناک ایول آنکھیں ان دونوں کو ڈرانے کے لئے بہت تھی

یہاں تک کے پاس بیٹھے اور لوگ بھی اسکی گیرے انکھوں سے ڈر گے تھے

یہ ویٹرس کی ساری بات عنوا کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی

اس کو ڈر تھا کہ یہ پاگل انسان یہاں پہ کچھ کرنے دے

اور وہ یہ بھی سوچنے لگ گئی تھی کہ اس نے کیا کیا تھا ایسا جو یہ لوگ ایسی باتے کر رہے ہے

عنوان بس انتظار میں تھی کہ اب نہ جانے حمزہ کیا کرے گا وہ سہم رہی تھی اس کے کالے مکمل اسکاف کے نیچے سے پسینہ اس کو ایک دم تر کر چکا تھا حمزہ نے اپنے کوٹ کو سائیڈ میں کر کے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا اور بڑے ہی پرکشش انداز سے دوسرے ہاتھ سے اس نے عنوان کا ہاتھ پکڑا چلو او ٹیبل پہ بیٹھونا

حمزہ اب ان لوگوں کو مکمل انور کر گیا جیسے کچھ سنا ہی نہیں عنوان اس کا یہ روپ دیکھ کر بھی حیران تھی اسے بس حیرت کی نظروں سے تگے جا رہی تھی تگے جا رہی تھی

بتاؤ کیا کھاؤ گی مینیو اسکی طرف کرتے

فکر مند نظروں سے پوچھا تھا اس نے تو ایسی فکر کرتے ہوئے پوچھا تھا جیسے کہ اس نے صبح سے کچھ کھا یا ہی نہ ہو

میں کچھ نہیں کھاؤ گی عنوان نے مینیو واپس حمزہ کی طرف کیا

اپ کو بھوک لگی ہے تو آپ کہا لو

پچھے کر سی سے ٹیک لگے اب عنوان سکون سے بیٹھ گی

اچھا میڈم مطلب اپ سچ میں برتن دھونے کے موڈ میں ہیں حمزہ نے مینسوی پکر کر اسکی

طرف مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا

جی نہیں بس ویسے ہی دل نہیں ہے کچھ کھانے کا کیونکہ اس کو پتہ تھا کہ اس کی بات حمزہ

نے مانی تو ہے نہیں اس لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ اب بولے گا تو میں بول دوں گی

ارے یار بتاؤ نا کیا کھاؤ گی

حمزہ نے عنوا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

انور چوک سی گئی تھی اور ایک دم سے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا

ہسٹم انس کریم منگالے چڑچڑا کے اس نے بڑا ہی منہ بنا کے کہا تھا کہ اس کو ٹینشن ہو رہی

تھی میری ماما پریشان ہو جائیں گی میں کہاں گئی

او کے پھر ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلوایا جھٹ سے ویٹر آگیا کیونکہ انہوں پہلے کا سین

پتا تھا

دوا سکریم لانا

سر کون سی ڈرتے ویٹر تو ایسے ڈر رہا تھا جیسے حمزہ ابھی کوی گلاس یا کوی چیز مار کے اسکا سر

کھول دیگا

جو یہاں کی سب سے اچھی انسکریم ہے ناوہ لے او لیکن دونوں الگ الگ فلیور کی لانا پنا

ہاتھ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا تھا باڈے مصرف انداز میں بولا

ارے یار کیسا بندہ ہے یہ بندہ پوچھ ہی لیتا ہے جب کھلا رہا ہے تو کہ کتنی کھاؤ گی بڑا ہی بد تمیز

ہے یہ بڑے ہی چڑچڑاہو کے عنوادل میں بڑا بڑا رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں ویٹر ہاتھ میں

پیتا کلفا اور چاکلیٹ آ انسکریم لے آیا تھا جی سر یہ لیس سراگراپ کو پسند نہ ائے تو معذرت پر

یہ ایسکریم ہمارے ریستورنٹ کی سب سے اچھی ہے حد سے زیادہ ڈرتے ہوئے اور کانپتے

ہوئے بولا تھا

ارے اس بار ہماری پسند نہیں ان کی پسند چلے گی ان کو پسند آیا تو ہمیں پسند آیا حمزہ چہک

رہا تھا

یہ بات سن کر وہ کھڑا ویٹر دنگ رہ گیا یہاں سب ہی جانتے تھے کہ یہ پاگل انسان کیسی

لڑکی کو منہ نہیں لگتا ویٹر سوچ میں پڑ گیا آخر کون ہے یہ لڑکی بڑے ہی خوش نصیب نظر آتی

ہے جو حمزہ سرنے اس کے لیے یہ بات ادا کی

چلو جاؤ اب ہمیں ڈسٹر بن کر ویٹیٹیوڈ میں پرکشش انداز میں دونوں انس کریم کے

کپ عنوا کی طرف کرتے ہوئے کہا تھا

ہائی—ے اس کو کیسے پتہ چلا کہ میں دو اُس کریم کھاتی ہوں عنوانے دل میں بڑی

خوشی سے کہا

فلحال جو بھی ہے مجھے تو میری دو اُس کریم مل گئی

عنوانہ کو اپنی طرف ایسکریم کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی چلو کھانا شروع کرو حمزہ نے
بڑے پیار سے کہا تھا اپ نہیں کھائیں گے معصومیت سے کہا تھا اس کی طرف اپنی بڑی

بڑی انکھیں کرتے ہوئے

کھاؤں گا پر کشش اواز میں سکون سے پیار سے کہا گیا تھا

کیا اپ کھائیں گے تو پھر یہ دونوں میری طرف کیوں کر دی سوالیہ نظروں سے اس کی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اس لیے کر دی ہیں کہ پہلے اپ دونوں ادھی ادھی کھالیں پھر

میں کھالوں گا حمزہ اندر ہی اندر ہنس رہا تھا پر سامنے بالکل سیریس تھا

ارے یار کیسے بندے ہو تم انسان پوچھ ہی لیتا ہے کتنی کھاؤ گی عنوانے کریم کسی کے ساتھ

شیر نہیں کرتی تھی اس لیے اب بول پڑی

اس میں کیا پوچھنا ہر کوئی ایک ہی کھاتا ہے

عنوان کی شکل دیکھنے کے قابل تھی وہ غصہ میں اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ حمزہ اپنی ہنسی

نہیں روک سکا

نہیں شادی کرنے کا تم بول رہے ہو تو میری بات ماننی پڑے گی ٹھیک ہے ناب اپنا

چپ کر کے میری بات سنیں عنوان نے تسلیم کر ہی لیا تھا کہ اب حمزہ اس سے شادی کر کے

ہی رہے گا

جی بولیں سوڑیا بڑے پیارا اور تحمل سے بڑے ہی ادب سے کہا گیا تھا اپنی ایول آنکھیں اس

نے پیار میں ڈھانپ لی تھی جن سے وہ عنوان کے چہرے پہ نظر گھڑے ہوا تھا بڑے ہی

حسرت سے اسے دیکھ رہا تھا

پہلی بات یہ کہ میں دو اسکریم کھاتی ہوں آپ کو اپنی الگ منگانی پڑے گی عنوان ایک وکیل

لگ رہی تھی ابھی دوسری بات میں اپنی ماما کو نہیں بولوں گی کہ میں آپ سے پیار کرتی

ہوں کیونکہ میں نہیں کرتی ہوں کسی سے پیار پر آپ ماما سے بولو گے کہ آپ کرتے ہو مجھ

سے بہت پیارا اور یہ چھوٹ بھی نہیں ہیں آپ سچھی مجھ پر لاٹو ہو گے ہو چڑچڑا کے بولا تھا

تو پھر ایسے کیسے کریں گی وہ اس کی پیار سے بری نظریں اب سوالیہ نظروں میں بدل چکی

تھی

شادی اپ کو کرنی ہے منانا بھی اپ کا کام ہے مجھے نہیں پتہ میں نہیں بولوں گی مجھے ڈر لگتا

ہے مہما سے پریشان ہوتے ہوئے گھبراتے ہوئے بولا تھا

ہم بول تو سہی رہی ہو ٹھیک ہے میں خود دیکھ لوں گا بڑے ہی اطمینان سے کہا جیسے اس

کے لیے کوئی بڑی بات ہی نہ ہو

یہ دیکھ کے جھٹ سے عنوا کے دل میں سوال آیا کہیں سب لڑکیوں سے تو شادی نہیں کرتا

اس کا کہیں یہی تو کام نہیں ہے کہیں میرے گردہ وردہ نکال کے تو نہیں بیچ دے گا کہی وہ

لاٹو والی بات میری غلط فہمی تو نہیں ہوئی

حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا تھا مانا وہ عقلمند تھی وہ سمجھدار بھی تھی پر تھی تو

چھوٹی ناگ بھگ وہ 15 سال کی تھی 16 کی ہونے والی تھی

اتنی چھوٹی بچی کو کیا ہی سمجھ

ٹھیک ہے وہ سمجھتی تو اپنے آپ کو بہت کچھ تھی جیسے وہ پوری دنیا کو جانتی ہو وہ سب کچھ کر

سکتی ہے پر ایسا تھا نہیں کیونکہ وہ معصوم تھی ہاں وہ جب کرنے پہ اتنی تھی تو سب کر سکتی

تھی پر اتنی چلا کی نہیں تھی اس نے

یہ سب باتیں حمزہ کو بخوبی پتا تھی پتہ بھی کیوں نہ ہوتی اس سے زیادہ بہتر تو اس سے کوئی
جانتا ہی نہیں تھا

حمزہ نے اس کا یہ بچکنا سوال بہ خوبی پڑھ لیا تھا اور پھر وہ دل ہی دل میں ہنسنے لگا کہ یار میں
اسے گردہ اور کرنی بیچنے والا لگتا ہوں

دیکھو بات سنو میری جان میں نے پہلے کبھی تمہارے علاوہ کسی لڑکی کو نظر اٹھا کے بھی
نہیں دیکھا محبت کرتا ہوں تم سے پیار سے اس کی طرف نظریں بڑی مایوسی سے گھمائی تھی
عنوان اب ایسکریم کھانے میں لگ گی تھی

حمزہ نے یہ سوچ دل میں پالی تھی تم بہت نادان ہو یار تم میری محبت کو سمجھ ہی نہیں پائی
عنوان اسپن روکتے ہوتے حمزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کیا اور میں یہ کیسے مان لوں کہ اپ
نے کسی لڑکی کو نہیں دیکھا اور اپ میرے سے پیار کرتے ہو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا
اسے ظاہر سی بات تھی وہ اسے نہیں جانتی تھی اسے ملے چند دن ہی تو ہوئے تھے اس کے
بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی

تو آپ کیسے مانیں گی سوڑیا اپنی مایوسی کو اپنے دل کے اندر چھپاتے ہوئے بڑے پیار سے
کہا تھا

اپنے ہاتھوں کی انگلیوں ساتھ میلاے بیٹھا بہت خوبصورت لگ رہا تھا
اپ کہیں تو آپ کے لیے بکس لے کے اوں رومینٹک انداز میں ایک ہاتھ اسکی طرف کر
کے کہا

جی نہیں آپ میرے سے پیار کرتے ہیں نا اگر آپ کبھی مجھے پھول دینے ہونا تو مجھے بھوکے
مت دینا پرکشش آواز سے بڑے ہی ادب زیادہ کیا تھا عنوانے

جی سوڑیا پھر میں آپ کو کیا دوں
سوالیہ نظروں سے بڑے ہی رومینٹک انداز میں اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ٹیبل سے ملا ہے

ہاتھ میں اپنے منہ کو رکھ کے بڑے پیار سے اس کو نہارنے لگا
آپ مجھے جب بھی دیں نا پورا پورا دینا بچکانہ انداز میں معصومیت میں چور چور کر کے کہا تھا
یہ سن کر کے تو حمزہ اپنے اوپر قابونہ کر پایا اور بے دھڑک ہنس گیا یہ دیکھ کر اسٹاف حیرت
میں اگیا کہ وہی حمزہ ہے جو ہنس رہا ہے

ہاں ہاں تھا تو وہی حمزہ پر محبت سامنے تھی نا من پسند عورت کے سامنے تو ہر مرد بچہ ہی ہوتا
ہے

تو میڈم اپ کو پودے گملے سامید چاہیے سوالیہ نظروں سے ہنستے ہوئے اس کے طرف

پوچھا

جی مجھے پودے چاہیے حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی اپ کو گملا کیوں چاہیے اپ کو بو کے

کیوں نہیں چاہیے شہزادی

کیونکہ بکے پھول چند گھنٹے زندہ رہ پاتے ہیں اس کو اب ساری زندگی اپنے پاس نہیں رکھ

سکتے پر گملے میں لگے ہوئے پھول اپ کے پاس ہمیشہ رہیں گے

مطلب اپ ہمارے پھول اپنے پاس ہمیشہ رکھنا چاہتی ہے

اپ کی پھول مقصد نہیں میں پھولوں کی جان نہیں لینا چاہتی معصومیت سے ہمدردی کے

لہجے میں کہا تھا یہ ہمدردی پھولوں کی تھی

ٹھیک ہے اپنے انسکریم ختم کر لی ہو تو چلیں پیار بھرے لہجے میں کہا تھا

جی جی کر لی چلیں دیر ہو گئی اس بات کے ڈر میں جلدی سے اٹھ کے کھڑی ہو چکی تھی

جی جائیں اپ گاڑی میں بیٹھیں میں واش روم سے ہو کے اتنا ہوں

حزہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا اللہ ویسے اتنی لیٹ ہو گئی اور اب اپ کو واش روم پہ جانا

ہے پریشان ہو کے کہا تھا اس کو ڈر تھا کہ اس کی ماما چیخیں گی

وہ گاڑی کی طرف بڑھ چکی تھی اور حمزہ کسی کو تلاش رہا تھا ان کو تلاش رہا تھا جنہوں نے حمزہ کو پاگل کہا تھا وہ انہیں اپنے پاگل پنے کی انتہا دیکھنا چاہتا تھا اور وہ اُسے مل بھی گئے غصے سے ان کی طرف دہشت والی نظروں سے دیکھنے لگا اور قدم ان کی جانب بڑھانے لگا اس کے جوتے کی اواز گونج رہی تھی ان ویٹرز کے کانوں میں

عنوان اپنا موبائل ٹیبیل پر بھول آئی تھی تو وہ واپسی اندر کی جانب آئی اپنا سیل فون لینے کیا کہہ رہے تھے پاگل بنا سوچے سمجھے بہرہمی سے حمزہ نے ان کو مارنا شروع کیا تھا وہ تو یہ سمجھ رہا تھا کہ عنوان جا چکی ہے اسے کیا پتہ تھا کہ عنوان اس کے پیچھے کھڑی ہے اور اس کا سارا کارنامہ بخوبی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے

یہ دیکھ کر عنوان کی ہوش اڑ گئے اور اس نے دونوں ہاتھ اپنے لبوں پہ زور سے دبا لیے جب حمزہ ان کا کام تمام کر کے پیچھے کی جانب مڑا تو اس نے دیکھا عنوان وہاں پہ خوف صدا کھڑی ہے

یہ دیکھ کر تو حمزہ بھی ڈر گیا تھا کہ عنوان کا کیا حال ہو ا ہو گا یہ دیکھ کر اس نے مارا ہی ان کو ایسی بے رحمی سے تھا بہر حال عنوان نے اپنا قابو پایا اور گاڑی میں جا کے بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بعد حمزہ گاڑی کی جانب آیا عنوان اس کا ہی انتظار کر رہی تھی انتظار کیا وہ ڈر رہی
تھی کہ وہ ووشی کب آئے گا اس کو ادھر ہی انا ہے وہ میرے برابر میں بیٹھے گا اس کی روح
تک کانپ رہی تھی

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر سیٹ پر بیٹھنے لگا حمزہ کو ڈر لگ رہا تھا کہ وہ اب اس کو پتہ
نہیں کیا کیا کہے گی کہیں شادی کرنے کو منع نہ کر دے

عنوان کا یہاں پہ ڈر کے مارے حلک خشک ہو رہا تھا
وہ دونوں راستے میں کچھ نہ بول پائے نہ عنوان حمزہ سے کچھ پوچھ پائی نہ حمزہ عنوان کو کچھ بتا پایا

یہ راستہ یوں ہی خاموشیوں میں گزر گیا
حمزہ نے عنوان کو اس کے گھر پہ چھوڑ دیا تھا

اس کی سینٹر کی چھٹیاں جلدی ہو گئی تھی اور حمزہ ڈراؤ بہت تیز کرتا ہے اور اس کی گاڑی
میں پتہ بھی نہیں لگتا اسی لیے عنوان کو لیٹ نہیں ہوئی تھی

کیونکہ حمزہ کو انوکا بہت خیال تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے اس کی ممان کو باتیں
سنائیں

دیوانہ تھا وہ عنوان کے لیے جو سارے زمانے کا دشمن تھا وہ ایک لڑکی کا عاشق تھا

جو سب سے طاقتور تھا وہ کمزور ہو چکا تھا

وہ ہار چکا تھا اپنی محبت میں کیونکہ وہ اپنی محبت کو کھو چکا تھا لیکن سالوں بات اسے اس کی محبت مل چکی تھی وہ دنیا تباہ کر دینے کی ہمت رکھتا تھا پر وہ یہ سب نہیں کرتا تھا کہ وہ لوگوں کا بُرا نہیں چاہتا تھا وہ بُرے لوگوں کا بُرا چاہتا تھا جس میں وہ بہت بُرا تھا

NovelHiNovel.Com

بیٹا انوا ذرا مامی کو تو فون ملاؤ دیکھو ابرام ہوش میں آیا کہ نہیں مجھے اس کی بہت پرواہ ہے اور وہ تمہارا ہونے والا شوہر ہے اور اس سے پہلے وہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور میرے بیٹوں جیسا ہے یہ سن کر عنوا دہل سی گئی کیونکہ اس کو حمزہ کی وہ کہی بات یاد آگئی وہ سہم گئی تھی بیٹا عنوا کیا

OWC NHN OWC NHN

ہوا

طبیعت تو ٹھیک ہے نا ایسے گھبر کیوں رہی ہو بیٹا مجھے پتہ ہے تم پریشان ہونا ابرام کی وجہ سے بیٹا وہ ٹھیک ہو جائے گا اپنی بچی کی فکر میں کہہ رہی تھی

عنوان کے منہ سے تو جیسے کوئی الفاظ ہی نہ نکل رہا ہو جاؤ تم نے کھانا کھالیا ہے شاید تم تھک گئی

ہو جاؤ جا کے سو جاؤ

جی مہاس جانے لگی

اس نے گہرا کے بولا اور وہ جھٹ سے ٹیبل سے کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی طرف

روانہ ہوئی

زارا بیگم نے جب اس کو کچھ نہ کے کر جاتا ہوا دیکھا تو وہ بڑی پریشان ہوئی کہ میری اتنی

بولنے والے بچے کو آخر ہوا کیا ہے ایک ہفتے سے بڑی چپ چپ ہے کبھی لیٹ ہو جاتا ہے

کبھی اجاتی ہے تو اپنے وجود میں ہی نہیں ہوتی انور اپنے کمرے میں جا کے اپنے بیٹ پر لیٹ

گئی تھی اس کے دل و دماغ میں جیسے حمزہ بس گیا ہوں محبت میں نہیں خوف میں

عنوان کو حمزہ کی کہی ایک ایک بات یاد رہی تھی

وہ بہت پریشان ہو رہی تھی کہ یار میں پہلی بار ایک لڑکے کے گلے لگ گئی ہو میں اس کے

ساتھ اسکریم کھا کے آگئی ہوں وہ میرا رشتہ لانے کا بول رہا ہے جب کہ میری منگنی ہو چکی

ہے

اور اس پہ مجھے ڈھمکارہا ہے کہ وہ ابراہم کو نقصان پہنچادے گا وہ پاگل ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے ان چند دنوں میں وہ اس کو اچھی طرح جان چکی تھی اس کی نظر میں کوئی کچھ نہیں آنکھوں کو بند کرتے اسے حمزہ کا چہرہ نظر آتا وہ آنکھیں کھلتی تو اسے حمزہ کی باتیں نہ سنتی وہ پریشان اچکی تھی اس نے سر پہ تکیا مارا اور زبردستی سونے لگی وہ یہی سوچے جارہی تھی اگر وہ کل رشتہ لے کے اگیا تو کیا ہوگا پھر ایک طرف یہ سوچتی کیا پتہ وہ اس سے مذاق کر رہا ہو پر وہ سیریس تھا مذاق نہیں کر رہا تھا وہ اگیا تو پھر کیا ہوگا یہ وہ بے خودی میں سب سوچ رہی تھی نیند میں ہو رہی تھی پر یہ سوچے اس کی جان نہیں چھوڑ رہی تھی بامشکل وہ سو گئی تھی اگلی صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو پھر سے سوچو میں پڑ گئی حد ہو گئی ہے یار میرے خواب میں بھی ارہا ہے اس کے ساتھ کتنا خوش تھی ناپاگل ہو گئی ہو میں تو اپنے آپ میں بڑبڑائے بڑبڑائے جارہی تھی

شکر ہے اٹھ گئی پہلی بار خود کیسے اٹھ گئی تم زہرا بیگم نے طنز کیا تھا چلیں شکر کر لیں اٹھ تو گئی ہونا جب دیکھو باتیں سناتی رہتی ہیں چڑچڑا کے بولا تھا

اٹھ کے واش روم گئی منہ دھویا اور وضو کرنے لگے تقریباً ساڑھے پانچ بجے وہ اٹھ گئی تھی
اذا میں ہو رہی تھی اس نے مصلہ بچھایا اور صلاۃ کی ادائیگی کے لیے کھڑی ہوئی
اس نے اسمانی رنگ نگینو کا دوپٹہ اپنے چہرے پہ باندھا ہوا تھا اس کا ف نما وہ قمیض شلوار پہنی
تھی

بلکہ اسمانی رنگ کا جس پہ چھوٹی چھوٹی نکتے بنے تھے سفید رنگ کے

اس نے دعا کے لیے سجدے میں سجایا اللہ رب العزت
سے دل میں فریاد کی کہ تو تو سب کا حل جاننے والا ہے کیا چل رہا ہے میری زندگی کون
ہے وہ کیا چاہتا ہے

میرے سے کیوں اس کی باتیں میرا ذہن نہیں خالی کر دے الکریم تو ہر چیز پہ قادر
ہے خدا مجھے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا میں سکون کی لائف چاہتی ہوں یہ میرے ساتھ کیا
ہو رہا ہے جب سے وہ حمزہ نامی شخص ملا ہے میری زندگی جیسے مشکلوں سے بڑھ گئی ہے اگر
میں اس کو انکار کرتی تو وہ نہ جانے ابراہم کے ساتھ کیا کرتا مجھے ابراہم سے محبت تو نہیں ہے
پر ایک انسانیت تو ہے میرے دل میں ڈر ہے کہ کہیں ابراہم کا جو ابھی حال ہے وہ بھی تو
اسی حمزہ نے نہیں کیا اس لیے میں نے اس کو کچھ نہیں بولا

اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے اس سے شادی کرنی پڑے گی کیونکہ وہ انسان پاگل ہے اگر میں نے اسے منع کیا تو وہ نہ جانے کیا کرے گا مجبور ہوں یا اللہ میری پریشانی کو اسان فرم تو ہی سنتا جانتا دیکھتا ہے

تو ہی ہر چیز پہ قادر ہے تیرے علاوہ کوئی پتہ تک نہیں لا سکتا تو ہی زندگیاں بنانے اور مٹانے پر قادر ہے

تو ہی دونوں جہاں کا مالک تو ہی تعریف کے قابل
رحیم میری مشکل کو اسان کر رحمان میری مشکل کو اسان کر میں نے وہ جنگل حقیقت میں دیکھ لیا تو مجھے خوابوں میں دکھاتا تھا میرے کو معلوم ہے ہر خواب کی تعبیر ہوتی ہے میرے خوابوں کی کیا تعبیر ہے میرے مولا کیا یہ جو حمزہ ہے یہ کچھ لگتا ہے
میرا کیوں مجھے یہ دکھ کے وقت اپنا لگنے لگتا ہے
کیوں اس کی طرف میرا دل کھچا جا رہا ہے

اس لیے نہیں اللہ کیونکہ وہ خوبصورت ہے اس میں کچھ تو ایسی بات ہے جو مجھے اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے میں اس کی طرف اگلا قدم بڑھنے سے روک نہیں پارہی اور کچھ میری

مجبوری بھی ہے لیکن توہی ہر چیز پر قادر ہے توہی میری مشکل کو اسان کرے گا اس کہ انسو

جانے نماز چھوڑ ہے تھے

اس نے جانماز سمیٹی اور جا کے بستر پر لیٹ گئے

اور اس کی آنکھ لگ گئی

تقریباً ساڑھے تین بجے تھے دوپہر کے اور ابھی تک نہیں اٹھی تھی اتنے میں دروازے پہ

دستک ہوئی تھی جس پہ زارا بیگم نے کون کی اواز بلند کی تھی

کون ہے کچھ دیر بعد جواب نہ آنے پر زہرہ بیگم دروازے کے قریب گئی اور دروازہ کھولا

وہ حیران اور پریشان ہو گئے کیونکہ کچھ اجنبی لوگ تھے اور ان کے ساتھ عنوا کی بیسٹ

فرینڈ اور اس کی فیملی بھی تھی انہیں اندر بلا لیا تھا زارا بیگم نے ان کو اندر لے لیا ان کے

ساتھ اجنبی لوگ اور کوئی نہیں حمزہ کی فیملی تھی مطلب کہ حمزہ کی اماں

کیونکہ بھائی اور باپ عنوا کے قتل سے پہلے ہی قتل کر دیے گئے تھے

یہ اپ کے ساتھ خاتون کون ہے نظروں سے خاتون کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

کیونکہ وہ کافی مہنگے لباس پہنی تھی دیکھنے میں تو اونچے گھرانے کی لگ رہی تھی جبکہ زلیخا بیگم تو بس صاحب حیثیت تھی زہرہ بیگم نے دیکھا تھا یہ اجنبی عورت ایک بڑی سی گاڑی میں سے نکلی ہے جو ان کے گھر کے باہر کھڑی تھی جس میں ایک پرکشش نوجوان بیٹھا تھا حمزہ گھر کے اندر نہیں آیا تھا کیونکہ اس کا پتہ تھا یہ مذہبی گھرانہ تھا زلیخہ بیگم نے تعارف کروایا یہ میرے دور کی جننے والی ہے تمہاری بیٹی کو دیکھا تھا ان کو بھی پسندائی یہ اس کا رشتہ چاہتی ہے اپنے بیٹے کے ساتھ زلیخہ بیگم نے سوچے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا کیونکہ معلوم تھا کی منگنی ہو چکی ہے اور وہ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی ہیں وہ منگنی کبھی نہیں توڑیں گے پر حمزہ نے زلیخہ بیگم کی طرف دباؤ ڈالا تھا اور ایک بھاری رقم بھی دی تھی جس کی وجہ سے یہ بولنے پر مجبور تھی جی میں آپ کے بیٹی کا رشتہ چاہتی ہوں مجھے بہت پسند ہے میرا ایک ہی بیٹا ہے جو کہ ہر طرح سے لائق اور نیک ہے ہم آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھے گا سفیا بیگم (حمزہ کی ماما) بڑے پیار سے بول رہی تھی ان کی آواز میں ایک الگ میٹاس تھی وہ تو آپ کی ساری بات صحیح ہے پر اسے کیسے کر دے ہم آپ کو ابھی جانتے ہی نہیں ہے زارا بیگم نے اُلجھتے ہوئے بولی

ارے جان جاؤں گی اب تو ملنا رہے گا اسفیا بیگم نے بولا وہ اپنے بیٹے کی وجہ سے مجبور تھی
ورنہ انہیں بھی پتہ تھا ایک تو یہ لوگ انہیں جانتے نہیں تھے اوپر سے ایک مہینے میں شادی
کوئی نہیں کرتا

یہ کیا بول رہی ہیں آپ اس کی منگنی ہو چکی ہے وہ پریشان ہو گئی تھی عنوا بھی اٹھ گئی تھی
جب یہ اس کے کمرے میں اسیلہ آئی شکر ہے اٹھ گئی ہو اب باہر اجاؤ مہمان ائے ہیں
اچھا ٹھیک ہے

عنوا فریش ہوئی سفید گھٹنوں سے نیچے اتنی فراک جس میں گولڈن بیلوں سے کام ہوا تھا
اور ہم رنگ پٹائیس ساتھ اس نے ڈارک کلر کا پنک کلر کا دوپٹہ لیا تھا تیار ہوئی اور باہر آئی
حمزہ کی ماما کی نظر عنوا پہ گئی

انہیں تو عنوا بہت پسند آئی
انہیں بھی پتہ تھا کہ اب بہو تو یہی بنیں گے وہ سمجھ گئی تھی کہ حمزہ کی شادی کیوں کر ناچاہتا
تھا حمزہ کی ماں کو بھی پتہ تھا کہ حمزہ نے اس کا کتنا انتظار کیا ہے سالوں سے بہ پنا پیار کرتا تھا
انہیں نظر آیا تھا عنوا کے ساتھ حمزہ بھی مر گیا تھا

وہ کچھ دنوں سے سوچ رہی تھی کہ مجھے اپنا بیٹا پھر سے زندہ دل کیسے نظر آ رہا ہے

شمرہ عنوان کے پاس ہے اور بڑے پیار سے گلے لگایا

ایسا لگ رہا ہے سالوں سے نہیں میلی نے جس طرح تم گلے لگا رہی ہو عنوان نے چڑچڑا کے
بولا عنوان بڑی منہ پٹ تھی

یہ کون ہے حیرانی سے پوچھ رہی تھی عنوان

یہ حمزہ کی ماما ہے ڈرتے ہوئے بولا تھا شمرانے

تم حمزہ کو کیسے جانتی ہو عنوان نے پوچھا تھا

ہمارے گھرائے تھے اپنی ماما کو لے کے میری ماما کو انہوں نے بھاری رقم دی ہے خوش ہو
کہہ رہی تھی

عنوان تو پریشان تھی کہ کیا بولے گی اب ماما سے

آواز لگای زارا بیگم نے جاؤں عنوان اچھے بناؤں انتی کے لے

ارے نہیں نہیں بیٹا کوئی ضرورت نہیں ہے بس میرے پاس بیٹھ جاؤ اسفیا بیگم نے عنوان کو

پیار سے دیکھتے ہوئے بولا

بیٹھ جاؤں گی آپ کے پاس بھی پر کچھ بنانے دے پلیز

عنوان فور اپکن میں ائی اور چائے بنانے لگی اور سوچے جارہی تھی پتہ نہیں حمزہ کہ میں گلے لگی ہوں میں نے اس سے جانے کیا کیا باتیں کی ہیں اللہ اس کی میں نے دوائس کریم بھی کھائی اور پھولوں کا بھی بولا سیدھا ہاتھ سر پہ رکھ کے سوچے جارہی تھی بے خیال ہو گئی تھی کہ چائے ابل کے گرنے لگے وہ ایک دم سے ہوش میں ائی اور چائے کا چولا ہلکا کیا اور چائے نکال کے کمرے میں داخل ہوئی اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی ماما حمزہ کی ماما رشتہ کا منع کر رہی تھی یہ سن کر عنوان ڈر گئی

حمزہ کی ممانے اجازت چاہی عنوان کی ممانے کھانے کے لیے روکنا چاہا پر ان کو دیر ہو رہی تھی اب وہ جا چکی تھی ان سب کے جانے کے بعد عنوان کی ممانے کہا کہ یہ شمرہ کی امی اتنی پیسے والی جانے والی کہاں سے ائی اور تم کو کہاں دیکھا حیرت سے پوچھا باہر حمزہ اپنی اماں کا انتظار کر رہا تھا وہ ائی بنا کچھ بولی اپنی ماں کے چہرے کی مایوسی سے وہ سمجھ گیا تھا ماما مجھے کیا پتہ دیکھا وہ ڈر رہی تھی اتنے میں عنوان کے بابا آگے بابا ج جلدی اگئے ہیں بیٹا کام جلدی ختم ہو گیا یہ لے میاں کھانا کھالیں نہیں ابھی بھوک نہیں یہ باہر گاڑی کس کی کھڑی ہے کون آیا تھا حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے وہ کچھ لوگ اے تھے عنوان کا رشتہ لی کر

یونس صاحب بس اچھا میں جو اب دے کر چلے گئے ان کو معلوم تھا کہ سارا بیگم نے منا ہی

کیا ہوگا

رات کے تقریباً ایک بج رہے تھے حمزہ سگرٹ سلگا رہا تھا اور سوچ رہا تھا میں نے سمجھایا تھا

عنوان کو کہ اگے کیا کرنا ہے افسوس سے سوچ رہا تھا اس نے اپنا موبائل دیکھا ایک بج رہا تھا

اس نے سوچا کہ عنوان کیا کر رہی ہوگی پھر مسکرا

ہم دور ہو کے

بھی پاس ہیں

نزدیکیاں یہ کچھ ہو رہا ہے

دیکھا ہزاروں دفعہ آپ کو

پھر بے قراری کیسی ہے

یہ گاتے گاتے بیڈ پہ لٹ گیا اور عنوان کو فون کیا بڑے پیار سے کے کار اٹھانے کا انتظار کر رہا

تھا

ہم سب بے قرار تھا اس کی آواز سننے کے لیے اس کو نمبر شمارنے دیا تھا ظاہر سی بات ہے جب وہ لوگ پیسوں کے لیے ان کے ساتھ جاسکتے تھے تو نمبر دینے میں اس نے دیر نہیں لگائی تھا

انوالیٹی تھی وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اتنے میں اس کی فون بجا وہ اپنے موبائل کے پاس آئی اس نے فون دیکھا تو رنگ نمبر تھا اس نے کال اٹھائی اور سر لہجے میں بولا اپ کون حمزہ کی تو سانسیں جیسے تھم سی گئی ہوں لیکن وہ اپنے آپ کو ہوش میں لانے ہوئے بولا جی بیگم مجھے نہیں جانتی رومینٹک انداز میں بولا تھا عنوان تو شرماسے گی تھی عجیب بات تھی وہ یاد کر رہی تھی اور اب اس کی کال آگئی تھی تو ڈر گئی تھی یہ تو اس لیے کہ اس کے نمبر حمزہ کو کس نے دیا لیکن پھر وہ سمجھ گئی کہ شمرہ نے دیا ہو گا وہ تو چپ ہو گئی تھی

لیکن حمزہ بولا کیا ہوا سوڑیا بولو بھی دلکش انداز میں بولا تھا جی آپ حمزہ ہیں ڈرتے ہوئے بولا او مطلب آپ مجھے پہچان گئی خوش او کے بولا تھا اچھا سنو میری بات اپنی ماما سے ایک تم کو بولنا پڑے گا ورنہ وہ ایسے بھی کریں گی یہ تم نہیں بول سکتی تو بتادو عنوان ایسے تو ڈر رہی تھی پر اب اس نے ایک جھٹکے سے بولا پھر کیا کرو گے آپ

دیکھو ابھی ادھر ابرام زندہ ہے تو وہ نہیں کر رہی جب مر جائے گا پھر تھوڑی ساری زندگی تو

میں کنوارا کھیں گی

نہیں پلیز ایسا کچھ نہ کرنا میں بولتی ہوں ویسے پلیز میں ابھی جاتی ہوں سے ہم گئی تھی حمزہ

خوش ہوا ٹھیک ہے بات کر کہ مجھے کال کرنا ٹھیک ہے بائے

وہ رات کے 1:30 اپنی ماما بابا کے کمرے کے پاس گئی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ میں کیا

بولوں گی ماما کو ماما کیا سوچیں گی کہ میں ڈر رہی تھی اس کے ہاتھ بھی کاپ رہے تھے کیا

میں ماما کو سب سچ بتا دوں سوچنے لگی لیکن ماما کہیں گے کہ پہلے کیوں نہیں بتایا وہ پولیس

کے پاس نہ چلے جائیں اب تو بہت ڈر گئی تھی اس نے ہمت کی اور گیٹ پہ جا یا وہ سو رہے

تھے اس نے اور بچا یا اندر سے سارا بیگم کی اوازانی کیا ہوا ماما باہر آئیں گے

کیا مسئلہ ہے وہ باہر آئیں نیند کی سرگوشی میں تھی ظاہر سی بات تھی اب 2:00 بج رہے

تھے ماما سے مجھے بات کرنی ہے کپ کپا رہی تھی اس کی یہ حالت دیکھ کے زارا بیگم

ہوش میں آگئی تھی بولو بیٹا کیا ہوا او بیٹھو ہاں بیٹھ کے بتاؤ ڈرو مت جب کے انہوں نے

ڈرتے ہوئے بولا تھا

وہ جوائی تھی اج ان کے بیٹے سے پیار کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی زارا بیگم نے
عنوان کے منہ پہ چمٹ مارا پاگل ہوگی ہو ہوش میں او تمہاری منگنی ہو گئی ہے تم کیسے کسی اور
سے پیار کر سکتی ہو تم کو شرم نہیں اتی بے غیرت لڑکی بے شرم بے حیا بے غیرت وہ بے

تخاشہ رور ہی تھی زار و قطار

عنوان تم نے ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا معاف کر دو ماما میں ایسا نہیں چاہتی تھی

عنوان بھی رونے لگی سن میری بات جو ہوا بھول جا تیری منگنی ہوئی ہے تیری۔ میں تیری
شادی ابرام سے ہی کروں گی بس روتے ہوئے حکم دیا گیا تھا

وہ تو اس وقت ایسے رور ہی تھی اپنی محبت کے لیے جیسے وہ سچ میں حمزہ سے پیار کرتی ہوں

اور پچھڑنے کا ڈر ہو ماما میں مر جاؤں گی پر کسی اور سے شادی نہیں کروں گی اب مجھے مار دو

پر میں ابرام سے شادی نہیں کروں گی وہ اپنی ماں کے اگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی ماما پلیز

اب کو خدا کا واسطہ زارا بیگم روئی جا رہی تھی وہ اٹھ کے چھت پر چلی گئی تھی سیڑھیاں پہ

کھڑے ہو کے کہہ رہی تھی عنوان میرے پیچھے نہیں انا مجھے اکیلے چھوڑ دو سنجیدگی سے بولی

رور ہی تھی عنوان پلیز ماما دیکھو پلیز اکیلا چھوڑ دو

عنوان اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کے بیٹھ گئی اس نے اپنا
موبائل اٹھایا اور حمزہ کو کال کی اور فون کان سے لگایا اس کا موبائل بند جا رہا تھا وہ ڈر گئی تھی
اور پریشان ہو گئی تھی اور بول رہی تھی کہ تم کہاں ہو میں آپ کے لیے پاگل کیوں ہو گئی
ہوں وہ دیوار پہ سر رکھ کے رونے لگی اور سونگ گایا روتے ہوئے

ارمان نئے ایسے دل میں کھلے

جن کو کبھی میں نہ جانو

وہ ہم سے ہم ان سے کبھی نہ ملے

کیسے ملے دل نہ جانو

اب کیا کریں

کیا نام لیے

کیسے انہیں ہم پکاریں

کہنا اے کیا

یہ نئے ایک انجان سے جو ملے

چلنے لگے

محبت کے جیسے یہ سلسلے

تیز ہوائیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھی ایک دم سے بادل گرجنے لگے وہ رو رہی تھی اس
کار و نابند نہیں ہو رہا تھا اتنے میں ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی تھی دھیمے دھیمے کر کے بارش
تیز ہو رہی تھی پر عنوان ہی رو رہی تھی اس کے بال کنی میں رکھے پودے بے حد
خوبصورت لگ رہے تھے وہ چپ چاپ بس روئے جا رہی تھی اس کے موبائل پر حمزہ کی
کال آرہی تھی

پر عنوان کو ہوش نہیں تھا وہ بے خود تھی اتنا میں کیسی گاڑی کی آواز عنوان کے کانوں میں پڑی
اور بہت سوچنے لگے رات اس پہر کون آیا ہو گا جب کہ بابا تو گھر میں ہی سو رہے ہیں
دوسری بار آواز آنے پر وہ کھڑی ہوئی
اور دیکھا تو باہر کالی گاڑی تھی بہت چپ چاپ دیکھ رہی تھی گاڑی میں سے حمزہ نے دیکھا
کہ عنوان اچکی ہے بالکنی میں تو وہ گاڑی سے نیچے اتر اور بھگنے لگا

اسے خوشی سے دیکھیں جا رہی تھی حمزہ نے اس کو اشارہ کیا فون اٹھاؤں جب انوانے دیکھا
اس کو پھر فون کی جانب دیکھا اور کال اٹھائی اور کان پہ لگایا یہ سب زارا بیگم چھت سے
دیکھ رہی تھی زارا بیگم یہ سوچ رہی تھی یہ لڑکا ہمارے گھر کی طرف اشارہ کیوں کر رہا ہے
اتنے میں انوا بھی اگے آگئی تھی

وہ بھی گیلی ہو رہی تھی زارا بیگم اب سمجھ گئی کہ یہ وہ ہے جس سے عنوانیہ کرتی ہے
مطلب حمزہ ہے عنوانیہ لگے گی اب۔ حمزہ یہاں ہاں جی کب سے کال کر رہا ہوں رو کیوں
رہی ہو ممانے کچھ بولا نہیں اپ اتنی رات یہاں کیا کر رہے ہو

کو بتاتا ہوں اس نے گاڑی میں سے گملا نکالا جو گلابوں کا تھا اس نے عنوانیہ کی جانب کیا عنوانیہ
سر پر ہاتھ مارا اتنے میں چھت سے زارا بیگم کی اواز آئی کون ہے اب

حمزہ کے ہاتھ سے گملا اور موبائل دونوں چھوٹ گئے تھے گملا گر کے ٹوٹ گیا تھا
حمزہ گھبرا گیا تھا ویسے تو وہ کسی سے نہیں ڈرتا تھا پر یہ عنوانیہ کی ممانے نہ وہ نیچے کی جانب بیٹھ
گیا میرا کیا میرا ادھر اپنا موبائل اٹھا کے گاڑی میں بیٹھ کے چلا گیا تھا کیونکہ وہ ان کی عزت
نہیں خراب کرنا چاہتا تھا

عنوان کمرے سے باہر آگئی تھی اوپر زارا بیگم نیچے کی طرف ارہی تھی یہ دیکھ کر انوا بیٹھ گئی
جب انوانے انہیں اپنے کمرے میں جاتے دیکھا وہ باہر کی جانب گئی اور اس نے پھول چننے
شروع کیے

جو حمزہ لایا تھا وہ ان کو اندر لے آئی اور اپنے خالی گملے میں لگا لیا وہ بہت خوبصورت لگ رہے
تھے وہ بس دیکھے جارہی تھی اور وہیں بیٹھے بیٹھے اسے یاد کرتے کرتے یہاں تک کہ اس نے
دروازہ بند نہیں کیا تھا روم کا صبح زارہ بیگم اٹھی تو انہوں نے دیکھا عنوان کے روم کا دروازہ
کھلا تھا وہ جھٹ سے اندر گئی تو دیکھا وہاں بیٹھی عنوان باکنی کے دروازے پر بیٹھی دیوار سے
ٹیک لگائے سو رہی تھی اور انہوں نے دیکھا کہ جو کل اس لڑکے کے ہاتھ میں تھا وہ عنوان
نے گملے میں لگا دیے تھے وہ یہ دیکھ کر اس کی محبت پہ یقین لے آئی تھی پر عنوان ایسے کیوں کر
رہی تھی کیا سچ میں اس کو حمزہ سے پیار ہو گیا تھا

اس کو ایک قاتل سے پیار ہو گیا تھا کیا زارا بیگم جاچکی تھی چائے بنانے انوا اٹھ گئی تھی اور
ڈر گئی تھی کہ میں حمزہ کو سوچے جارہی ہوں یہ صحیح نہیں میرے لیے اس کی وجہ سے
میری ماما میرے سے ناراض ہیں اور میں نے اس کے پھول سنبھال لیے میں پاگل ہو گئی

ہوں کیا ہوا پھولوں کے پاس بیٹی پھر پیار سے اس نے سوچا یہ پھول کا کیا قصور ہے وہ باہر
کی جانب بڑھ گئی اور منہ ہاتھ دھو کر اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ زیر تن کیا اس پر ستاروں
سے کام کیا گیا تھا

گولڈن وہ بے حد حسین لگ رہی تھی اج اور پھر وہ ناشتے کی ٹیبل پر گئی اس کو در تھا ماما
بات کرنا سنائیں وہ چپ کر کے بیٹھ گئی تھی اعلہ بار بار عنوان سے باتے کر رہی تھی پر عنوان وہاں
میں جواب دے رہی تھی زارا بیگم نے ناشتہ لگایا اور خود بھی اکے بیٹھ گئی تھی دیکھنے میں تو
خوش لگ رہی تھی عنوان ڈر گئی تھی کہ کیا ہے یہ خوش کیوں ہے لیکن عنوان چپ رہی اور
تھوڑی دیر بعد زارا بیگم نے یونس میاں سے کہا بات سنیں عنوان کا کل اونچے گھرانے سے
رشتہ ایسا ہے میں نے سوچ لیا ہے میں وہی کروں گی یونس میاں نے بڑے ہی غور سے دیکھا
کہ یہ وہی ہے جو ابرام سے رشتہ کرنے پر صدقے واری ہو رہی تھی اج وہی دوسرے
سے رشتہ کرنے کی بات کر رہی تھی

عنوان کی شادی بھی ایک مہینے میں کر دوں گی پیسوں کا انتظام کر دیں اور جا کے دعوت کا سامان لا دو رات کو کھانا ساتھ ہی کھائیں گے یونس صاحب تو حیرت میں مبتلا ہو گئے تھے پاگل ہو گئی ہو کیا نہ جان نہ پہچان ایک مہینے میں کیسے شادی کر رہی ہو

پوری پاگل ہو گئی ہو کیا دیکھ رہی ہو یہ پکڑو پیسے اور جو کرنا ہے خود کر لو صاحب نے زارا بیگم کو پانچ پانچ کے دونوٹ دیے تھے ہاں ٹھیک ہے میں کر لوں گی جائیں اپ میرا بھائی ہے میں اسے خود بتا رہی ہوں میں نے خود ہی کی تھی ابرام سے اپنی بیٹی کی منگنی اب میں اپنی بیٹی کی شادی حمزہ سے کروں گی میں تو جا رہا ہوں وہ چلے گئے تھے عنوان ماما کے گلے لگ گئی تھی اور روتے ہوئے بول رہی تھی ماما تھینکس اپ بہت اچھی ہیں اور وہ بھی اس کو گلے لگایا تھا بیٹا میرے لیے تمہاری خوشی زیادہ ضروری ہے

ان کو اپ ان بلا لو اور مجھے معاف کر دو میں نے اپ کو مارا ماما نہیں مانگو اپ کی غلطی نہیں میری ہے

چلو بیٹا پ کو لیٹ ہو رہا پ کے اس کے بارے میں مجھے سب بتانا اس کی ہر بات جاؤ

اب

جی ٹھیک ہے ماما میں اب چلتی ہوں ویسے بھی مجھے لیٹ ہو رہا ہے اوکے بائے ماما عنوان کی

امی پتہ نہیں کیوں رو رہی تھی اس کے جانے کے بعد میرا ساتھ کسی نے نہیں دیا میں کیسے

کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی زارا بیگم نے روکے کہا

عنوان نے حمزہ کو کال کی اپ میرے کالج کے باہر اے مجھے اپ سے بات کرنی ہے حمزہ تو بے

حد خوش ہو گیا تھا اب یہ پیل سنجیدگی سے بولا ٹھیک ہے اتا ہوں حمزہ بیٹ سے اٹھا اور اپنی

گھڑی اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتا سیڑیوں سے اتر اور گاڑی میں بیٹھ کے کالج کی طرف بڑا اور

سونگ چلایا تھا اس نے

تجھ سے لاگی ہے ایسی لگن

گر ہمیں جل رہا ہے یہ من

میں ادھورا ہوں تیرے بنا

جیسے دل کے بنا دھڑکن

جب تک سانسیں چلیں گے

تجھ کو چاہوں کا یار

مر بھی گیا

تو بھی تجھے

کروں گا میں پیار

حمزہ اس کی کالج کے بعد پہنچ چکا تھا اور عنوانی رکشے سے اتری اور حمزہ کو ڈھونڈنے لگی حمزہ

گاڑی سے اترا

عنوانے حمزہ کو کالج کی اس نے کال اٹھائی

جی جان حمزہ نے پیار سے کہاں

کہا ہے آپ عنوانے سوالیہ انداز میں بولا

میرا میں میں یہ رہا عنوانے دیکھا وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا کہاں تھے آپ مجھے نہیں دیکھ

رہے تھے آپ نے میں وہاں تھا آپ کو کیوں نہیں دیکھا بھائی کیا مزکیہ انداز میں حمزہ نے بولا

تھا کچھ نہیں نہیں ڈر گئی تھی

ارے کیا نہیں نہیں میں کیوں نہیں دیکھا حیرت سے پوچھا تھا نابلا یا خود نے تھا پھر دیکھ کے
بھی ڈر گئی ہوا چھا چلو چھوڑو چلو او گاڑی میں بیٹھو وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے بتاؤ کہاں
چل رہے ہے حمزہ نے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑ کے بولا تھا

عنوان کی تو جیسے سانس رک گئی تھی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھالیا تھا ہاتھ اپ بس گاڑی
چلائیں سنجیدگی سے کہا تھا اسے کیسے گاڑی چلاؤں گاڑی کہوں تو ایسی آگے پیچھے کرتا رہوں
او کے چھوڑو میں اپنی مرضی لے جاتا ہوں

اب وہ دونوں چپ تھے بڑا ہی خوبصورت منظر تھا اور عنوان اسکو چپکے چپکے دیکھ رہی تھی کافی
دیر ڈرائیو کرنے کے بعد مصری شاہ والے روڈ سے لیفٹ سائیڈ پر گاڑی ڈالی اور وہاں اس
کے آگے ایک پہاڑی تھی

حمزہ نے گاڑی پہاڑی کے نیچے پارک کی اس نے عنوان سے نیچے اتر کے کہا اب اوپر کو سفر
میڈم پیدل ہی کرنا پڑے گا اپ چل لو گی وہ پہاڑی ہا پرمال کے بیک سائیڈ تھی یا میں اپ
کو خود اٹھالوں عنوان نے اس کو دیکھا نہیں جی میں چال لوں گی

شرماتے ہوئے کہا تھا کہ جناب تو چلیں نہ یہ میرے سے پیار کرتا ہے یا لڑکی ہے پیار کیسے
کر سکتا ہے اتنا جلدی پیار پیار نہیں کرتا تو شادی کیوں کر رہا ہے بھائی یہ سب دل ہی دل

میں سوچ رہی تھی لیکن اتنا میں اس کے دل میں سوچ رہی تھی کہ کیا آخری یہ میرے سے شادی کیوں کرنا چاہتا ہے اور یہ میرے ساتھ کیا کرے گا وہ اس کو دیکھ رہی تھی حمزہ دل میں بولا سہی بتانا یا یہ تو پریشان ہو گئی نہ میں اس کے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں اس کو پہلے کا بھی تو کچھ یاد نہیں اس کا ڈرنا فرض ہے وہ دونوں پہاڑی پہ اگئی تھی اور حمزہ نے ایک چادر بچھائی بیٹھ جاؤ

چیل اتار کے بیٹھو

مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو جیسے مرضی۔ دل چاہے بیٹھ جاؤ بڑے پیار سے وہ دونوں اب بیٹھ گئے تھے اور اللہ نے بولا سنو تم حمزہ ہو یا کوئی بھی ہو میں آپ کو نہیں جانتی اور میں نے اپنی ماما سے شادی کی بات کر لی ہے وہ مان گئی ہیں اووو مبارک ہو پھر تو ہم سب بہت خوش ہو گیا تھا

رکوا ایک منٹ انوانے اترا کے بولا حمزہ نے اس کے یہ کہنے پہ اپنی خوشی کو تھام لیا تھا دیکھو بات سنو پہلے یہ بتاؤ کہ آپ میرے سے شادی کیوں کرنا چاہ رہے ہیں اور تیز لہجے میں بولا تھا

کیونکہ میں آپ سے پیار کرتا ہوں بہت پیار سے حمزہ نے کہا دیکھو فالٹو بات نہیں اس لیے یہاں لائی ہوں اور رکو ایک منٹ کہ تم کب لائی ہو میں لایا ہوں مطلب بلا یا میں نے ہے تمہیں سچ سچ بتاؤ مجھے شہاباش وہ ایک بچے کی طرح پوچھ رہی تھی

جیسے وہ اس کی بیوی ہو بات سنو میری کان کھول کے سچ سچ بتاؤ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو بتاؤ کہیں تم ایسی لڑکیوں سے شادی کر کیوں نہیں کی اور تیرے گردے پھپھڑے تو نہیں نکال لیتے انوا بہت تعجب سے اسے یہ باتیں پوچھ رہی تھی یار تم پاگل پاگل تو نہیں ہو میں اتنا بڑا بزنس مین یہ حرکتیں کرتے اچھا ہو گا یار حمزہ تو پاگل ہو رہا تھا

اس کی باتیں سن کے وہ اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتی تھی اچھا تو کیا سوچ میں پیار کرتے ہو انوانے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی اور کوہیاں گھٹنا پیرا کر اسے دیکھ رہی تھی ہاں جی سچ میں آپ پر دل ہار بیٹھا ہوں

اور اپ اب مجھے نہ ملی تو میں دنیا کو تمہیں نہس کر دوں گا ہم سب بڑے پیار سے انور کی
انکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا جس پر انوا کنفیوز ہو گئی اوکے مان لیا اب اپنی یہ گرے
آنکھیں مجھ پر سے ہٹاؤ انوا نظر چرا رہی تھی

اور کیوں ہٹاؤں حمزہ نے عنوا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اچھا چھوڑو یہ باتیں اپ کیا کرتے
ہو نیچے نظر رکھے ہوئے پوچھ رہی تھی میں اپ سے محبت کرتا ہوں حمزہ دور سمندر دیکھتا
بول رہا تھا ارے پا کر یار تم کیسے ہو کبھی تو سیریس ہو جایا کرو

میرے سب اس لیے پوچھ رہی ہوں ممانے مجھ سے پوچھا ہے کہ اکے مجھے یہ باتیں بتانا
اگر تم نے صحیح نہیں بتایا تو ممانا کو کیا بتاؤں گی میں اماں بہت بہت ٹھہر کی ہے اور وہ ایک
کریمینل بھی ہے یہ کام کرتا ہے وہ انوائی کے ساتھ میں بھول گئی

تھی سب اور بیچارہ حمزہ تو اس کی ٹھہر کی والی بات پر ہی منہ بنا گیا یار سو ریا میں نے اپ کو
کتنی دفعہ بولا ہے میں گھر کی نہیں ہوں کیسے دلاؤں یقین میں اپ کو اور میں کام کرتا ہوں
میری بہت ساری کمپنی نی گورنمنٹس اسپورٹ بھتی گھر میں کب شوز جیکٹ وغیرہ وغیرہ
اور تقریباً پاکستان میں 40 کمپنیز ہیں میری اور باقی باہر ہیں جیسے کوریا میں میرا ایک برینڈ
ہے جس کا فیشن شو ہے تین مہینے بعد ارے تم تو بہت بڑے اد می ہو تم کو محبت کیسے ہو گئی

تم بہت امیر ہو اور ہم بس نارمل ہیں ایسا تو نہیں ہوتا میں نے سنا ہے یہ ساری حرکتیں
سٹوری اور ناولز میں ہوتی ہیں انوا حمزہ کو دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلا ہلا کے بول رہی تھی
ارے پاگل لوگ بھی تو کسی کی سٹوری سے دیکھ کے ہی کچھ تھیکس لے کر ہی سٹوری
بناتے ہیں نا حمزہ سمجھانے والے انداز میں بولا اچھا اچھا ٹھیک ہے اپنے بارے میں سب بتاؤ
مجھے انوا کو ہاتھ ہلا ہلا کے بول رہی تھی اچھا پوچھو کیا پوچھنا ہے
حمزہ دونوں ہاتھ پیچھے کر رکھ کر پیچھے ٹیک لگا پ کی فیملی میں کون کون ہے میری فیملی میں
اور ماما ہیں بس اچھا اور کوئی نہیں یہ نہیں میرے بابا اور بھائی کی ڈیٹ ہو گئی تھی
ان کے بعد ماما کو میں نے سنبھالا تھا وہ اچھا سوری یار اچھا تمہاری کوئی پہلے جی ایف یا
بیسٹ رہی ہے یہ کسی لڑکی کے ساتھ کہیں اکیلے گئے ہو نہیں میری کوئی جی ایف نہیں نہ
کوئی بیسٹی ہے نہ میرے ایک بہت اچھا دوست ہے وہ مجھے بہت پیار کرتا ہے

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

اور جب مجھے سب چھوڑ کے چلے گئے تھے تو اس نے مجھے سنبھالا تھا وہ مجھے حوصلہ دیتا تھا
اچھا تو وہ اب کہاں ہے کیا اب وہ اپ کو دوست نہیں ہے انور کے دماغ میں پتہ نہیں کہاں
سے یہ بات آئی

یہ سوال کر بیٹھی نہیں پاگل ہم ابھی دوست ہیں پر وہ ابھی پاکستان سے باہر ہے وہ یو کے گیا
ہوا ہے وہ ایک ماڈل ہے اس لیے زیادہ اوٹ اف کنٹری رہتا ہے وہ نائس یار اچھا حمزہ اپ کو
کیا کیا پسند ہے انور یہ بات کہتی ہوئی مسکرا رہی تھی

مجھے بہت چیزیں پسند ہیں بادل چھار ہے تھے آسمان میں اب گرج بھی رہے تھے تو پھر

انوانے پوچھا یہ باتوں کو ممانے بولا تھا

کہ اپ کے سب بتانا کہ کیسے ملے تھے کیا بتاؤں اس نے مجھے اٹھالیا تھا منہ بنا کے بولا تھانی

الحال اب بتاؤ کیا کروں کیا بولوں ماما کو اور ممانے اپ کی امی کو بلا یا ہے بولا ہے

رات تک اپ اور اپ کی ممانا جانا ساتھ کھانا کھائیں گے

دیکھو بات سنو ان کو بولنا کہ ہم جنگل میں ملے تھے

اور پھر اتفاق ہوتا گیا اور ہم ملتے گئے اور رشتہ رشتہ پیار ہو گیا تھا اور یہ بتانا پیار سے کہا تھا اور انوار ہنس پڑی تھی ہم جنگل میں ملے تھے وہ کہہ کے مار مار گیس رہی تھی اور وہ حمزہ سنجید تھا کیونکہ پہلے انوار کو وہی ملی تھی اس وجہ سے ہی اس نے جنگل میں گھر بنایا تھا ایسی تھوڑی انور کو خواب میں نظر آتا تھا انواع کے ایک دم سے منہ بن گیا تھا حمزہ نے پریشان ہو کے پوچھا کیا ہوا

اتنے میں تیز ہوا چلنے لگی اور ہلکی ہلکی بوند ہے گرنا شروع ہو گئی تھی اپ کو پتہ ہے اپ کی وجہ سے میری ماما کو بھروسہ اور بن دونوں ٹوٹے ہیں ان کی ویسی طبیعت خراب ہے میں نے ان کو دکھایا دیکھو سوری میری مجبوری ہے افسوس لہجے میں بولا تھا انور کیا مجبوری غصے میں بولا تھا وہ تم ابھی نہیں سمجھ سکتی اس نے آسمان کی طرف دیکھنے لگا اور اتنے میں بارش تیز ہو چکی تھی

اور ایک شٹ کے چلے گیا تھا جانب تو اس نے دیکھا کہ انوار مسکرا رہی تھی اور کھڑی ہو کے باہر کھلی تھی اور حمزہ اس کو آواز پاگل ہو گئی ادھر آؤ گیلی ہو جاؤ گی جلدی آؤ میں تو نہیں ارہی

اپ ادھر کیوں کھڑے ہو گئے ہو ادھر او بارش کیا کرے گی چپکلی کی جیسی چھپ گئے ہو وہ

اس کے پاس گئے آپ

ہاں میں نہیں ارہا مجھے بارش پسند نہیں میں نہیں چاہتا بارش میں بھی اتنا کل تمہیں وجہ سے

ایا تھا تمہارے لیے گفٹ لایا تھا

پردے ہی نہیں پایا میں منہ بنا کے بولا کوئی بات نہیں اگلی بار انشاء اللہ دینا خوشی سے بولا تھا

کیونکہ آپ تو بیوی بننے والی تھی نہ سالوں کا انتظار پورا ہونے والا تھا اب تو اس کو خوش ہونا

ہی تھا آپ یہ کیسے سوچ سکتے ہو میں پھول اٹھا کے لے آئی تھی اور اپنے گملے میں لگا لیا تھا

آپ جب شادی کر رہے ہونا

اور میں آپ کو نہیں جانتے تو آپ کو میری بات مانی پڑے گی اوکے اب آپ بارش میں او

اوکے سنو جاتا ہوں وہ اگیا تھا اور بہت بینڈ سم لگ رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ سے

باہر اوپر کیے اور انوا کو دیکھا اور بولا او میں اپنا کوڈ پہن کے اتا تو آپ کو پہنا دیتا آپ گیلی ہو رہی

ہو چلو او سردی لگ جائے گی

اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باغ کے پہاڑی سے نیچے جانے لگا لیکن بارش میں حملہ کا ہاتھ
چھوڑ کے انواع رک جاتی کیوں کہ وہ کھیل جاتی اب انوا کی سانس کھل گئی تھی پھر حمزہ نے
اس کو گود میں اٹھالیا تھا اور بارش زور کی ہونے لگی یہ اپ کیا کر رہے ہیں سب دیکھ رہے
ہیں کوئی کیا سوچے گا اتاریں مجھے سانس پھول رہی تھی انور کی
انواہ کر ڈر کے مارے برا حال حمزہ پلینز اتارو بالکل چپ ہو جاؤ تمہارا ابیا بھی گیلا ہو گیا ہے
اچھا نہیں لگتا بالکل اندر سے چپک گیا ہے اسندہ یہ والا نہیں پہننا بارش کا کچھ پتہ نہیں ہوتا
کبھی بھی ہو جاتی ہے سب کی نظر پتہ ہے کتنی خراب ہوتی ہے

ایسے ڈٹ رہا تھا جیسے اس کو سر ہو اللہ چپ چاپ بس سن رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں
دیکھ رہی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی یہ پیار کرتا ہے یا پھر مجھے دھوکہ دے رہا ہے
حمزہ اس کو سیدھا مال لے آیا پر حمزہ سے نہیں اتار رہا تھا اپنی باہوں سے انور نے بولا اب تو
اتارو چڑچڑا کے بولا تھا نہیں اتاروں گا یہاں لوگ ہیں کیا پوری گیلی ہوئی ہو وہ اس کی
باہوں میں چھپی تھی حمزہ اس کے لیے فکر مند تھا
حمزہ لیڈیز کپڑوں کے ڈیپارٹمنٹ میں لے کے جا رہا تھا سب ان کو دیکھ رہے تھے

اور حمزہ ان سب کو اگنور کرا گے بڑھ رہا تھا اور اس کو کپڑوں کے پارٹ میں ایک پیاری سی
فروخ اٹھائی جو لال رنگ کی تھی جو نہایت خوبصورت لگ رہی تھی

جس کی بالکل سمپل گھٹنوں سے نیچے اتے اور اس کے ہی ہم رنگ اس کا پجامہ تھا اور
ساتھ اس کے لال رنگ کی چنز تھی حمزہ کٹائی اور انما کو واش روم کی جانب لے کے جانے
لگا اس نے کو کہا میں اپ کے لیے اب ایلاتا ہوں جب تک باہر مت انا جب تک میں اواز نہ
لگاؤں سمجھداری سے کہا جی ٹھیک ہے معصومیت سے کہا اس نے انوا کو نیچے اتارا اور
دروازہ گھیر کے کھڑا ہو گیا جاؤ جلدی

جارہی ہوں نا وہ جا چکی تھی حمزہ اس کے لیے اب لینے گیا اس نے وہاں کھ ایک لڑکے سے
پوچھا سنو وہ صرف انور کے لیے یوز کرتا تھا وہ گرے انکھیں پیار سے بھری ہر کسی کے
لیے اس کی انکھوں میں تیز ہی ہوتا ہے کے لیے فکر مند ہوتا اور انوا سے ہی ڈرتا تھا

اور اپنے اللہ سے بس وہ اس کے پاس ایاجی سرکانفیڈنس سے کہا تھا کیونکہ وہ پہلے کبھی نہیں ملا تھا حمزہ سے وہ نیو تھا فحالی حمزہ نے اپنی ادا میں پوچھا کہ ابایا کہاں پہ ہے اس طرف ہے اس کو حمزہ نے کچھ نہیں بولا تھا

کیونکہ اس نے بد تمیزی نہیں کی تھی اگر اس نے کوئی بد تمیزی کی ہوتی تو کچھ کہتا تو وہ بھی نہیں ہوتا پر ہم سب پاگل تھوڑی ہے جو اسے ایسی ماردیتا پر اس سے کوئی خراب نے اچھے میں بات کرے اسے برداشت نہیں حمزہ نے کالے رنگ کا ابایا پسند کیا اس کے ساتھ کالا ہی اسٹالر لیا اور نقاب الگ سے لیا

اور انور کی جانب ایانواع یہ لے لو پھر پہن کے باہر اناو کے لاؤ دو انوانے وہ سب حمزہ کے ہاتھ سے لیے لیا

نور اڈھک سے بولا ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو بڑے پیار سے بولا تھا جی میں تو ہی پیاری اترا کے بول رہا تھا چلو اواب بتاؤ گھر جاؤ گی یا

کانج پہلے تو اپ یہ بتاؤ ابھی کانج کا ٹائم ہے اتنا کہ بولا تھا حمزہ نے جھٹ سے گاڑی کی جانب دیکھا تو چارنج رہے تھے او میں تو اپ کو دیکھ کر سب بھول گیا تھا دو سر اٹائم کا پتہ نہیں چلا اب اپ ہی بتائیں میری کیا غلطی ہے اس کے جانی پڑتے ہوئے بول رہا تھا

اگر اب بھی سزا دینا اچھا ہو تو دے دو سرکار میں اپ کو سزا کیوں دوں گی اور اپ تو بدلے
کپڑے اپ پسند کر کے دو محترمہ او کے جی کر دیتی ہوں اور اس نے حمزہ کو وائٹ شرٹ
بلیک پینٹ دی پھر حمزہ پہن کر آ گیا تھا اور وہ بہت ہی اچھا لگ رہا تھا
سرکار سوڑیا وہ تو اس میں کھوسی گی تھی حمزہ نے اس کو ہیلا یا جی ایسے گیلے جوتے پہن کر جاؤ
گی چلو او حمزہ نے shoes department کی طرف لے جاتے ہوئے بولا وہ ایک
بہت ہی لگ جو یس شاپ تھی ہم اس کے لیے ریڈ کلر کی سینسل ہیل اور اپنے لیے بلیک
شوز لیا اور کاؤنٹر پر دل پے کرنے لگا

کانٹر میں نے اس سے بل بنا کر دے دیا دل تقریباً 20 ہزار روپے کا تھا حمزہ اپنے کریڈٹ
کارڈ سے پے کیا انور تو یہ دیکھ کے ڈنگرے کر کے کچھ لیا بھی نہیں اور بیس ہزار بل بن گیا
انوار اور حمزہ دونوں باہر نکلنے لگے رکو کدھر جا رہی ہو حمزہ نے اللہ کارب کے گھر جاؤ گے تو
پاؤں گادین نہیں ہوں گے ہم نے جھٹ سے اٹھالیا یہ اپ کیا کر رہے ہیں پاگلوں میں
دیکھ رہے ہیں جب اپ نے پہلے بھی یہی کیا تھا

اب بھی ایک شرم نہیں اتی آپ کو وہ بولتے بولتے ہیں کہ سینے پہ مکے مار رہی تھی اور ہم سب بس اسمائل کر رہا تھا اس نے اسے گاڑی میں بٹھا دیا اور دوسری طرف سے حمزہ خودا کے بیٹھ گیا بہت زیادہ پیار لگ رہا تھا اور اس نے سونگ چلایا

جینے لگا ہوں

پہلے سے زیادہ

پہلے سے زیادہ تم پہ مرنے لگا ہوں

حمزہ گاڑی کم چلا رہا تھا دیکھ رہا تھا

سو چھو میں تم جاے پل یہ پاس میرے جب ہو تم چلتی ہیں سانسیں پہلے سے زیادہ پہلے

سے زیادہ عشق ہونے لگا ہے

گاڑی اب انوا کے گھر کے سامنے تھی

انوا مسلسل حمزہ کو دیکھ رہی تھی اور گھر کی جانب پہنچ گئی لیکن پھر وہ دوبارہ حمزہ کے پاس آئی

مما پوچھیں گے یہ پکڑے کہا سے اے

تو کیا بولوں گی بول دینا چھٹی ہو رہی تھی بارش بہت زیادہ ہو گئی تھی میں گلی ہو گئی تھی تو
حمزہ کو بلا لیا تھا وہ اس کو سمجھا رہا تھا چلو ٹھیک ہے وہ گھر میں چلی گئی تھی میری بیچی کہاں تھی
بارش کتنے تیز تھی کالج گئے تھے وہاں تم نہیں تھی

یونس میاں نے سوال کیا میں وہی تھی میں دوسری گیٹ سے آئی ہوں بابا اچھا بیٹا میں تو ڈر
گیا تھا اوکے بیٹے جاؤ ریڈی ہو جاؤ کیوں بابا وہ جس سے آپ کی پاموں شادی کرنا چاہ رہی ہیں
وہ ارہی ہے کیا اپنے کمرے میں جلدی گئی تھی انواحد پریشان تھی زارا بیگم کمرے میں آئی
تم اپنے باپ کو پاگل بنا سکتی ہو مجھے نہیں۔۔۔

کہاں گئی تھی اب ایا کپڑے جوتے سب چینیچ ہے سچ بتاؤ کہاں گئی تھی اس کے ساتھ
میری جان کی قسم غصے سے بولا تھا وہ ماما پہاڑی پر ڈرتے ہوئے بولا تھا دیکھ بیٹا سن جلدی
سے جلدی تجھے رخصت کر دوں گی میں پر ایسے ہمارا منہ کلامت کرواؤ تجھے خدا اور رسول

OWC NHN OWC NHN

کا واسطہ

وہ رونے لگ گئی تھی ماں ٹھیک ہے ماں وہ بہت اچھا ہے وہ جیسا بھی ہو میں کٹ دوں گی خود
وقت ہوگی وہ اٹھنے کے جانے لگی انو ان کو جاتے تھے رہی تھی

اور خود شیشے کی جانب گئی اور اس نے اپنے آپ کو دکھ اور مسکرائی اس نے بایا اتار دیا تھا
پر کپڑے وہی پہنی جاتی اور وہ اس کے دیو پھول کے پاس گئی اور ان پھولوں کو چھونے لگی
اور خوش ہوتی پیچھے سے انوار بھائی مجھے یاد کر رہی ہو

تمہاری پیچھے مڑ کے دیکھا وہ دم رہ گئی آپ یہاں کیسے وہ ڈر گئی تھی ہم سب مسکرا اور اس
کی جانب بڑا انو پیچھے ہو رہی تھی حمزہ نے اسے کمر سے اپنی جانب کھینچا
اور اس کی بڑی نازک کمر تھی بہت نازک جب ہمزہ کا ہاتھ اس کی کمر پہ لگا تو اس کے
غد غودی ہوئی جس کی وجہ سے اور اس کے قریب ہو گئی تھی

اور دونوں ہاتھ حمزہ ایک منٹ رکیں حمزہ نے اس کو چھوڑ دیا تھا وہ بھاگ کے گئی
اور دروازہ بند کیا حمزہ اس کے پیچھے ہی اگیا تھا اور اس کے دروازے سے لگا دیا تھا حمزہ کے
بہت قریب تھا

انوا کی ترسانس اٹک رہی تھی حمزہ اس کے ہونٹ چھونے کی کوشش کر رہا تھا انوانے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا کیا اس کی گردن چومنے لگا

کیا کر رہے ہیں حمزہ اپ وہ مچل رہی تھی اور ہم سب بے خود تھا اس میں ڈوپتا جا رہا تھا سونیا اپ کو اب کیسے چھوڑ دو بہت مشکل سے ملی ہو بہت محبت کرتا ہوں اج نہ ر کو پلیز ہٹو ارے ایسا نہیں کچھ نہیں کر رہا بس مجھے چھونے سے نہ رکھو

دیکھ لو اپ کی ممانے والی ہیں ہٹو پ تھی مجھے کام کرنا ہے ایک شرت پر چھوڑو گانوا نے پوچھا ہے

انوا کی سانس رک رہی تھی کیونکہ وہ اس کو اپنے اندر چھپا چکا تھا اس کے ہاتھ میں اس کی نازک کلانی تھی اور پاؤں میں اس کے نازک پاؤ جن کو آگے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور حمزہ اس کے پاؤں پہ اپنے پاؤں کی انگلیاں جلا رہے تھا

دونوں ہی بے خود ہو رہے تھے تھوڑی دیر بعد ہم سے ہٹ گیا چھت سے بھاگ گئی تھی اپنی ساس محل کا صحیح تھی اپنے آپ کو قابو میں کرے گی حمزہ اس کے برابر میں آکے بیٹھ گیا تھا دم نے اس کو دیکھا اور کہا آپ یہاں کیسے آئے اور اب جاؤنا بیٹھ کیوں گئے بس آگیا تھا اور میں نہیں جاؤں گا مجھے اپنے لب نہیں چومنے دو گی کیا بول رہے آپ میں آپ سے پیار نہیں کرتی جو چومنے دو ڈر کے بولا ٹھیک ہے پھر میں نہیں جا رہا

انے دو موقعوں کو لیٹ کر اتنا کون سی مہاز ہر اماں آپ کی مہاکب بنی اس کے پاس اتے بولا تھا اب وہ بالکل اس کے برابر بیٹھی تھی ہم نے اس کو اپنے اوپر کھینچ لیا اس کے بس بیڈ پر تھے باقی وہ حمزہ بھی چھوڑے مجھے نہیں چھوڑوں گا نہ جاؤں گا

پہلے مجھے چیز تو اچھا چھوڑیں پہلے مجھے پکا پھر دو گی ہاں ہاں ابھی تو چھوڑاؤ کے لو چھوڑ دیا نور نور اچھے ہوئی تو اور سانس لینے لگی حمزہ اٹھا لا دو میری چیز مجھے شرم آرہی ہے حمزہ ٹھیک ہے نہیں جاتا میں آچھا جلدی کرو اجا میرا دل بیٹھ رہا مجھے ڈر لگ رہا پلیز مان جاؤ

نہیں پہلے تو پھر جاؤں گا اچھا جلدی کرو ہم جانے اس کے پاس آیا انوا کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا حمزہ نے اپنے ہونٹ پر رکھے انوا کی تو سانسیں جیسے تھم سی گئی ہو حمزہ جھٹکے سے ہٹا انوا نے منہ موڑ لیا تھا وہ جانے لگی تھی اس کے سانسیں قابو میں نہیں

تھی ہم نے اس کو اس کی نازک کمر سے کھینچا اور اس کے اوپر اس کے اس کے ہونٹوں کو

چومنے لگا انہ اپنی انکھیں بند کر چکی تھی

اور اپنے دونوں ہاتھوں سے بیٹ پہ بچھی چادر کو پکڑ چکی تھی جیسے ہی حمزہ نے اپنی زبان

اس کے لبوں پہ لگائی نہیں چاہیے تو عنوانے اسے دھکا مارا تھا یہ کیا کر رہے ہو اب حمزہ

نے اس کو زبردستی پکڑا تھا اور دونوں ہاتھ انوا کے وہ اپنے ایک ہاتھ میں تھام چکا تھا

اور اپنی زبان اس کے لبوں میں دے رہا تھا یا اس کا نیچے والا ہو تو اپنے لبوں سے پکڑ رہا تھا

اور اپنے ہاتھ سے اس کی کمر تھامی تھی جو مچل رہی تھی اس نے اس کے دونوں پاؤں بھی

اپنے پاؤں سے پکڑے انور پوری اس کی قید میں تھی تقریباً 15 منٹ بعد وہ پیسے ہٹ گیا

تھا

اس سے پہلے میرے سے اور کچھ ہو جائے جاؤ یہاں سے نبا کی پوری ہٹ گئی تھی وہ کمرے

سے نکل گئی تھی اپنا دوپٹہ اٹھا اس کے بس بھی بگر گئے تھے

جب اس نے حمزہ کی جانب دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا اس نے باہر کو جھانکا تو نہ وہ تھا نہ اس

کے جانے کا کوئی نشان تھا

دور دور تک اس کی گاڑی اس نے حمزہ کو فون ملا یا اس نے اٹھایا اور بولا کیا ہوا دوبارہ اوں انوار ڈر گئی تھی اور کال کاٹ دی وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ انسان نہیں تھا جب ہی اس کو جلدی پیار ہو گیا تھا پر اس کو جلدی نہیں ہوا تھا سال لو سے تھا اور وہ پگلی سمجھ رہی تھی کہ وہ جن

ہے

رات کے 9:50 ہو رہے تھے اتنے میں گھر کی بیل کی اواز آئی انو نے جا کے گیٹ کھولا تو اس دن والی اور تھی یعنی حمزہ کی امی اور ان کے ساتھ وہ جن بھی تھا مطلب جس کو جن انو سمجھ رہی تھی وہ اندر گیا ذرا بیگم نے ان کو اچھے سے استقبال کیا تھا اندر کے بیٹھو نا کھڑے کیوں ہو زار ابیگ ہم نے خوش ہو کے کہا تھا

اور دوسری طرف انو ابابا کے پیچھے چھپ رہی تھی حمزہ اس کو مسکرا کے دیکھ رہا تھا اور اس کے ہنسنے پہ ڈر گئی تھی ان باتوں پر یقین نہیں تھا

پھر بھی ڈر رہی تھی جو ان کے لیے لڑتی تھی انج وہ جن سے ڈر رہی تھی ماما کیسی ہیں اب بابا کیسی ہیں اب حمزہ نے بڑے پیار سے کہا تھا بیٹا ہم ٹھیک ہیں اب بتاؤ یونس میاں نے بولا اچھا سنو بیٹا ہمیں کچھ کام نہیں ہے میں ذرا باہر جا رہا ہوں اللہ حافظ چلو بیٹا ابھی یہ باتیں

چھوڑو کھانا کھاؤ گے یا چائے پیو گے چائے پیوں گا ایس پی اپ بھی کم انوا سے مخاطب بیٹا

میرے پاس اکے بیٹھ جاؤ

اس کے پاؤں تجھے سے زمین پہ چند سے گئے تھے وہ یہ سوچ رہی تھی یہ بھی چڑیل ہوں گی

وہ کپ کپ رہی تھی لیکن پھر بیٹھ گئی تھی

وہ ڈر رہی تھی حمزہ اس کو دیکھے جا رہا تھا نظارہ بیگم چائے لے آئی تھی بیٹا میں چاول رکھ کے

آئی تھی وہ ذرا دیکھا اوپ بھی ہو جائیں وہ چائے پینے لگا ماما چائے پھینکی ہے انداز سے دیکھ

رہی تھی کیونکہ اس کی ماما چائے میں غلطی کیسے کریں سکتی ہیں

ایسے نہیں ہو سکتا تھا اس کی ممانے بھی بیٹا حمزہ ٹھیک تو ہے حیرت سے منہ پھول رہا تھا

اسفیہ بیگم

نہیں ماما جو چیز میں نے شام کو کھائی ہے بہت میٹھی تھی

اس لیے میرا منہ ابھی تک میٹھا ہے اس کا ٹیسٹ نہیں ارہارو مینٹک انداز میں بولا انوان

ہے فوراً اس پہ نظری ہٹائی اتنا میٹھا نہیں کھایا کرو وہی میں بس ساری زندگی کھاؤں گا اور

مجھے سمجھ گئی

کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اس نے چائے کا کپ رکھا مجھے مجھے واش روم جانا ہے یہ واش روم جاتے ہیں وہ ادھر ہے عنوان نے چائے کی کپ اٹھائے اور جانے لگی انو واش روم کے پاس سے گزری اس کو اس کے ہاتھ کھینچا اور دیوار سے جا لگا یا حمزہ نے ایک ہاتھ دیوار پہ رکھا تھا ایک اس کی کمر پہ انور ڈرگئی تھی حمزہ ادھر سے بھائی اب کر کے اس کے دھوپ میں لے آیا تھا انور چوک سی گی تھی تو میرے پاس سے اب جو انو کے کمرے کے دروازے پر تھے انو نے اس کو والا میں سمجھ گئی ہو یا تم کون ہو

تم ایک جن ہو میں تم سے شادی نہیں کروں گی یا اللہ یہ کیسی لڑکی ہے کبھی مجھے ہر حقیقت ہے کبھی گردے بیچنے والا کبھی جن یار میں جن نہیں جھوٹ پھر ایک دم سے یہاں کیسے ائے میری جان ہے بلو

طاقنور جن نہیں ہوں میں تم کو نقصان نہیں بچاؤں گا دیکھو جن نہ مر جاتے ہیں وہ انسانوں کی ٹن ہوتے ہیں بس اگ کے بنے ہوتے ہیں

یہ سمپل وہ پاگل لوگ ہوتے ہیں ڈرتے ہیں جن کو عقل نہیں جو بس تمک لگانا جانتے ہیں کیا انہیں قرآن کا ترجمہ نہیں پڑھا کہ انسان اور جن کے لیے پھل بنے سبزیاں بنی اگر

وہ انسان کو کھاتے ہیں پھر اللہ نے ان کے لیے سبزیاں کیوں بنائی اور جنت میں وہ بھی ہوگی جب یہ سب بتایا ہے تو وہ مرتے بھی ہوں گے پر میں تو نہیں مرا خود ہے برا ہوا مجھے کوئی مار نہیں سکتا

کیونکہ کوئی میرے سے جیت نہیں سکتا ایٹمیٹوڈ میں بولا تھا حمزہ نے اندوانے سوال کیا تو آپ پھر کیا ہوا بھی اثر نہیں کرتا حیرت سے پوچھا وہ اثر کرتا ہے پر وہ کرنے والا میرے سے زیادہ طاقتور ہونا چاہیے

اور ایسا کوئی نہیں ہے اس نے بڑے پیار انداز میں شیر پر برتھ ڈے کالس اسے تگے جارہی تھی اور خاموش دروازے سے لگی تھی کش انداز میں بھلا شادی تو آپ کو کرنی پڑے گی چاہے وہ خوشی خوشی کرو چاہے زبردستی

آپ میرے ساتھ زبردستی کرو گے اسے گھوڑتے ہوئے پوچھا تھا عنوانے جی بالکل کروں گا اپنی چیز پانے کے لیے زبردستی بھی کرنی چاہیے اور وہ کہتے ہیں نا وہ محبت اور جنگ میسب جائز ہوتا ہے ویسے مسکرا کے کہہ رہا تھا آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں

سنجیدگی سے بولا تھا میں یہی پوچھنے لایا ہو کہ تم میرے سے نظریں کیوں چرا رہی ہو

سوچیں کہ انداز میں کہا تھا دل چرانے والے انداز میں عجیب بات ہے

جس پہ لڑکیاں اتنا بڑھتی ہے جو لڑکیوں کو منہ بھی نہیں لگاتا وہ لڑکی کے پیچھے پاگل تھا
ویسے ایک بات تو ہے جو ہمیں چاہتا ہے اس کو ہم نہیں چاہتے اور جسے ہم چاہتے ہو وہ ہمیں

نہیں چاہتا

واہ مسلم کا پرانا ہے جسے ہم دوسروں سے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہمیں ویسے چاہے جسے

ہم چاہتے ہیں پر ایسا خوش نصیب لوگ بہت ہی کم بہترین جس کو بدلے میں ویسے انسان

اتنی ہی محبت ملے جتنی آپ اس سے کرتے ہیں ورنہ بد نصیبت کی تو چاہتے

ہمیشہ تڑپاتی ہی رہتی ہیں ایک لڑکا ہو یا لڑکی ہو بہت صرف فکر خیال سپورٹ تعریف

سب صرف اپنے پسندیدہ پسند سے رکھنے گا وہ جیسا بھی ہو پر اس کو وہ سب سے اچھا لگے گا

اور دوسرے لوگ وہ اتے ہیں

جن کی محبت ان کے ساتھ تو ہوتی ہے پر وہ ان کے دل میں جگہ نہیں کر پاتے ان کی محبت نہ حاصل ہے رہتی ہے اور ڈر حمزہ کے دل میں تھا پر اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ دلوں میں پہلے سے جگہ تو پھر بنانے کی ضرورت نہیں پڑتی

اور شاید اللہ کے دل میں حمزہ کی جگہ تھی یہ تو سمجھ نہیں رہی تھی یا تو وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی یہ اپ پھر بہت ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے حمزہ اٹھ کے انوکے پاس ایسا دیکھو میں میری بات سنو میں تم پہ کوئی اج بھی نہیں انے دوں گا

میں وعدہ کرتا ہوں میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں میں آپ کو دنیا کی ہر خوشی دوں گا اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں میں آپ سے بے حد محبت کرتا ہوں میں آپ سے رکوا ایک منٹ انور نے بولا اب کیا ہوا وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی

جیسے کیسے ساری خوشیاں مل رہی ہوں حمزہ اپنے دیا ہوا ہے پھولوں کے پاس گیا اور ایک
پل انوا کے پاس لے کے آیا اور اس کے قدموں میں بیٹھ گیا بس دیکھ رہی تھی کہ جو ذرا سی
بات پہ لوگوں کو مار دیتا ہے

وہ کسی سے نہیں ڈرتا وہ میرے قدموں میں بیٹھ رہا ہے وہ حیرت جزا تھی ہمزن نے پھل
اس کی جانب کیے سو ریاں انوا کیا اپ میرے سے شادی کریں گی مسکرا کے انبار کون دیکھ
رہا تھا وہ بے حد حسین گرے مغرور انکھوں والا اپنی دنیا کا شہزادہ اپنے سامنے بڑے سے
بڑے کا سر جھکا

دینے والا محبت کے نام اور محبت کرنے والوں کو خطرناک موت دینے والا جو اس حسینہ پر
اپنا دل ہر بیٹھا تھا جو خوابوں میں جیتی خیالوں میں باتیں کرتی اس کی کاٹ سی براؤن
انکھیں بے حد سر پھر سچائی کا ساتھ دینے والی بھولا سا خوشبو چرانے والی محبت بانٹنے والی
وہ اس کے قدمہ میں بیٹھا تھا اور وہ بس ایسے اس روپ میں دیکھ جا رہی تھی ہم نے بڑے
پیار سے بولا بولو کیا اپ میرے سے شادی کرو گی جی میں کر لوں گی پر میری کچھ شرطیں
حمزہ نے بولا کیا چاہتی ہیں

اپ بولیں ڈار لنگ دیکھیں اپ بہت میرے سے پیار سے رہیں گے بہت تو میں رہتا ہوں
اور کہانیوں کے جیسے پیار کرو گے میں دوسروں کی کہانیاں میں اسے کیوں جرم سب کی
اپنی کہانی ہوتی ہے سب کا اپنا انداز ہوتا ہے میں کسی کی کاپی کیوں کروں سوڑیاں ہاں یہ
وعدہ کرتا ہوں

NovelHiNovel.Com
محبت کی ساری ہمت توڑ کے اپ سے محبت کروں گا نہیں جانوں گا کیا ہے زندگی جو بھی
ہے اپ پر نثار کر دوں گا اپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا اچھا ایسا ہے میں صحیح کہوں گی وہ
بھی مانو گے غلط کہوں گی وہ بھی مانو گے حیرت سے کہا میری جان اپ کو جو غلط کہ ہی نہیں
OnlineWebChannel.Com سکتی

اس کے اتنے کہنے پہ انوار شرما گئی اور اس کے گلاب لینے لگی رکوا اس نے پھول پیچھے کر لیا
انور کو نہیں لینے دیے اب کیا ہوا ایسے نہیں لو یہ گلابو کے کانٹے اپ کے ہاتھوں میں لگ

جائیں گے ایسے نہیں لو وہ اٹھا اور اس کی سنگاردان کی دراز میں رکھی کینچی سے اس نے

گلاب کے کانٹے کاٹ دیے

اور اس کو لاکے تھما دیا وہ مسکرا رہی تھی چلو او وہ لوگ بولیں گے کہاں گئے ہم لوگ اپ ہی

لے کے ائے ہو تو بات کرنی تھی اچھا نہ چلو اس نے گیٹ کھولا اور اس کے اگے ہارٹ تھیلے

چلی گئی شہزادی جی چلیں وہ چلنے لگی

لیکن وہ جب گیٹ سے نکلے لگی تو حمزہ نے اسے چوکھٹ پہ روک لیا او شٹ کیا ہوا حمزہ

ارے اج میں نے اپنی میٹھی چیز تو کھا ہی نہیں اس میں واپس اس کو کمرے میں کھینچا اب کیا

کر رہے ہیں اب بتایا تو اپنی بیٹی چیز کھا رہا ہوں

اچھا نہیں جی اب ایسا اب کچھ نہیں کریں گے میں تو کروں گا اب ابھی ایسے کر رہے ہیں

شادی کے بعد کیا کریں گے

دیکھے اب شادی کے بعد کچھ نہیں کریں گے یہ کیا بات ہوئی یہ تو وہ بات ہوئی بریانی بنی

میرے لیے سامنے لا کے رکھ دی تو کھاؤں نہیں یہ تو کوئی انصاف نہیں ہوا

پھر میں آپ سے شادی کر ہی نہیں اب میں ماما کو منع کر کے اتی ہوں اب آرام سے کروں

گی میں شادی کیا بول رہی ہوں وہ اس کے جانب غصے سے بڑا انور ڈر گئی کہ اب یہ مجھے

مارے گا اچھا سوری اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پہ رکھ لیے تھے

حمزہ حیرت میں اگر سونیا یہ کیا کر رہی ہو پلیز مجھے نہیں مارنا کیا تم میں ایسا سوچا بھی کہ میں

انتابرا نہیں ہوں اور میں تم پہ ہاتھ اٹھاؤں گا آپ نے ایسا کیسے سوچا ایسا خیال بھی دل میں

دماغ میں ایسا ہاتھ ہی کاٹ دوں گا

اپنے وعدہ کرتا ہوں شرماء کے اس کے الفاظ سن رہی تھی حمزہ کی آنکھوں سے آنسو رہے تھے

آپ کو پتہ ہے میرا آپ میرا بھائی مرا میں نہیں رویا میں اپنی زندگی میں کبھی کسی کے لیے

نہیں رویا سوائے آپ کے جب آپ مجھے چھوڑ گئی تھی

میں مر گیا تھا میں زندہ لاش تھا ایسا لگتا تھا جیسے میں مر گیا ہوں پر میں آپ کو کب چھوڑ کے

گئی انوانے حیرت سے پوچھا کبھی نہیں حمزہ عنوان کے گلے لگ گیا انور نے بھی اسے گلے لگا لیا

دونوں ہی بیک وقت سکون محسوس کر رہے تھے

ہٹیں مجھے ایسے ایک دوسرے میں کوئی سے گئے ہوں ہم زیرن ہاتھوں سے انوا کے چہرہ
تھا اور اس کے لبوں کے نزدیک ایا انوا اس کے گرے انکھوں سے اپنی براؤن انکھیں ملی
تھی حمزہ نے اپنے ہوٹ اس کے لبوں پہ رکھے اور جھومنے لگا

اور دونوں کی انکھیں بند سی ہو گئی حمزہ بھی خود ہی میں اس کے لب چوم رہا تھا اور اس کی
زبان اس کے ہو تو کی مجھے لگتی اور اس نے اپنی طلب پوری کی انور کی سانسیں تو اوپر نیچے ہو
رہی تھی

NovelHiNovel.Com

سانسیں رکتی رہی تھی اس کو پسینے ارہے تھے حمزہ نے اس کی کمر اپنی جانب کھینچی اور
قریب کر لیا تھا ان کے بیچ سے ہوا بھی پاس نہیں ہو رہی تھی اماں وی اس کو پیچھے ہٹانا چاہا
ہمزہ نے اس کو بیٹ پر لٹا دیا تھا اور خود اس کے اوپر ا گیا تھا
وہ بھی سود انور کو کھول کے ساتھ بھی نہیں میں نے دے رہا تھا وہ نہ اس سے ہٹا پار ہی تھی نا
روک پار ہی تھی وہ بے بس ہو گئی تھی اس کے اگے اس نے ہر ایک بس کا از مایا اور ہٹانے
کی کوشش کر لی تھی

پھر اس میں بولنا چاہا حمزہ اب تو بس کریں میں تھم گئی میرے کمر میں درد ہو رہا ہے اپ

بہت بھاری ہیں

ارے میری جان یہ تو ابھی درد کی پہلی شدت ہے اس پیار میں تو بہت شدت سے درد ہے ہم سب پھر اپ نے بولا تھا اپ مجھے درد نہیں دیں گے تو میری جان نہیں دوں گا ناپریہ درد دینا فرض ہے اپنے ہاتھوں سے اس سے ڈک کر دے رہی تھی

پر ایسا حمزہ نے کہا ہونے دینا تھا حمزہ نے اس کے پیروں پہ کا بو اپنے پاؤں سے پانی پایا اور اپنے گلے سے ٹائی اتاری اور اس کے کلائیوں میں باندی اور اس کے لب چومتا رہا جب اس کو اندازہ ہوا کہ اب اس کی حالت خراب ہو رہی ہے جب وہ اس کے اوپر سے ہٹا چلو اٹھ جاؤ اب پہلے اپ مجھ پر سے تو ہٹیں

اور یہ ٹائی کھولیں جی کھول دیتا ہوں وہ اٹھا ہاتھ تو کھولو واپس اس کے اوپر کے بیٹھ گیا کھولنے کو بولا ہے بیٹھنے کو نہیں اترا بہت بھاری ہو اپ وہ اس کے ہاتھ کھولنے لگا اور ساتھ ساتھ لب بھی چومنے لگا

اس کے ہاتھ کھولتے اس کو زور سے پکڑا اس کی کمرچومنے لگا وہ اٹھ کے کھڑی ہوئی اور
واش روم بھاگ گئی موم دھوکے انی لپسٹک لگائی اور جانے لگی اپ نے پھر سے لے تو تک
لگالی میں پھر سے ہٹاؤں ٹھر کی انسان عباس اینہ اچھا نہیں ہو گا وہ بھاگ گئی تھی روم سے
اور حمزہ اپنی ٹائی پہن کمرے سے باہر آیا اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کے نیچے اترنے لگا اور
ایونگ انس سے لوگوں کو دیکھتا وہ اپنی ماما کے پاس آگئی تھی
زارا بیگم اور اسفنیہ بیگم سات بیٹھی تھی انوار ڈر رہی تھی کہاں تھے اپ لوگ زارا بیگم نے
پیاز سے پوچھا وہ میں حمزہ کو چھت دکھا رہی تھی اچھا چلا نہیں کھانا لے کے اتی ہوں او انوار
ساتھ زارہ بیگم نے انوا کو ساتھ لے کے آئی
تم کو شرم نہیں سامنے بول رہی ہوں کہ اس کے میں لے کے گئی تھی کہیں مود کھانے کا
دل نہیں چھوڑا تم نے بے غیرت لڑکی انوا کھانا لگانے لگی
سب کھانا رکھنے لگی زہرا بیگم اپ نے کھانا بہت اچھا بنایا ہے حمزہ نے خوش ہو کے بولا تھا
سب کھانا کھا چکے تھے اسوہ بیگم نے سنجیدگی سے بولا یہ بتائیں شادی کب کریں گے جب
اپ بولیں مجھے پتہ نہیں تھا کہ میری بیٹی اپ کے بیٹے سے پیار کرتی ہے بہن کوئی بات نہیں

معذرت نہ بولیں سنیں اگست کی 17 کو نکاح رکھتے ہیں اور کی 18 کو شادی رکھتے ہیں

اور ولیمہ 19 کا ٹھیک ہے

بہت ٹھیک ہے آپ کی بات پر اتنا جلدی حمزہ کیسے ہو گا دیکھیں ہم جہز نہیں لیں گے ارے

ایسے کیسے بہن ہاں ہم لیں گے یہ اللہ کی طرف سے لعنت ہے باجی اور بھی خرچے ہیں وہ

سب بھی ہو جائے جی ٹھیک ہے

اگلی 18 کو ڈن پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور جانے کی اجازت مانگی اب جانے دیں نہیں نہ

ابھی تو کھانا کھایا ہے چائے پی کے جانا نٹی نہیں آپ نے پہلے ہی چائے پلا دی تھی

آپ چائے نہیں پیئیں گے اوکے گزارا ماما اب ہم چلتے ہیں بائے اپنا خیال رکھیے گا حمزہ میں

انوا کو دیکھا اور مسکرایا اور یہ بیٹا دیکھ کے جانا اللہ حافظ اللہ نے بولا ان کے جاتے زیادہ بیگم تو

شروع ہی ہو گئی

کوئی طریقہ ہے یا پتا نہیں کیا کرتی رہی چھ حرکتیں نہیں ہیں یہ 18 کو تیری شادی کر

دوں گی پھر شریف اگلے بچے کی اس کو تو میں تیرے سارے مسئلوں سے دور رکھتی ہوں

اپنے کمرے میں گئی اور سو گئی کیونکہ آج وہ بہت تھک گئی تھی وہ صبح کالج کے لیے ریڈی ہو گئی تھی لو کالج آئی اور کینیٹین کے پاس جانے لگی حمزہ کی کال آئی انوانے کال اٹھائی کال یار تم کتنی ظالم ہو ورنہ صبح کال ہی کر دیتا ہے کہاں ہوا بھی میں کالج میں افس ہوں اچھا تو پھر اپنا کام کرو نہ مجھے کیوں کال کیا ہے دل کر رہا تھا

اتنے میں انوا کے سامنے دو لڑکیا ہے سنے میڈم اپ تو ہم سے سیٹنگ کر لیں سنا ہے اپ کے منگیتر مرنے والا ہے اب تو ہمیں اپنا بنا لیں ہم نے دیکھا ہے اپ ایک لڑکی کی ساتھ اتنی جاتی رہتی ہیں اپ نے پھر کہیں

اور تو سیٹنگ نہیں کر رہی ہمیں موقع کیوں نہیں دے رہی ہیں اس لیے کہ ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے پیسوں پہ مرتی ہے نا ہم بھی دے دیں گے اپ کو جس طرح اتنا ہی دے دیں گے وہ چمچورے پن سے بول رہے تھے

انوا ان کو بنا جواب دیے اگے بڑھ گئی میں لگی ہے ایک لڑکی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا چھوڑو میرا ہاتھ انوا کے ہاتھ سے موبائل گر گیا حمزہ تو غصے سے بھل گیا تھا اس نے رجب کو بلایا

گاڑی نکالو کی سر بہت جلدی سے افس سے نکلا اور ڈرائیور سے بولا گاڑی تیز چلاؤ اس نے

گاڑی کی اسپید ٹیسٹ کر دی تھی

حمزہ کے گاڑی کے پیچھے تین گاڑیاں اٹھتی جا کے حمزہ کے گاڑی کی تھی انوا اپنی دوستوں

کے ساتھ گراؤنڈ میں آگئی تھی جہاں سامنے وہ لڑکے ہوئے تھے

انوا کم ڈر تھا ہم نے سننا لیا ہوا اگر اس نے سن لیا ہو گا تو اج کیا ہو گا حمزہ کی گاڑیاں انور کی
کالج کے باہر آگئی تھی حمزہ دمدار سٹائل سے کار میں سے اتر اور بے دھڑک انڈے کی کالج

میں داخل ہوا وہ بلیک کلاسز لگایا تھا اور بلیک کلر کا تھری پیس پہنا تھا

وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور اس کے پیچھے اس کے باڈی گارڈز چل رہے تھے لڑکیاں

تو اس کو پہلی نظر میں پاگل ہو رہی تھی

حمزہ نے پہلے ہی نواب کو تنگ کرنے والے کو موبائل ہیک کر لیا تھا اس نے ان کی لوکیشن اٹھالی تھی وہ سیدھا ان کے پاس پہنچا اور اس کے گارڈ نے ان دونوں کو پکڑ لیا انوا کو معلوم چلا شمرہ سے حمزہ آیا ہے اس کے پاس شمرہ بھاگتی آئی تھی

انوا کے انور کو پتہ تھا حمزہ کیسا ہے یہ انوا کو پتہ تھا اللہ ہم جس کا ڈر تھا وہی ہو گیا اللہ اپنی بکس وہیں چھوڑ کر بھاگی حمزہ کی جانب حمزہ خود انوا کے پاس آ رہا تھا دونوں راستے میں ہی مل گئے تھے

کہاں جا رہی ہو بھاگتی ہوئی آپ کے ہی پاس آ رہی تھی تو میں خود آجاتا ایسا ہو سکتا تھا میں کالج آؤں اور تم سے ملے بنا چلے جاؤں بتاؤ آئی کیونکہ کچھ نہیں بس کام تھا میرے کالج میں کیا کام ہے پیچھے سے حمزہ کے باڈی گارڈ ان دو بد تمیزوں کو لے آئے تھے سر ہم نے ان کو پکڑ لیا ہے جاؤ

گاڑی میں ڈالو اور ایول ویلا میں لے جاؤ میں اتنا ہوں اوکے سر حمزہ اپ نے ان کو کیوں پکڑا ہے سب دیکھ رہے ہیں انوا کو اس سے بات کرتے یہ تمام سے بد تمیزی کر رہے تھے اور تم نے میری انوا کا ہاتھ پکڑا تھا وہ ان کے پاس آیا اور کہاں پہ ان کو کیسے چھوڑ سکتا پلیز ہمیں چپ ہو جاؤ چھوڑ دو ان کو جان نہیں چھوڑوں گا

پیچھے سے اواز آئی کیا ہو رہا ہے یہاں کیوں لے کے جا رہے ہیں حمزہ میرے پیچھے سر کھڑے تھے اچھا جی کیوں پکڑا ہے اپنے اسٹوڈنٹ کو انہوں نے میری انوا کو ہاتھ پکڑا تھا دیکھیں صاحب انہوں نے بھی کچھ کیا ہوگا ایسی کوئی لڑکا کسی کا ہاتھ نہیں پکڑ لیتا ہر لڑکی کا ہاتھ نہ پکڑ لے لیں ایسے نہیں ہے انور کی ہی کوئی غلطی ہوگی حمزہ نے زور کا چیخ سر تارک کے دے مارا کیا بد تمیزی ہے یہ اپ کو چھوڑوں گا نہیں حمزہ میں تاریخ کو اس کے کالڈر سے پکڑ لیا تھا

تم نے میری انوا کو غلط کیسے بولا وہ ان کو اٹھا اٹھا کے پھینک رہا تھا پلیز حمزہ جاؤ تم کو میری قسم ہے ہاں ہاں جاؤ یہاں سے پھنسا رکھا ہے اس میں ہم سب کو جیسے حمزہ کو وہاں سے اور

بھی اس کے ساتھ گاڑی میں ابے اسے ٹھنڈا کرنے اس کو میں اب نہیں چھوڑوں گا یہ خود
اپ کی معافی مانگے گا مجھ سے خاندان بھی اجرٹنے جاتے ہیں پلیز حمزہ نہ کریں عدمہ نے حمزہ
کو کر لیتا لیا تھا

کہ کچھ آرام سے ہو جائے حمزہ واقعی میں ایک دم سے ٹھنڈا ہو گیا اس نے انوا کو زور سے
گلے لگا لیا چلو مجھے میری میٹھی چیز دو جی نہیں جاؤ یہاں سے اتنی کھا کے گئیں کالج
کے باہر کھڑے کھڑے اس نے کال ملائی ایجوکیشن سسٹم بالوں کو انہوں نے کل اٹھائی
جی کون میں حمزہ بات سنو اگر اپنی جان اور اپنی فیملی چاہتے ہو تو طارق سر کو ا کے پکڑو

او کے سر اور اس کے میں تم لوگوں کو پیسے بھی دوں گا او کے سر جیسے اپ بولو اس کے فوراً
بعد طارق صاحب کو کال آئی اپ سسپینڈ ہو گئے ہیں اپ جاسکتے ہیں

پرسنٹ کیوں پہلے ہی حمزہ نے طارق سر کے گھر میں ڈرگھس رکھوا دی تھی اور پولیس نے
ان کے پورے گھر کو پکڑ لیا کیونکہ پورا قانون ہمراہ کا تھا

پولیس طارق کو بھی پکڑ چکی تھی وہ چیخ رہا تھا میں نے کیا کیا ہے ارے میرا قصور تو بتاؤ انور

خود پریشان ہو گئی تھی یہ پانچ منٹ میں یہ سب کیا ہوا ہے

جب سر طارق کو باہر لے کے جا رہے تھے تو وہاں حمزہ کھڑا تھا اور ہاتھ کے اشارے سے

بائے کہہ رہا تھا اور عنوا سمجھ گئی تھی یہ سب حمزہ نے کیا ہے تھا

ادھر لوگ بہت کھڑے تھے عنوا حمزہ کے پاس آئی اس سے پہلے ہی حمزہ جاچکا تھا وہ سیدھا

پولیسٹیشن پہنچ گیا تھا

جہاں طارق سر اور اس کی فیملی موجود تھی اور سر کو سلاخوں کے پیچھے کر دیا تھا حمزہ کے

وہاں اتے ہی سب کھڑے ہو گئے تھے جیسے وہ افسر ہو اور سب نے سلام کیا اس کے پاس

لے چلو مجھے اوکے سر وہ تاریخ کے پاس آیا حمزہ نے اس کی انفارمیشن نکالی جس میں پتہ لگا

کہ اس کی بہن انواسے جلتی تھی

جب ہی وہ ایسے بول رہا تھا حمزہ کے اگے پیچھے ہو رہا تھا سب اور حمزہ مغروریت میں چل رہا

تھا حمزہ اس کے پاس آ گیا تھا کتے مجھے تو نے ہی بند کروایا ہے جیسے ہی اس نے گالی دی حمزہ نے

اس کا سردیوار پہ دے مارا جس کی وجہ سے خون نکل گیا تھا

تو وہی ہے ناس اللہ کا عاشق حمزہ نے اس کا منہ پہ چماٹ مارا اور زور سے اس کے کولر کو پکڑا
تھا

چھوڑ مجھے اور اس کے سر بھی دیوار پہ دے مارا نہیں اس کو جو دے اس کے بھائی نے آواز
لگائی حمزہ نے سادیہ کو دور سے دیکھا تھا اس کو گرم پانی میں ڈال دو پھر جب تک مرے
نہیں جب تک مرنے دوا کے سر حمزہ نے اپنے باڈی گارڈز کو کال کی ہونے حرامیوں کو
بھی یہاں لے آؤ

یہی قصہ تمام کروں گا تاریکی ماں بھی بے تحاشہ ہو رہی تھی خدا تیرا بڑا غرق کرے تجھے
کچھ آگ وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی کہ حمزہ نے ان پر بندوق تانڈی اور ان کے تین گولیاں سے
مار دیا تھا

تاریخ کی تو فنا ہو گئی تھی وہ تاریک کے پاس آیا اور تاریخ کی زبان کاٹ دی وہ درد سے
جرم راہ رہا تھا وہ بے حد رورہا تھا حمزہ کو تاریخ پتہ لگا تھا وہ دو بد تمیز اس کے بھائی ہی تھے تو
اس نے سوچ لیا تھا کہ اب ان کو اس کے سامنے خطرناک موت دے گ

اجی سر لے ائے ان لوگوں کو سب سے پہلے حمزہ نے ان کی آنکھوں میں مکیلی شرط ماری
ادھر کھڑے گئی تھی اس کے بعد اس نے ان کی زبان کاٹ دی ان تینوں کی زبان کاٹ
کے نیچے پڑی تھی اور حمزہ ان کے اپنے جوتوں سے کچل رہا تھا

یہ سب دیکھ رہا ہوں تھا وہ زبانیں ہیں جنہوں نے میری انواع کے ساتھ بد تمیزی کی اس
کے بعد حمزہ نے ان کے سوال کیا بتاؤ انوا کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا او شٹ کیسے بتاؤ گے اس
نے ان کے دونوں ہاتھ کاٹ دیے

طارق کچھ نہیں کر پارہا تھا وہ بس رو رہا تھا اس کے بعد حمزہ نے ان کے پیر کاٹ دیے اور
زمین پہ پڑا چھوڑ دیا ان کو بیسمنٹ میں ڈال دو اور ان کے ساتھ بالکل بھی رعایت مت کرنا
اور وہاں سے اٹھا

اور جس نے میری بات نہیں مانی وہ بھی یہیں پڑا ہوگا اس نے جوتا دکھایا یا تو سعدیہ کی
لاش گرم پانی میں پڑی تھی وہ وہاں سے چلے گیا انبا سے کال کیا ہے جارہی تھی

اور وفسہ کر رہی تھی کیا میری قوم نہیں اٹھارہی اتنا میں خبرائی کہ یہ سب ہو گیا ہے اپنے
گھراگئی تھی اور سو گئی تھی اس کو ایک دم سے محسوس ہوا حمزہ اس کے اوپر ہے وہ خوش ہو
گئی

دل میں پر اس کو یہ وہم تھا سر بلاج کی کال آئی تھی وہ لوگ اس کے قابو میں نہیں ارہے
اپ کو جانا ہی پڑے گا وہ کمپنی مجھے چاہیے

ہر صورت اس نے بولا حمزہ یہ اج ہی ارہا ہوں اس کارڈ نے برانج کو کال کی اج شام کو ارہے
ہیں سر پیچھے سے اواز آئی پھر تو پارٹی بنتی ہے یہ اواز تھی اس کی جگرے دوست برہان کی جو
یو کے ماڈل تھا حمزہ روانہ ہو گیا تھا یو کے کے لیے وہاں کے بہت سی کمپنیاں ہیں جن کے
ساتھ اس نے پارٹنرشپ کی تھی

اور خود کی کمپنیوں کے منظر یو کے کا پریسیڈنٹ حمزہ کے استقبال میں کھڑے تھے بلانج اور
برہان بھی کھڑے تھے ادھر ایک بہت بڑی پارٹی اور گنائز کی جو برہان نے کی تھی حمزہ
وہاں اپنے پرائیویٹ جیٹ میں آیا تھا اس کا جہاز جیسی اترالوگ ڈر بھی گئے

اور خوش بھی ہو گئے فی الحال سب نے اس کا بہت اچھے سے استقبال کیا میرے دوست
میری جان کتنے سالوں بعد ارہادوست کو تو جیسے بولی گیا برہان نے نظریں اٹھاتے ہوئے کہا
تو تم بھی تو اسکے تھے اسے انور کر کے حمزہ مغروریت میں اگے بڑھ گیا

اج بھی اس کا گھمنڈ نہیں گیا کتا کمینہ یہ سب برہان بلانج سے کہہ رہا تھا میں نے اس کے
باپ کی چاندیلی میں نے اس کے جان سے پیارے بھائی کی جان لے رہی اور یاد ہے جب
ایک ہم باتیں کر رہے تھے تو بول رہا تھا

ایسے پتہ لگ گیا تو یہ میرا کیا کرے گا میں نے تجھے بولا تھا کہ یہ بات تجھے پتہ ہے مجھے میں
مار دوں گا تو کسی کو نہیں پتہ ہو گا تو مرنا چاہتا ہے تو بتا تو اس کی ماں شکانے سن لیا تھا میں اس
کو جنگل لے گیا تھا پر حرامزادی بھاگ گئی تھی

پھر لیکن میں نے مار دیا تھا دیکھ پلینز برہان چپ ہو جا مجھے ڈر لگتا ہے اس نے سن لیا نہ گئے
ہم لوگ تو پلینز منہ بند کر لے حمزہ کلب ارہا تھا

اور سامنے لڑکیاں ڈانس کر رہی تھیں پر حمزہ کو تو اس کی انویا دار ہی تھی بھائی بہت دکھ ہوتا ہے تو اپنی زندگی میں اگے نہیں بڑھ پایا انوا کے مرنے کے بعد وہ میری چھوٹی بہنا جیسی تھی

برہان کو پتہ تھا وہ اس کو مل گئی ہے وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ بتائے گا یا نہیں اوئے بات سن میری شادی ہے 18 اگست کو اجانا کیا اپنا شادی کر رہے ہو کس برہان دل میں ہنس رہا تھا پر اوپر سے ہجرت دیکھی تیرے دل سے عنوانا ترگی حمزہ نے بری محفل میں قران کا گاری لال مار دیا وہ میرے دل سے نہیں ہے تمہیں کیسے بلا ایسی سے کر رہا ہو برہان نے حمزہ سے معافی مانگی پھر سپیم کی شہزادی لیونز کے پاس آئی کیا اپ میرے ساتھ ڈانس کریں گے نہیں مجھے نہیں کرنا حمزہ وہاں سے اٹھ کے چلا گیا حمزہ ہی اتنا حسین کیا شہزادی اس پر دل ہار بیٹھی تھی ورنہ وہ غرور وہ بھی بہت تھی دوسرے دن شہزادی کا منگیتر حمزہ کے پاس آیا

حمزہ سنو میرے ساتھ اور ریڈنگ کرو گے حمزہ دکش انداز میں سرگٹ سلگا رہا تھا کیوں نہیں حمزہ نے کہا میں تو کھیلوں گا تو میں ہارتا دیکھنے کے لیے اچھا دیکھتا ہے ضد کر رہا ہے نہ تو دیکھ لیتے ہیں تم ہماری ہی ہار ہوگی شہزادی دور سے دیکھ رہی تھی

اور ابھی کرتے ہیں چلو حمزہ کپڑے چینج کرنے چلا گیا اور وہ اب تو مار دینے والی ادا تمہیں آیا

تھا اس کا وائٹ گھوڑا تھا

وہ اس پہ چڑھا ایک دو گو وہ بھاگتا جا رہا تھا اس نے حمزہ کو ہرانے کی ہر ممکن کوشش کی اور

آخر کار حمزہ جیت گیا تھا اس نے گھوڑے کو پیروں سے کھڑا کیا وہ گرے انکھوں والا شہزادہ

حسین لگ رہا تھا اور شہزادی کھول لیے اس کے پاس رہی تھی

وہ اس کے پسند کے گلاب لیے تھی شہزاد بھائی یہ اپ میرے لیے لائی ہیں جی حمزہ پھر

مجھے یہاں ایک کمپنی چاہیے وہ دے نہیں رہا وہ میری ہو جانی چاہیے جی مائی کی 20 تاریخ کو

اپ کہو گا بہت ٹھیک ہے

اس نے گھوڑے کا چابک شہزادی کی طرف پھینکا انہوں نے کھینچا کچھ کہ اسے کم انوانے

دیکھا زرا بیگم اصفیہ بیگم سے بات کر رہی ہیں کال پر ماما حمزہ کہاں ہے وہ یو کے گیا ہے کیا بنا

بتائے انے دو اس کو بتاتی ہوں شادی میں دو دن رہ گئے

اور یہ ال نے حمزہ پڑھتے اتر کالی مر سڈیز جس کے اگے شیڈ بنا ہوا تھا جو نہایت رات کے

اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا حمزہ شان سے بیک سیٹ پر بیٹھا تھا اور اگے گاڑی چلا رہا تھا

حمزہ نے کہا گاڑی انوار کے گھر کی طرف لو او کے سر پھر ابھی تورات کے 10:39 بج رہے
ہے ہیری نے گاڑی انور کی گیٹ کے پاس جا رو کی ہم سے گاڑی سوچ رہا اور گیٹ بجانے لگا
انوا کی ماما کی اوزائی کون ہے ماما ذرا کھولیں حمزہ ہوں اچھا بیٹا ہزارہ بیگم نے خوشی سے گیٹ
کھلا او بیٹا جی ماما کیسی ہیں آپ میں ٹھیک بیٹا آپ انوا کو پینا بتائیں چلے گئے
انوانے اوپر سے دیکھ لیا تھا کہ حمزہ آیا ہے اس نے دروازہ بند کر لیا تھا جی وہ ماما ضروری کام تھا
چلیں بیٹا او نا بیٹھو ماما معذرت پر میں انوار سے جا کے مل لوں بیٹا اب شادی میں صرف چار
دن ہیں

اگر کسی نے دیکھ لیا پھر ماما پلینز اچھا چلو پر ان کے باو کو نہیں پتہ لگے وہ ائس روم میں نہائے
رہے ہیں جاؤ جلدی جاؤ حمزہ جلدی سے سیڑیاں چڑھنے لگا وہ انور کے روم کے پاس پہنچ گیا
تھا

اس نے گیٹ نہیں بجایا سیدھا اندر چلا گیا انوا کی گیٹ بجانے کا انتظار کر رہی تھی گھر سے
کان لگائے اور حمزہ بنا بجائے اندر چلے گئے انوا تو دیکھ کے دنگ رہ گئی تھی آپ کیوں آئے
یہاں وہ گھبرانے لگی کہ اس نے میری چوری پکڑ لی غصے سے بولا آپ سے ملنا ہے

سوڈیاں اچھا اب گئی یاد ویسے چھوڑ کے چلے گئے میں کب گیا چھوڑ کے میں چھوڑ کے
نہیں جاسکتا چھوڑ کے چلے گیا تھے نہیں جان کام تھا تو اب کیوں ائے ہو آپ کو میں نے
نہیں کوئی ضرورت نہیں میں کیوں ہوں گے

آپ سے ناراض شایاں جاؤ یہاں سے حمزہ نے اسے پیچھے سے گلے لگا لیا تھا حمزہ میں بول
رہی ہوں چھوڑو مجھے نہیں چھوڑو گا اچھا سنو

NovelHiNovel.Com

کا ہے خفا

ایسے چل بل سے بلبل

کا ہے نہ تو ماں نے بتیا

OWC

OnlineWebChannel.Com

جان گاؤ نہ میرے ساتھ خود گاؤں اور جاؤ یہاں سے اس سے پہلے بابا کو آواز لگا دوں ماما

OWC NHN OWC NHN

دیکھو میرے ساتھ حمزہ گھس ائے ہیں

OWC NHN OWC NHN

انوا کے بابا نے ڈر کر دروازہ کھولا اتفاق سے وہ وہیں سے جا رہے تھے وہاں سے بھاگ
نہیں پایا تھا وہ پکڑا گیا تھا اس کے بابا نے بیٹا یہاں کیوں آئے ہو کہ وہ میں وہ وہ میں غلطی
غلطی سے اگیا تھا

اپ کے پاس اربا تھا پردھر اگیا مجھے روم کا نہیں پتہ تھا اچھا بیٹا کیا ہو اوہ مہما بول رہی تھی اور
ان سے پوچھ کے اجاؤ کل انوا ہمارے ساتھ چلے گی

ہمارے نام دے گیا تو بیٹا اپ انوا سے پوچھو او کے کل میں زارا کو دیکھتا ہوں مجھے کام ہے
میں جا رہا ہوں او کے بیٹا تو او کے انکل اب بتاؤ بچوں اب کہاں جاؤ گی

یہ ٹھیک ہے اپ کا بات تو نہیں اگیا کچھ مانا ہو گے تو بتاؤں گی نابس شادی کرنا چاہتے ہو
میرے سے نہیں جان سب بتانے ہی آیا ہوں مجھے وہاں کی پرنس نے پسند کر لیا تھا اب
میں نے پھر شادی کرنا چاہتی ہے

کیا کیا تو کر لو نا اس طرح ہی جب ہی تو نہ کوئی کال نہ کوئی میسج اس کے ساتھ لگے ہوتی ہے نہ تو اپ کو ہی یاد کر رہا تھا کتنا یاد کرتے تو کال کرتے اتنا بول کے کمرے سے نکل گئی انو اسنا تو نا وہ جا چکی تھی حمزہ اور اس کے پیچھے اجانا اتنے میں انو کا فون بچنے لگا

انوار ک گئی اور کال اٹھائی اپ میرے سے ایک ملے نہیں اتنی اپ کو میرا احساس نہیں ایک منگی طرف ہاسپٹل میں پڑا ہے اس سے اپ نے ہاتھ کا ہے کچھ بنا کے کھلا دیتا ہوں اگر ہم بڑے پیار سے بول رہا تھا اور ان بات چپ کر دی رمضان ہوا کے پاس کے اس کے گلے لگ گیا تھا اور انواع غصے سے کھڑی تھی حمزہ نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور کال دیکھی اس پہ لکھا تھا منگی تر طرح سے نے فوراً اس کی کال کاٹ دی

اور انو اسے بولا اٹھانے کی کیا ضرورت تھی کاٹ دیتی اپ نے بہت برا کیا ابرام کے ساتھ وہ بچپن سے میرے سے پیار کرتا ہے

اور جو میں سالوں سے کرتا ہوں اس کا کیا وہ اپ کا پیار تھا اپ کو اپنے اندر رکھنا تھا

تم اس سے پیار کرتا ہوں تو میں کیا کروں میں نہیں کرتی تم ابرام سے پیار کرتی ہوں نہیں
میں کسی سے نہیں کرتی پیار آپ سے شادی بھی نہیں کرنا چاہتی آپ قاتل ہو مجھے آپ نہیں
پسند

حمزہ نے اس کو اس کے بازوؤں سے پکڑا تو تم ابرہم سے پیار کرتی ہو اس سے شادی کرنا
رہی ہو تھی میں کر رہا ہوں زبردستی میں تم سے ہی شادی کروں گا

اور وہ بھی کل چلو میرے ساتھ یو اس سے میں تھا میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی ذرا نیٹی
بات سنیں کل شادی ہے آپ تیاری کریں میں انوا کو شاپنگ کر لے کے جا رہا بیٹا یہ کیا
بات ہوئی اس کو اب رام کی گول آئی بیٹا بات سنو بھاڑ میں جائے وہ شادی 18 کو ہی ہوگی
شاپنگ پہ ابھی لے کے جا رہے ہو

تو لے جاؤ ٹھیک ہے چلو آج تیار ہو جاؤ انور ہو رہی تھی آپ نے مجھے جاتے کیوں نہیں بتایا
سوری جان وہ اس کے قدموں کے بیٹھ گیا تھا اس نے کان پکڑ کے معاف کر دو

او تھک بیستھک کر پوری سوانوانے روتے بولا چلو وہ کرو

او کے

ایک دو تین چار پانچ چھ سات وہ کرے جارہا تھا اور انواتیار ہو رہی تھی

بہس حسینہ مان بھی جاؤ

اب جلدی کرو تیار شاپنگ پہ جائے اور میں پھر بھی آپ سے ناراض ہی رہوں گی اف

جان کیسے مناؤ گے وعدہ کرو کبھی بناتا نہیں جاؤ گے

او کے جی وعدہ کرتا ہوں اب نہیں جاؤں گا پکا وعدہ کرو وعدے کے لیے ہاتھ بڑھایا انوا

نے ہاتھ سے ہاتھ رکھا، نجنی اس کے ہاتھ کاٹ کے گلے لگا لیا تھا کور سے کیوں میری چیز تو

دوناد و پلیر

حمزہ نے اس کا منہ پکڑا اور اپنی میں میٹھی چیز لینے لگا انوا نے زور سے حمزہ کو پکڑ لیا تھا انور نے

بہت یاد کیا تھا اس سے وہ انج اس کو چومنے سے روک نہیں رہی تھی

بہر حال وہ خود بھی بے خود ہو رہی تھی وہ بھی حمزہ کلمے لب چوم رہی تھی حمزہ نے اسے

دیوار سے لگا دیا تھا حمزہ اس کی گردن اپنے لبوں سے چوم رہا تھا

لیکن تھوڑی دیر بعد انور کو شرم آئی اور اس نے حمزہ کو روکنا چاہا پر اب تو وہ بے قرار ہو رہا

تھا پھر حمزہ نے خود کو سنبھال اور اپنے کوٹ کے بٹن لگاتے

وہاں سے نیچے اتر رہا تھا پر بیٹھ گئی تھی اور اپنی ساس محال کر رہی تھی چند لمحہ اللہ کی ماما کی

اواز آئی ابھی جاؤ حمزہ انتظار کر رہا ہے وہ شیشے کی جانب پڑی تو دیکھا اس کی لپسٹک ہٹ گئی

ہے اور بال بکھر گئے ہیں پر اس نے جلدی سے صحیح کیا نیچے آئی حمزہ چائے پی رہا تھا انٹی چینی

کم ہے میں لے کے آتی ہوں حمزہ اٹا اور انوار کے لب سے میٹھا س لینے لگا انوار دیکھتا تو سے اسے

ہٹا رہی تھی زرا بیگم کے آنے سے پہلے ہی حمزہ ہٹ گیا تھا ماما پیلی میں نہ چائے لیٹ ہو جا

رہے ہیں ہم اللہ حافظ وہ جانے کے لیے نکل پڑے وہ انوار کو دیکھ رہا تھا اور دل میں شکر ادا کر

رہا تھا وہ بے تحاشہ خوش تھا

سالوں بعد اس کی محبت اس کے ساتھ تھی اس نے سالوں بعد اس کو چوما تھا اس کے دل کی

کلی کلی خوش تھی وہ گاڑی کا دروازہ انوار کے لیے کھولنے لگا اس کے ڈرائیور دیکھ رہا تھا کہ

سر کتنا خوش لگ رہے

ہیں اس کو تو حیران ہونا ہی تھا اسے سالو پہلے کی کہانی تھوڑی پتہ تھی اس کو حمزہ کا انتظار تھوڑی پتہ تھا اسے حمزہ کا مر جانا تھوڑی پتہ تھا اس سے ڈرائیور پر سوچنا فرض تھا کہ وہ ویسی قاتل انواع کے جانے کے بعد پہلی بار خوش ہوا تھا اتنا اصل میں وہ ہوتا ہی صرف خوش انواع کے ساتھ ہے

وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے وہ اس سے جو جو الفاظ محبت ظاہر کرنے کے لیے کہتا ہے اس ایک ایک الفاظ میں سچائی تھی پاکیزگی تھی شاید کسی نے تیری محبت کی ہو کسی نے کسی سے جتنی حمزہ میں انور سے کرتا تھا محبت محبت ہوتی ہے اگر آپ کا پیار آپ کو چھوڑ کے بھی چلا جائے آپ اس کے جانے میں بھی اپنی ہی غلطی ڈھونڈو گے

اس کے جانے کے بعد بھی آپ اس سے جب بھی یاد کرو گے آپ کی آنکھیں نم ہوں گی چاہے اس کے جانے کے بعد آپ کتنا ہی زندگی میں آگے بڑھ گئے ہو اسے جانا دیکھ وہ منظر آج بھی تنہا ہی درد دے گا جتنا پہلے دیا تھا دراب اسے اچھے الفاظوں میں یاد کریں گے چاہے اس نے آپ کے ساتھ کچھ بھی کیا ہو چاہے بھری محفل میں ذلیل کیا ہو

پر اپ کو فرق نہیں پڑے گا اور حمزہ تو محبت کی ساری حدیں توڑ کے انوار سے پیار کرتا تھا وہ

اس کے لیے گاڑی کیا دروازہ کھولا جائے سوڑیا اوکے جی سر

یہ سب دیکھ کے ڈرائیور حیران رہ گیا تھا جی ٹھہر کی لے بیٹھ گئی کہ سر حمزہ ہیں پہلی بار کسی

لڑکی سے حمزہ نے ایسے بات کی اور وہ لڑکی حمزہ کو ٹھہر کی کہہ رہی ہے بلکہ حمزہ تو کسی لڑکی

سے بھی پیار سے بات نہیں کرتا تھا وہ اتنا حیرت زدہ تھا کہ اس حمزہ نامی شخصیت نے

لڑکیوں سے تو کیا لڑکوں سے بھی کبھی پیار سے بات نہیں کی تھی

میں نے اپ کو کتنی بار بولا ہے جانا میں ٹھہر کی نہیں ہوں مسکرا کے اس کی طرف منہ کر

کے بولا تھا میں تو بولوں گی کیا کر لو گے اپ میرا تراتے بولی تھی انوار کو یہ احساس ہو گیا تھا

کہ حمزہ اس سے بے پناہ پیار کرتا ہے

وہ کسی سے نہیں ڈرتا میرے سے ڈرتا ہے پر یہ سر پھر ہم میرے قدموں میں جھک جاتا ہے

اس کی محبت کی وجہ نہیں پتہ کر پائی تھی وہ اب تک کیا ہوا گاڑی کیوں نہیں چلا رہے ال

حمزہ نے سنجیدگی سے اس کی طرف نظر کر کے بولا وہ وہ سر میں چلا رہا ہوں

بکلا سا گیا تھا ہاں تو پھر چلاؤ اپنے ہی انداز میں کہا تھا اس کی روح تک فنا ہو گئی تھی اس نے

گاڑی چلائی دی تھی سر کہاں لے کے جاؤں مال شاپنگ مال اوکے سراپ سے ایک بات

پوچھنی تھی

حمزہ نے دہشت والی گرے نظروں سے اس کے اوپر ڈالی سر ماسٹرنہ کریں انواع سمجھ گئی

حمزہ اس کو سنانے والا ہے ہاں بولو میڈم ڈر رہا تھا میں بول رہی ہوں

نابولو، ٹیٹیوڈ میں بولا سنا تم نے میڈم بول رہی ہیں حمزہ نے خوش ہو کے بولا سر وہ فارس

کہاں گیا دکھ نہیں رہا وہ تو کافی جگہ اپ کے ساتھ رہتا تھا

حمزہ نے دمدار طریقے سے اپنی سگریٹ جلانے لگا مار دیا اسے میں نے انور نے اسے کے

ہاتھوں میں پزی سگریٹ کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کے باہر پھینک دیا تھا اور حمزہ نے پورا اپیکٹ

ہی پھینک دیا تھا اور نہ کہے سمجھ گیا تھا اور حمزہ نے پیار سے بولا اپ کا حکم سر کو پر اس کا یہ

روپ دیکھ کر ڈرائیور حیران ہو گیا

تھا ہاں جی گڈ انبہ نے غصے میں کہا اس نے گاڑی لکی ون جا رو کی اور حمزہ اور انوار شادی کا سوٹ دیکھنے لگے انوا کے لیے حمزہ انور کے پاس آیا اور بولنے لگا انوا انوا کو تو سب ہی اچھا لگ رہا تھا مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا میں تم کو ویڈیو کال پہ دکھاؤں گا

وہاں سے پسند کرنا نہیں میں ریل میں دیکھ کے پسند کروں گی ٹھیک ہے پھر کل تیار رہنا ٹھیک ہے اس نے انوا کو اس کے گھر چھوڑ دیا تھا وہ صبح اٹھ گئی تھی اس کو حمزہ کی کال آئی تھی تمہیں میں لینے ارہا ہوں تیار ہے نا او کے بہت جلدی سے تیار ہو گئی تھی حمزہ اسے لینے آ گیا تھا گھرے گاڑی میں اس نے انور کے لیے اور ڈورا اپن کیا تھا انوانے بلورنگ کا کمی شلوار پہنا تھا اب وہ لوگ نیشنل جناب رپورٹ کی طرف روانہ تھے حمزہ کہاں جا رہے ہیں ہم جان ہم جا رہے ہیں دبئی کیا پھر واپس کب آئیں گے

اور میرا اسپورٹ نہیں ہے نہ ہی این ائی سی ہے یہ سب میری جان چاہیے بھی نہیں اس نے اس کو گاڑی سے اتار اور پلین میں جا کے بٹھایا وہ چل پڑا تھا وہ پورا پورا خالی تھا حمزہ یہ کیوں کوئی نہیں ہے

یہاں کیوں مجھے کسی کے ساتھ بیٹھنے کی عادت نہیں مطلب آپ نے کبھی سب کے ساتھ پلین میں سفر نہیں کیا انوان حیرت سے پوچھا شاید ایک بار کیا تھا کیا صرف ایک بار جی کول ہو کے بولا مطلب آپ ایسی میں سفر کرتے ہو آپ کے پاس یہ اپنا ہے جی میرا اپنا ہے اور ایسا ایک اور ہے اور چار ہیلی کاپٹر بھی ہیں اگلی بار اس میں لے کے جاؤں گا بولا ایک ریڈ ایک وائٹ ایک بلیک ایک یلو 4 4 ہیں آپ کے پاس حیرت سے بولا ہاں جی سونیا انوا پلین کی کھڑکی سے نیچے کی جانب دیکھ رہی تھی حمزہ اسے دیکھ دیکھے جا رہا تھا

انوا اب باہر کے خوبصورت ترین نظارے دیکھ رہی تھی اور حمزہ پلین کے اندر کے نظارے دیکھ رہا تھا اور اس میں کھوسا رہا تھا اب پلین نیچے اترنے لگا تو انوا ڈر گئی تھی وہ حمزہ کے پاس آگئی تھی اور اس کے گلے لگ گئی تھی

حمزہ تو چوک سا گیا تھا اور حمزہ نے اسے زور سے گلے لگا لیا تھا دونوں خاموش تھے کیسا لگا چپ چپ ڈرو نہیں سوڈیاں چلواؤ حمزہ نے انوا کی سیٹ بیل کھودی اور ہاتھ پکڑ کے اسے اتارنے لگا

انوا کو تو چکرار ہے تھے حمزہ نے ہوا کو نقاب ٹھیک کیا جو جو گلے لگانے سے خراب ہو گیا چکا
تھا پھر حمزہ نے انوا کو گود میں اٹھالیا تھا حمزہ اب یہ کیا کر رہے ہیں ڈر گئی تھی اب کو کیا دکھ رہا
ہے دیکھیں چھوڑے چپ ہو جاؤ گر جاؤ گی پھر کیا ہوا

بالکل چپ ہو جاؤ وہ پلین سے اتر چکا تھا وہ اتر اس کے باڈی گارڈ اے پیچھے ہونے لگے تھے
جو لوگ حمزہ کے استقبال کے لیے پھول لے کے کھڑے تھے وہ تو بس دیکھے جارہے تھے
حمزہ ایک لڑکی لایا تھا اس کی سب پہ لینے لگے تھے پر جیسے ہی لوگوں نے موبائل حمزہ کی
جانب کیا تو ہم جانے اپنی گرے آنکھوں سے سب کو غصے سے دیکھا

سب نے اپنے منہ ہی نیچے کر لیے تھے اور اس کے کارڈونے ان کو چھپا دیا تھا حمزہ نے انوا کو
گاڑی کی جانب لے کے گیا جو اس کا ایک گھنٹے سے انتظار کر رہی تھی (تسلی سائبر ٹرک) جو
بلیک کلر کی تھی جس کے اگے پیچھے لائٹ کی پتلی لائن بنی تھی ریڈ کلر کی اوپر ڈیزائن پتھر یلا
تھا باقی وہ پوری کالی تھی جس کی بڑی خوبصورت کھڑکیاں تھیں اس نے انوا کو اس میں

بٹھایا دیا تھا حمزہ مجھے ایسے نہیں اٹھایا

کر و اور مجھے بتائیں مجھے بتائیں اپ کی گاڑیاں ریخہ لاتے ہیں جو ہمیشہ دوسری ہوتی ہے
حیرت سے پوچھ رہی تھی سو نیا مجھے چار ہی تو شوق ہیں وہ کیا پہلا گاڑیاں دوسرا ہورس
رائٹنگ میرے کو کچھ کہنے والے کو خطرناک موت دینا اور برینڈڈ سگریٹ حمزہ کی جانب
دیکھا سر کہاں لے کے جاؤں سب سے بڑے برینڈڈ میں او کے سر اس کے بعد گاڑی دبئی
کے روڈ پر چلنے لگی

اس پیٹ سے وہاں کے لوگ یہ نظر دیکھ رہے ہیں یہ کتنی گاڑیاں کس کی ہیں جو ایک
ساتھ ایک قطار میں چلی جا رہی ہیں اور بڑی ہی سپیڈ سے چل رہی ہیں حمزہ کی گاڑی کے
علاوہ 10 15 گاڑیاں حمزہ کے ارد گرد تھی

وہ حمزہ کی گاڑیوں کی تھی وہ گاڑیاں ایک بڑے سے برینڈڈ کے پاس چاکی جس کا نام تھا برتا
برینڈڈ تھا جو دبئی کا فینس برانڈڈ تھا جس کے ویڈنگ گاؤں پہننا وہاں کی لڑکیوں کا سپنا تھا حمزہ
گاڑی سے اترا

اور انوا کی سیٹ کا دروازہ کھول کے انور کو ہاتھ دیا انوا بہرا گئی تھی حمزہ نے اپنی چھتری انواع
کے سر پہ لگادی تھی جس کے ہینڈل پر شیئر بنا تھا

میں اس کے اس گاڑیوں سے مین باڈی گاڑز اترے اور حمزہ کے ساتھ اندر جانے لگے
اندر لوگ کھڑے حیران رہ گئے تھے یہ دیکھیں کے لیے کہ لڑکیاں پہلی نظر میں دل ہار گئی
تھی سنو سو ریاں اپ یہاں سے پسند کریں اپنی بھی اور میری بھی میں اتا ہوں

سنو تم سب میڈم کے ساتھ رہنا میں اتا ہوں ان کو میرے جو میرا برج خلیفہ میں
اپارٹمنٹ ہے اس میں لے جاؤ او کے سر احمد میڈم کا خیال رکھنا ہو کہ سر احمد گاڈو کا انچارج
تھا حمزہ اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کے واپس آ گیا تھا اور اتے اتے اس نے پھر گٹ اپنے
ہوٹوں میں لگا کے جلا رہا تھا

وہ گاڑی کے پاس اچکا تھا ایک بندے نے گاڑی کا گیٹ کھولا وہ بیٹھ گیا تھا اندر اس کا
اسٹنٹ بیٹھا تھا سر اپ نے جو کام بولا تھا میں نے کر دیا ہے لے آیا ہیں اسے حمزہ بس
سرگٹ اسلگا رہا تھا

سر اس کو پتہ ہے کہ اپ ڈیول ہیں گھبرا کے بول رہا تھا مجھے پتہ ہے اس نے بڑے آرام
سے کہا تھا سر اگر اس نے کسی اور کو اس نے بتا دیا تو پھر کیا ہوگا

میں کسی سے نہیں ڈرتا میں لاکھوں کو بھی مارنا جانتا ہوں تم کو اچھے سے پتہ ہے جی سر گاڑی
ایک جگہ پہ جار کی جہاں سب طرف جھاڑیاں تھیں چاروں طرف سوکھے پیڑ تھے ایک
کھنڈر سا گھر تھا

جو چھوٹا سا تھا زیادہ بڑا نہیں تھا وہ دکنے میں تو بہت پرانا لگ رہا تھا دن کا وقت تھا پر ادھر
روشنی بہت کم رہی تھی

اور اس جگہ گاڑی صرف حمزہ کی انی تھی اس کے اس کے باڈی گارٹوں کا لکشر نہیں حمزہ کے
ساتھ اس کا ڈرائیور اور اس کا اسٹنٹ تھا بس پراندر ساتھ چلنے کی اجازت صرف
اسٹنٹ کو تھی اصل میں حمزہ یہاں آیا ہی ایک کام سے تھا اور انور سے اس نے وعدہ کیا تھا
کہ بتا کہ جاؤں گا وہ کیا بتا کے جاتا کس کام سے جا رہا ہوں حمزہ اتر کر گاڑی سے

اور دونوں اس گھر میں ائے بڑے ساہول تھا ادھر صوفے کے پاس ایک بندہ رستے ہوئے
پڑا تھا

(کنت اَعلم انه يستطیع فعل ذلک)

مجھے پتہ تھا یہ کام تو ہی کر سکتا ہے

وہ نیچے پڑے بول رہا تھا

(اسی مار کوس شیک، لذار بمالا تعرف)

میرا نام مار کوس شیک ہے شاید تو جانتا نہیں

حمزہ بس چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا وہ نیچے پڑا مار کوس بھی بہت حسین تھا پر اپنے گرے

انکھوں والے وحشی سے کم

(لذک ارفھم انه اذا قبضتم علی، فسوف اکون خائفًا، لا، ساستمر فی وضع العقبات فی طریقکم،

انتم جميعًا تتبعوننی مثل الكلاب البریة)

تو سمجھ رہا تو نے مجھے پکڑ لیا تو میں ڈر جاؤں گا جی نہیں ایسی تیرے راستے میں رکاوٹیں ڈالتا

رہوں گا تم سب میرے پیچھے جنگلی کتوں کی طرح لگے ہو وہ بران بھی مجھے مارنے کی

حسرت رکھتا ہے اور مجھے مار کوس شیک کو راستے سے ہٹانا چاہتا ہے

حمزہ بڑے آرام سے بیٹھا تھا اور سگریٹ سلگا رہا تھا

(لماذالانتکلم؟ ساخبرالجمیع انک شیطان)

بول کیوں نہیں بول رہا تھے میں سب کو بتا دوں گا کہ تو ڈیول ہے

(استمع للذی یتحدث أننا نتبعک مثل الکلاب البریة، ثم استمع لی، أنت تکذب أماً إذا

کنت طفلاً، فلا أهتم بتصرفاتک الصغیرة، فقط لانی بلا أفعَل ذلک. لا أترک أعدائی

مفتوحین.) حمزہ نے مغروریت میں کہا

سن توجو بات کر رہا کہ ہم تیرے پیچھے جنگلی کتوں کی طرح لگے ہیں تو سن بے میرے

سامنے تو پیروں میں پڑا ہے میں نے تجھے پکڑ لیا ہے میں تجھے مار سکتا ہوں تو اچھی طرح جانتا

ہے اور میرے راستے میں کسی کے باپ کی ہمت نہیں آنے کی یہ تیری چھوٹی موٹی

حَرَکتوں سے میرا کچھ نہیں جاتا اگر تو بچہ ہے تو صرف اس لیے کہ میں اپنے دشمنوں کو کھلا

نہیں چھوڑتا حمزہ نے مغروریت میں کہا

(ہیّا ایھا الکاذب، مازلت لا تعرف قاتل أبیک وأخیک وحبیبک)

چل جھوٹے جب بھی ارج تک باپ بھائی اور معشوقہ کے قاتل کا تجھے پتہ ہی نہیں لگا دیا تھا

اس نے حمزہ کو

حمزہ اپنے جوتے اس کے منہ پہ مارنے لگا

(الأخیتحدث معی)

سالے مجھے بول رہا ہے

(لماذاالحقیقةعنک؟)

کیوں سچی بات تیرے کوووووو

حمزہ اس حسین کا منہ اپنے پیروں تلے روند رہا تھا

(لذک سوف یموت هذا)

تو یہی مرے گا تڑپ تڑپ کے

حمزہ نے چاقو لیا اس کا ہاتھ بناتن سے جدا کرے دو طرف سے ایک ہی ہاتھ ادھا ادھا کاٹ دیا تھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی تھی ایک پاؤں پورا کاٹ دیا تھا اور ایک پاؤں اور منہ

پہ تیزاب ڈال دیا تھا

مارکس دراز سے تڑپ رہا تھا

پر اس وحشی کو کسی پہ رحم نہیں اتا تھا حمزہ وہاں سے نکلا گیا تھا اور اپنے اپوائنٹمنٹ میں آ گیا تھا

اس کا اپوائنٹمنٹ شاہی تھا جس میں چار کمرے تھے بڑا سا ہال تھا بڑا سا کچن تھا چاروں

طرف بڑی بڑی پلٹنگز لگی تھی حسین شوپیس رکھے گئے تھے

بڑی ہی مہارت سے سجایا گیا تھا وہ اپنے روم میں آیا جو کہ نہایت ہی حسین لگ رہا تھا جس میں ایک سارار کھوسامان لگ جو ریس تھا الماری بیڈ صوفے اس کی کھڑکی کی پاس کی وہ کانچ کی ونڈو جس سے پورا دہئی بخوبی نظر آ رہا تھا

تو اپنا کوڈ اتارنے لگا تھا شاید ابھی تک انور نہیں آئی ہے وہ بیٹھ پر جا بیٹھا اور سگریٹس لگانے لگا اس نے سگریٹ اپنے لبوں کے بیچ رکھی تھی

کہ اتنے میں انوا اگئی حمزہ کی تو روح فنا ہو گئی تھی جس سے دنیا کی روح کا پتی تھی اس کی روح ایک لڑکی سے کام گئی تھی وہ کہتے ہیں ناپسندیدہ انسان کی اگے ہر طاقت کمزور ہوتی ہے حمزہ نے انواع کی آواز سنتے ہی اس نے جلتی ہوئی سگریٹ منہ میں کر لی اس کو صرف خوف انوا کا تھا

اس کو یہ بھی خیال نہ تھا کہ میرا منہ جل جائے گا حمزہ اب کب آئے ہو آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کے حمزہ اشاروں میں جواب دے رہا تھا

ہاں ہوں میں بولانہ حمزہ مجھے اتنا ڈر لگ رہا تھا وہ اتنے سارے لڑکے میرے سے پسند بھی نہیں کیا گیا اور میں ایسے سوٹ پہنوں گی وہ کیسے تھے سارے ورڈ تھے ہم ایسے سوٹ پہ رہیں گے میں تو ایسا نہیں پہنوں گی میں بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے تھے

جب کہ میں دوسرے بیڈ میں بھی گئی لیکن کوئی اچھا نہیں تھا مجھے کاشی سے ہی لینا ہے حمزہ
واش روم کی طرف جانے لگا حمزہ میری باتوں کا جواب بھی نہیں دے رہے حمزہ واش روم
گیا اور سگریٹ پھینک کی اس کا نیچے والا ہوٹ جل گیا تھا اس نے گلیاں کری تاکہ بدبو نہ ائے
اس کے بعد وہ باہر گیا

تو انوا کھڑی تھی حمزہ ہاں واپسی کب جانے گے آج بھائیوں بیٹھوں گی میں جان تھوڑی دیر
سکون لے لو پھر چلتے ہیں ٹھیک ہے آپ تو جاؤ یہاں سے کیوں جا میں تو تمہارے ساتھ ہی
سکون لوں گا حمزہ نے انوا کو گلے لگا لیا میرا سکون تو گیا ہے سو نیا اس نے اس کو ویٹ پہ لی گیا
پہلے مجھے سکون لینے دو پھر تم لے لینا وہ اس کے برابر میں لیٹ گیا

اور اس کے اوپر گیا تھا حمزہ جی عنوا مسکرا رہی تھی حمزہ انوا کے ہونٹوں کے پاس آیا اور جنے
لگا انوا نے بھی حمزہ کے ہم نے لگی اس نے حجا کو نیچے والے ووٹ پکڑ لیا تھا اپنے ہونٹوں
سے حمزہ نے بنا تکلیف محسوس کیے اسے چومتا جا تھوڑی دیر تک یہ سلسلہ چلتا رہا حمزہ تو رکنے
کا نام بھی نہیں لے رہا تھا

تھوڑی دیر بعد انوانے محسوس کر لیا تھا کہ حمزہ کے منہ سے خون ا رہا ہے انوانے اس کو روکا اور بیٹھ گئی یہ حمزہ اپ کے منہ سے خون ا رہا ہے ہم سے جانے لگا کچھ نہیں سن لیا حمزہ میں بول رہی ہوں تو راستہ روکا اور دھکا دیا رے یہ کیا کر رہی ہو ان بالز کے پاس ہے تو کر لیا تھا

اس نے اپنی مرضی کھاتے سے یہ ہے لگتا ہے چلا ہے وہ اس کے منہ کے پاس آئی ہوئی سو نگنے لگی مجھے کیوں لگ رہا ہے اپ نے سگریٹ پی ہے کل تو ایسا نہیں تھا حمزہ نے اس کو قمر کیا بالکل اپنے سے چپ کر مجھے اور اسی طرح سے اپنے نیچے دانا چاہ رہا تھا

توانوا کے ہاتھ کی چوڑی ٹوٹ گئی اتنے میں گیٹ پہ دستک ہوئی سر چلیں اصل میں ہمزہ اتنے ٹائم کا بول کے ا گیا تھا لیکن یہ سارا ٹائم تو اس نے پیار کرنے میں گزار دیا تھا جی بس ار ہے ہیں حمزہ نے ہوئے بولا کتنے بد تمیز ہو گیٹ بھی کھول لیتے نہیں دیا وہ کیا سوچے گا شرماء کے بولا سوچنے دو میں اپنی انوا کے ساتھ کچھ بھی کروں میں اپ کی کہاں سے آئی ہوئی تین دن ہیں دو تین تین بار تو انیشلی میری وائف بن جاؤ گی ض چلو اب اس سے

پچھے ہوتی اور تیار ہونے لگی پھر حمزہ اور انوانکلے بڑے پاکستان کے لیے وہ سیدھا کاشز چلے

گئے تھے

ادھر سے انور نے اپنے کپڑے اور حمزہ کے کپڑے لے لیے تھے اب وہ اپنا سارا سامان

اپنے گھر لے آئی اس کے

کھر پیلے پھولوں سے سجا تھا

ایسے اتادیکھ خاندان والے تنہا تنہا کی باتیں بنانے لگے انور تیار ہونے چلی گئی تھی

سب اس کے ساتھ سینڈل جو لری دیکھ کے ہی دنگ رہ گئے تھے وہ بھی حد حسین لگ رہی

تھی وہ ا کے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اس کا سوٹ پی لے رنگ کا ہی تھا جس کے اوپر گرین اور

تنتا کے رنگوں سے دوپٹہ تھا جو فل کام کا تھا اور پیلے رنگ کا غرارہ پہنے تھی یہ بھی

پورے کام کا تھا اور ساتھ پھولوں کے کہنے پہنی تھی اور ہلکا میک اپ کیے ہوئے حد حسین

لگ رہی تھی

اس کے سب یعنی اسیہ بیگم وہیں تھی پہلے سے موجود دیر ہو گئی تھی اس لیے حمزہ بھی انہی

کے گھر میں تیار ہونے لگا اس نے سفید کلر کا کرتا پجامہ پہنا تھا اور اس پہ پیلے رنگ کی چنز

گلے میں ڈالی تھی وہ ابھی بے حد بینڈ سم لگ رہا تھا

انوا کا دلہا دیکھ کر انور کے خاندان والے دنگ ہی رہ گئے تھے
حمزہ اسٹیج پر جانے لگا انور کی کزنوں کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا تھا اس کے بعد حمزہ اسٹیج پر بڑی شان
سے بیٹھ گیا تھا اس کے بعد انوا کو دوسرے اسٹیج پر جا کے بٹھا دیا گیا پر حمزہ تو اسے بھی دیکھے جا

رہا تھا

پھر اسٹیج کی رسمیں شروع ہوئی حمزہ کا بیسٹ فرینڈ جس سے حمزہ نے سب خیر کیا تھا اور
زیادہ تر حمزہ کے ساتھ پارٹرشپ کرتا تھا شیمیز کی بہن جو حمزہ کو اپنا بڑا بھائی مانتی تھی اور
ہمزہ اپنی بہن باندھا تھا

سونیا حمزہ کے پاس آئی بھائی لڑکی تو بہت پیاری ہے گڑیا بہت مشکلوں سے ملی ہے اچھا جی
بھائی مجھے ڈانس کرنا ہے سب کے سامنے کرو گی جی بھائی صرف لڑکیاں تو ہیں اچھا جاؤ حمزہ
سے اجازت لیتی وہ ڈانس اسٹیج پہ آئی اس لڑکی کی عمر بھی تقریباً 19 سال لگ رہی تھی یہ
دیکھنے میں کافی خوبصورت تھی سونیا نے ہلکے یلو کلر کی فرائز پہنی تھی جب پاؤں تک ارہی
تھی

سونیا مہارت سے ڈانس کر رہی تھی

میرے ویرنے

میرے ویرنے کے لیندی

نے بھابھی میری حورورگی

ادی چالان

ادی چالان

کہ ہن چلی جاندی

نے بھابھی میری حورورگی

بہت شوق سے سونیا ڈانس کر سونیا کے پاس حمزہ آیا اور اس نے پانچ پانچ سیکنڈ کے نوٹس کے

اوپر سے اتار کے بارے ایک کے بعد ایک لڑکیوں نے ڈانس کرا اٹلہ بھی خوب ڈانس کر

رہی تھی سونیا اور ایلہ تو ایسے لگ رہا تھا جیسے سالوں سے دوستی ہو دو دنوں ہی خوب مستیاں

کر رہی تھی اور انوا دیکھ دیکھ کے خوش ہو رہی تھی

رات کے ساڑھے چار بجے فنکشن ختم ہوا وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی اور حمزہ اپنے گھر
حمزہ سے تو رات جو صرف ایک گھنٹے کی رہ گئی تھی بتائی ہی نہیں جا رہی تھی وہ انور کے
کمرے میں اگیا تھا انواع اپنے مایو کے کپڑوں میں بیٹ پر بیٹی اس کے دیے پھولوں کو دیکھ
رہی تھی اور اس کے ساتھ بتائے لمحے یاد کر رہی تھی ایک دم سے حمزہ کو اپنے ڈروم میں
ایسے کھڑا دیکھ کے دنگ رہ گئی تھی وہ

اٹھ کھڑی ہوئی اب یہاں اس وقت سکون نہیں ہے اپ کو پتہ ہے کہ اب ایسا کر سکتے ہو پر
ہر وقت بندے کی جان نکالنا ضروری ہے

انواع حمزہ کو دیکھ کر گھونٹ کر چکی تھی ارے یہ تم کیا کر رہی ہو مجھ سے اپنا منہ کیوں چھپا
رہی ہو

مجھ سے کیسا پڑتا میرے سے

پاگل میں اب کو اپنا منہ نہیں دکھا سکتی شادی سے پہلے شوہر کو شکل نہیں دکھاتے ورنہ

میرے اوپر دلہن بن کے روپ نہیں آئے گا

او یار سوڈیاں تم کو دھوپ کی کیا ضرورت تم پہلے ہی اتنی پیاری ہو اب کیا میری جان
نکالنی ہے

وہ بات ٹھیک ہے اپ کی پر میرا فرض ہے کہ میں تم سے ابھی پردہ کروں سمجھے حمزہ اس کی باتیں سن کر ہنس رہا تھا اور اس کے قریب تر اتا جا رہا تھا وہ سمجھا بہت بد تمیزی کرتے ہیں اتنے قریب نہ آئے جائیں مجھے سونے دیں پھر مجھے کل مہندی بھی لگوانی ہے اتنی دیر تک بیٹھ کر انواع منہ بناتے ہوئے بولی

اچھا بات سنیں اپ تو ڈیول ہے نا اپ میرا روپ لے کر مہندی لگوا لیں پھر جادو سے میرے لگا دینا حمزہ تو اس کی باتیں سن کے بیڈ پر لیٹ کر الٹ پلٹ ہونے لگا انوائف مطلب لگتا ہے تم انڈین سیریز بہت دیکھ لیے ہیں میں ایول ہوں جادو گر اور نہ ہی میں ناگن ہوں جو تمہارا روپ لے کے کچھ کر لو

جو بھی ہو میری مہندی لگوں اپ میرے سے اتنی دیر ایک جگہ تیک کر نہیں بیٹھا جائے گا وہ منہ بنا کے بیڈ پر بیٹھ گی

حمزہ نے اسکو پکڑ کر اپنے قریب کرنے لگا پر عنوان پہلے ہی وہاں سے ہت گی مجھے پتہ تھا آپ

کچھ ایسا ہی کرو گے۔ چلے جاے اب ورنہ آج پھر سے بابا کو بولا لو گی

او کے بابا جا رہا اپنا خیال اپنا ٹھیک ہے سنو اپ بھی اپنا خیال رکھنا میں ٹھیک ہی ہوں ادھر منہ کرو نہیں میرے سامنے جاؤ نہیں ادھر منہ کرو بھائی کیا ہے حمزہ اٹھا اور اس کے دوپٹے کے اوپر سے اس کے اور اپ ملا مگرا جو ہے وہاں سے جا چکا تھا اپنی انکھیں کھولی اور سکون کا سانس لیا کرو سوچنے لگی میرے بچے انسان نہیں ہوں گے وہ تو ڈیول ہو گے وہ چڑچڑ کر کے اپنے پیٹ پہ بیٹھ گئی تھی حمزہ بھی اپنے گھر پہنچ چکا تھا حمزہ کی مانو جیسے نیند ہی اڑ گی ہو

ایک دن کا انتظار ہی نہیں ہو رہا تھا اور بھی جاؤ مہندی والی آگئی ہے زرا بیگم نے غصے میں بول رہی تھی

اور انو نے نیند کی سرگوشی میں کہا تھا لو ماما میں میں ایسے ہی لیٹی ہوں ایسے ہی لگا دے

میری مہندی

نہیں ابھی کھڑی ہو پہلے فریش ہو کے او وہ چڑچڑا کے اٹھ گئی تھی لو لگا لو اب مہندی تقریباً چار گھنٹوں بعد اس کے بازو سے مہندی لگ چکی تھی اور مہندی والی اب پاؤں پہ لگا رہی تھی انو اتو تھک چکی تھی یہ اس کی ماں کی خواہش تھی

کہ اس کے اتنی مہندی لگے فائنلی اب لگ گئی اب میں ازاد ہوں وہ یہ کہتے ہیں اٹھ بیٹھی تھی اس نے ایک گھنٹے میں مہندی ہٹالی تھی اور کلر ایسا ایتھا جس سے کہ اس نے پوری رات لگائی ہو واہ کتنا پیار کرتا ہے تمہارا دھلا خالہ نے تتر میں کہا تھا دیکھو انور تم ہماری انو بہن کی بیٹی ہو ہم تم کو اپنی بچی مانتے ہیں کچھ مشورہ دینا چاہیں گے

انو کے منہ پھٹ انداز سے شکر خالہ واقف تھی انو نے انہیں نظریں اٹھا کے دیکھا تھا دیکھو انو ایہ اپنی تیزی نہ یہیں چھوڑ کے جانا برا نہ ماننا ساری مدد ایک ہی جیسی ہوتے ہیں دیکھ لو اب ہماری ہی بیٹی اس کے ساتھ فرزانہ کو شروع میں انس نے کیا نہیں کیا اس کے ساتھ پر نکاح میں وہ طاقت ہوتی ہے دیکھو نا ہاتھ کو چھالا بنا کے رکھا پھر دیکھو انٹی اپ کی جو بات غلط لگے گی میں بولوں گی پہلی بات کہ سارے مرد جیسے نہیں ہوتے

ایک مرد کے خراب ہونے سے اپ سب کو نہیں بول سکتی ٹھیک ہے اور دوسری بات اگر نکاح کی طاقت سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے تو کافی جگہ نکاح کے بعد مسئلے آنے سے طلاق

کیوں ہوتی ہے اور اپ کا بھی تو نکاح سلیمان انکل سے پھر وہ آج تک ایسے کیوں ہیں انوا بالکل چپ ہو جاؤ مہندی لگ گئی ہے اب اپنے کمرے میں جاؤ زارہ بیگم نے غصے میں بولا جو بات بڑے سمجھاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں بیٹا مجھ سے میں کہا وہی ماما گر کچھ بات غلط کریں وہ کوئی بھی ہو چھوٹا ہو یا ہمارے ساتھ کر رہا ہوں بڑا ہم کو ان کو سمجھانا فرض ہے اور نکاح کرنے سے سب ٹھیک ہو جاتا تو اللہ نکاح کے بعد طلاق کا اپشن نہیں رکھتے ہاں ٹھیک ہے کچھ کہیں نہ تمہیں میاں انوا بیگم تو فوراً طلاق لے لینا دیکھیں انٹی میرے شوہر پر تو اپ جائیں نہیں وہ اسے نہیں ہے ارے جاؤ انوا یہ تو شادی کے بعد دیکھا جاتا ہے شادی سے پہلے تو سب ہی اچھے ہوتے ہیں جی دیکھ لینا اپ انٹی میرے حمزہ ایسے نہیں ہے وہ میرے سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے

انوا کا ہاتھ پکڑ کے زارہ بیگم کمرے میں لے آئی سب کو بتادو پسند سے ہو رہی ہے زندگی خراب کی ہے اللہ کا واسطہ ہے اپنا منہ بند کر ل ورات کو سارے خاندان والے بیٹھ کے دھل کی کر رہے تھے انوا کے کانوں میں ڈھول کی اواز پڑی تو وہ جھٹ سے نیچے اگئی وہاں اب اے گامزہ دہن اگئی ہاں جی اگئی چلو اوڈانس

کرتے ہیں سب انوا کی شکل دیکھنے لگے چل پگی ایسا تھوڑی ہوتا ہے اپنی شادی میں خود

دلہن کون ڈانس کرتی ہے سب ہنس رہے تھے

بھائی نہیں کرتی ہوں گی پر میں تو کروں گی زرا بیگم نے انوا کو ڈانٹا انوا یہاں آکے بیٹھو نہیں
مما اونٹہ مناہل سدر احنا اوڈانس کریں یہ سب اس کی دوستی تھی ہاں ہاں چل میں ممما میں
سپیکر میں سونگ لگاتی ہوں ممما پ بھی ڈانس کرنا ہاٹ میں تو نہیں کر رہی انوا نے سونگ
لگایا

میوزک شروع ہو چکا تھا

تو ہو گئی ون ٹو ڈو

او کڑی وٹ تو ڈو

تو ہو گئی منڈے دی

تورت تورتو

اب انوا اور انوا کی ساری دوستی بھی ڈانس کر رہی تھی

پنگاوری

ٹوایوں اڑدی

NovelHiNovel.Com

تو ہو گئی منڈے دی

تورت تورو تو

انوا اور انوا کی ساری دوستیں بہت مہارت سے ڈانس کر رہی تھی اور عنوا بہت خوش تھی

اس کے چہرے سے ہی الگ خوشی ظاہر ہو رہی تھی

ہلاتے چل دی ٹک ٹک تو کردی

میک اپ تو کردی اااا

انگریزی پڑھ دی

گڈ پیٹ تو کر دی

جے میں کوائن ساڈے بکٹوریل

تو کینٹی بگ بین دی

پورا لندن دھمکدا

انور اور ساری دوستیں ڈکے مار رہی تھی ہاتھ اوپر کر کے

اب سب ایک ساتھ چیک رہی تھی

دھمک دا دھمک دا لندن دمک دا

زارہ بیگم تو اس کی حرکتیں دیکھ کے شرم سے لال ہو رہی تھی

مماپ کیوں بور رہی ہو چلو اوپ بھی ڈانس کرو میں اپ کا فیورٹ سونگ لگاتی ہوں

انوانے سونگ لگایا

میوزک بجا پھر سے ایک بار جس میں کابلوں اور باسوری کی اواز بج رہی تھی

گھپ چپ گھپ چپ گھپ چپ گھپ چپ

NovelHiNovel.Com

لمبا لمبا گھونگھٹ کا ہے کوڈالا

گھپ چپ گھپ چپ گھپ چپ گھپ چپ

انوا کے سارے خاندان والے ہنس رہے تھے زارا بیگم کی پسند دیکھ کر

انوا میں تجھے ماروں گی یہ گانا ہٹا کے کوئی اور سا لگاؤ

پھر سے ایک بار گانا بجا

اوہو اووا

چٹکی جا جو تم نے کاٹی ہے

ذرا سے کاٹی ہے یہاں وہاں

روٹھی ہوں میں تم سے روٹھی ہوں

مجھے منالینا او جانے جا

زارا بیگم اس گانے پر ڈانس کرنا شروع ہو چکی تھی
وہ بڑے ہی شوکیاں انداز میں اس گانے پر رقص کر رہی تھی ان کی عمر ہی کیا تھی 15
سال کی انکی بیٹی تھی اور وہ خود بھی تو مہز 32 سال کی تھی

چھڑیں گے ہم تم کو

لڑکی تو ہے بڑی بمباا

اولالا اولالا تو ہے میری فینٹسی

چھونانہ چھونہ اب میں جو اہو گئی

سب نے باری باری ڈانس کیا اور اب فنکشن ختم ہو چکا تھا انوا بھی اپنے کمرے میں جا کر سو گئی تھی وہ صبح 12 بجے اٹھ کے پولٹ چلی گئی تھی اب تقریباً ساڑھے نو بجے رہے تھے اور ایک وہ تھا حمزہ جو تین دن سے جاگ رہا تھا وہ بن چکا تھا حمزہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا دونوں طرف یہی حالت تھی انوا کو حال کے روم بٹھادیا تھا حمزہ کے سارے دوست جو تھوڑے بہت ہمدرد سے ملتے جلتے تھے آج وہ سب جھوم رہے تھے حمزہ کے بڑے سے گھر کے سامنے تیز آواز میں گانے چلا کے ڈانس کر رہے تھے

ہلدی لگے گی تیل چڑھے گا

ڈھول بجیں گے تمبو گڑے گا

شاہد ڈلے گی کنگنہ بنے گا

دولہا بن کے یار میرا گھوڑی چڑھے گا

بھابھی اوے گی ہمارے بھابھی اوے گی

وہ وہ بے حد جھوم رہے تھے وہ ہزاروں کے نوٹ یوں ہو میں اڑائے جا رہے تھے پٹانے پڑ

رہے تھے نہ جانے کتنے طرح کی اتش بازی کر رہے تھے

تو بھی پیرا وہ بھی پیرا

چھوٹو پیرا موٹو پیرا

چڑھ رہا چڑھ رہا سب پہ سرور

گیتا بھی خوش نیتا بھی خوش

صنم بھی خوش پونم بھی خوش

ساری کی ساری مستی میں چُور

وہ حمزہ جو دلہا بن کر سفید پیچارو میں بیٹ گیا تھا باقی سب کالی گاڑیوں میں تھے جو چھت سے کھولی تھی وہ سب گاڑیوں کی کھڑکیوں سے انار جلا رہے تھے سیواے دلہا کی گاڑی کے

حمزہ کے ساتھ لا تعداد گاڑیاں تھی ایسی بارات کا منظر کراچی ملیر میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا اس پاس سے گزرنے والے بھی ویڈیوس بنا رہے تھے

ان گاڑیوں کے ہجوم نے زکریا پیلیس کے دونوں روڈ بلاک کر دیے تھے اور رکھتے کے ساتھ ہی آتیش بازی اور ہزار ہزار پانچ ہزار کے مختلف نوٹ ہو میں اڑ رہے تھے کاغذوں کی طرح

ایسی شادی پاکستان میں پہلی بار دیکھنے کو مل رہی تھی اور ساتھ ہی مٹھائی کے ڈبے بانٹے گئے تھے اس بارات میں ہر طرح کا پاٹاخہ اور بینڈ باجہ شامل تھے اس طرح کی رونق دیکھ اور شور سن کر انوا سمجھ گی تھی کے حمزہ اگیا ہے انوا کی سانسیں رک رک کر چل رہی تھی

انوابے حد حسین لگ رہی تھی اس نے گیر والا مہرون لہنگا پہنی تھی جو بہت کام والا تھا اس پر وہ بہت جیولری پہی تھی رانی مالا اور ساتھ نتھ کانوں میں بڑے بڑے بندے پہنی تھی جو مرتیکا ہاتھوں میں چوڑیاں اور ان کے اگے ہاتھ پنچا نچی ہیل اور اس پر پائل اور موڈل میکاپ بالوں کو چوٹی میں قید کیے اور موتیے کی کلیا بالوں میں لاپیٹے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی

اور وہی حمزہ اسکین رنگ کی شیر وانی اور اس پر مہرون رنگ کی شال جو کام والا تھی پاؤں میں کسہ

اور وہ گیرے ڈیول ایس جس کی ایبر واس کی آنکھوں سے مل رہی تھی اسکی صاف رنگت اسکی بیر ڈ نہیں تھی حمزہ کے ہلکے گلابی ہونٹ جس پر سالو بعد وہ مسکراہٹ تھی اسکا وہ ماڈل چہر کسی انگریز ہیر وکی طرح اسکے کالے سیاہ بال جو چیل سے سیٹ تھے اسکے ہاتھ جو ہر کسی کو مارنے کی طاقت رکھتا تھا اس سے جہلکتی وہ ناسے اس میں پہنی گیرے واچ جو ڈائمنڈ کی تھی اسکی بوڈی لنوتیج بہت ہیڈ سم تھی وہ دیکھنے میں تو 20 21 کا لگتا تھا پر تھا تو وہ سالوں سے

وہ اسٹیج پر جا بیٹھا انور کے خاندان والے تو بری طریقے سے جل رہے تھے اتنا سب دیکھ کے حزن ہیں نکاح کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں کی انواک کو بھی ان لڑکیوں کی ایک طرف اٹھایا گیا بیچ میں پھولوں کی لڑیاں لگائی گئی تھی نکاح شروع کیا گیا انوا ولد شیک یونس اپ کا نکاح حمزہ ولد کفارم سے 20 ڈالر سونا 25 لاکھ اندر طلب سکہ راج الوقت کیا جاتا ہے کہ اپ کو قبول ہے

انوردل میں سوچ رہی تھی یار یہ ڈیوڈ ہے میں اس سے شادی کر رہی ہوں انور سب سے اچھی رہی تھی کہ مولوی صاحب کی اواز اس کے کانوں میں پڑی جی قبول ہے جٹ سے قبول ہے بھول گئی

اس پر زارہ بیگم اس کے ہلکا سا ایک تھپڑ سر پر لگا دیتی ہیں کیونکہ زرا بیگم نے انور سے پہلے ہی بولا تھا کہ جب پوچھیں کہ قبول ہے جب تک نہیں بولنا جب تک میں نہیں بولوں کیونکہ اگر تم نے فوراً بول دیا تو لوگ باتیں بنائیں گے تم پہلے ہی بہت ڈانس کر کے باتیں بنوا چکی ہو اب نہ کرنا

وہی سوال انوا سے دوبار اور پوچھا گیا جس پر انوا نے پھٹپٹ جواب دیا سب بس انور کی حرکتیں اور حمزہ کی بے قراری دیکھ رہے تھے اور اس کی قد میں تو دیکھ دیکھ کر جل رہی تھی

جس پر انواع اور خوش ہوتی جا رہی تھی انواع کو حمزہ سے پیار وغیرہ تو تھا نہیں اس کے مطابق پر وہ شادی پر اس لیے خوش تھی کیونکہ حمزہ اس سے بہت پیار کرتا تھا اور اس کے خاندان والے جل رہے تھے

اس کی کزنیں دیکھ دیکھ کر ایسی شکلیں بنا رہی تھی جیسے پتہ نہیں کیا دیکھ رہی ہوں انوا کی طرف لڑکیوں میں مبارکباد ہوئی پھر سب حمزہ کی طرف چلے انوا کی چھوٹی بہن ائل ویڈیو بنا رہی تھی اب سب حمزہ کے پاس تھے حمزہ ولد کفام اپ کا نکاح انوا ولد شیخ یونس تھے 20 تولہ سونا 25 لاکھ اندر طلب سکھ راج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

کہنے سے پہلے ہی حمزہ قبول ہے بول چکا تھا سب کی دبی دبی ہنسی کی اواز رہی تھی پھر دوبارہ پوچھا گیا پھر حمزہ نے بولا قبول ہے دل سے گردوں سے پھیپھڑوں سے بھی اس بار اس کی یہ بات سن کر انہ بھی رہی تھی پھر پوچھا گیا تو حمزہ نے بولا قبول ہے تاحیات مرنے کے بعد بھی

اب جو اواز آئی وہ چوکا دینے والی تھی وہ اواز انور کی تھی وہ بول رہی تھی پر میری بھی ایک شرط ہے

جو مجھے بس ابھی ابھی یاد آئی سب چپ ہو گئے اور اسے دیکھنے لگے عنوان کی ممتا تو انوا کو گھور رہی تھی

انور مولوی صاحب کو ادھر بلا یا پ ایک کام کریں دلہن کی شرطوں میں میری ایک شرط ڈالیں اس کی حرکت پر زہرہ بیگم اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی اور ان کا پتہ تھا اب ہر جگہ تھو ہوگی یہ پھر شرط کے یہ جنت میں بھی حوریں نہیں لے گا

انور کی یہ بات سن کر حمزہ نے بولا قبول ہے میڈم بس پھر انور کی شرط ہوئی قبول اور نکاح کی اور رسمیں مکمل کی اور حمزہ نے اور لڑیوں کا پردہ ہٹایا پھر اس نے انوا کو اٹھایا اور اس کا گھونگٹ ہٹایا اور انوا کا ماتھا چوہا انور تو بس اسے دیکھے جا رہی تھی حمزہ تو بس خوشی میں جھوم رہا تھا وہ تو بس حیرت سے انور کو دیکھ رہا تھا اپنی دلہن بنے اور انوا اسے دیکھ رہی تھی

یہ سب کے سامنے روتا دیکھ دیکھا پھر ہم انور کو ہاتھ پکڑ کے نیچے اتارا پھر بڑوں کے پاس لے کے گیا اپنی فیملی سے ملوانے عصفیہ بیگم بھی رورہی تھی اپنے بیٹے کی سادھو کے انتظار کو یہ منزل پتہ دیکھ

وہ اپنی ماما کے پاس لایا بیٹا اؤ حمزہ کی دادی سے ملو اس کی دادی نے ان کو گلے لگایا اور دادا ابو نے سر پر ہاتھ رکھتے دادی اور اپنے پاس بٹھالیا بیٹا ہمارے بیٹے سے پیار تو کرو گی نا خیال تو رکھو گی نا اور بیٹا چین سا ہمارا پوتا ہمیں دینے کے لیے جب سے تم گئی تھی یہ تو جیسے زندہ لاش رہنے لگا تھا

جی انور نے چوک کے کہا چلو انور زارا بیگم اس سٹیج پر بلارہی ہیں اچھا حمزہ اتی ہوں حمزہ اسے لے کے جانے لگا حمزہ یہ دادا ابو کیا بول رہے تھے میں کب گئی تھی دادا ابو کی دماغ میں مسئلہ ہے ان کی باتوں کا برا نہیں مانو اوکے وہا کے سٹیج پر صوفے پر بیٹھ گئی

برہان حمزہ کے پاس آیا واہ بھائی حمزہ کون سا جادو کر کے بھا بھی کو زندہ کیا ہے اس کو یہی لگ رہا تھا

پر ایسا نہیں تھا یہ وہ ڈپول کی محبت تھی شاید اس لیے حمزہ نے اس کو غصے سے نظر اٹھا کے
بولادیکھا تھا اس کے بعد اس نے حمزہ کو گلے لگایا تھا مبارکباد دینے
کو پھر حمزہ گلے نہیں لگا رہا تھا بس ہاتھ ملا یا تھا وہ غصے میں چلا گیا تھا یہ کون تھا عنوانے پوچھا
کوئی نہیں ایک پرانا دوست حمزہ نے نارمل انداز میں بولا تو گلے کیوں نہیں لگایا عنوانے سوال
پر سوال کیے جا رہی تھی کیونکہ اس سے مجھے غداری کی بوائی ہے جس دن اس کے بارے
میں کچھ پتہ لگا تو چھوڑوں گا نہیں ایسے میں حمزہ ایک ہاتھ پوکٹ میں ڈالے ایک ایک لفظ
چبا چبا کے بولا اچھا چلیں چھوڑیں

چھوڑ دیا ہے ابھی تو آپ کو پکڑنا ہے اس نے انوکا ہاتھ پکڑ لیا تھا سنو بہت پیاری لگ رہی ہو
وہ تو میں ہوں ہی انمانے اتر کی بولا حمزہ نے اس کا مہندی سے بھرا ہاتھ دیکھا سنو میرا نام
لکھا ہے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں ادھر ادھر کرتے کہا نہیں لکھا کیوں نہیں لکھا حمزہ نے منہ
بنا کے پوچھا

عنوانے بولا اپ کی انکھیں کام نہیں کرتی ہیں جی کرتی ہیں مجھے تو نہیں لگتا کیوں اپ کو کیوں نہیں لگتا جی کیوں کہ اپ کو کچھ ہاتھ پر لکھا نہیں دکھتا رے ہے ہی نہیں دکھ کچھ لکھا ہے جی انور وہ اپنے ہاتھ پہ دیکھنے لگا وہ ڈرامے کر رہا تھا دیکھ لیا تھا اس نے حمزہ میرے ہاتھ پہ لکھا ہے اچھا دکھاؤ یہ لکھا ہے جو بھی ہے سب میرا تیرے حوالے کر دیا جسم کا ہر دعائیرے حوالے کر دیا حمزہ اور دوسرے ہاتھ پہ لکھا ہے حمزہ کی دلہن یہ ہوئی نہ بات اس نے ہاتھ چومتے کہا انوار کی ماما اس کے پاس بیٹھ گئی سب دیکھ رہے تھے چلو کھانا کھاؤ ٹائم بہت ہو رہا ہے ہال کی لائٹ بند جائیں گی ایک وجہ اوکے ماما حمزہ نے بیف بریانی کی پلیٹ اٹھائی اور سپون سے بریانی کا نوالہ انور کی جانب کیا انوار نے ابو نعت اٹھائی کھانا حمزہ ایک نیا والا خود کھاتا اور ایک نوازہ نمک کہہ دیا ہے دیکھ کے تو انور کے خاندان والوں سے نہیں کھایا جا رہا تھا اور ہلکے سے انوار حمزہ کے پاس آئی ایسی جلاتے رہو پکا حمزہ نے اپنی گرے انکھیں اس پہ ڈالتے کہا جی جی پکا وہ بھی حد خوش تھی اوکے جی حمزہ کبھی اس کا جھوٹا پانی پیتا کبھی اس کو پیار سے دیکھتا اس کی قدموں کے تو یہ سمجھ نہیں ا رہا تھا اتنا ہینڈ سم اتنا پیسے والا اس چڑیل کو کیسے مل گیا یہ وہ لوگ تھے جو بچپن سے انواع سے جلتے تھے کھانا پینے کا سسٹم ختم ہوا تو فوراً حمزہ نے یونس یہاں سے اجازت مانگی اور وقت رخصتی

پہنچی اور انواع کے قریبیوں کی آنکھیں نم ہو چکی تھی جس کو دیکھ کے حمزہ نے بڑے دل چسپ انداز میں بولا کسی کو رونے کی ضرورت نہیں پلیز میں ایسے خوش رکھوں گا وعدہ کرتا ہوں اور دوسری بات زارہ ماما اپنا خیال رکھنا اور کوئی کام ہو تو مجھے ایک فون کرنا میں انواع کو لے کے آیا کروں گا اس نے انواع کو گودی میں اٹھا لیا سب تو دنگ رہ گئے یہاں تک کے خود انواتک انور کی پائل اور گرسی رہی تھی حمزہ نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور اس کے پاؤں میں جھک کے اسے پہنانے لگا اور دوسری طرف سے خودا کے بیٹھ گیا وہ روانہ ہو گئے تھے اب روڈ پر صرف چھ گاڑیاں تھیں جو بڑی اسپید میں جارہی تھی اور حمزہ کے گھر کے پاس جا رکی حمزہ گاڑی سے اتر انور کو گودی میں اٹھایا اور اپنے روم کی جانب جانے لگا اس کا ایک بڑا گارڈن جو گیٹ کھلتے ہی نظر آ رہا تھا جس میں ایک بڑا نوز باہر لگا تھا اس گارڈن میں چاروں طرف گلاب کے پھول پھیلے تھے وہ سجایا ہی گلاب کے پھولوں سے گیا تھا گھر میں انٹر کرتے ہی ایک بڑا ہال جس کے سائیڈ سے اوپر کی جانب سے اڑیاں جارہی تھی اس ہال میں چار بڑے کمرے جو کہ بہت ہی مہارت سے ڈیکوریٹ تھے ایک بڑا چکن اور سب کمروں میں واش روم تھا ادھر کے پاس سے جاتی وہ سیڑھیاں جو کہ اوپر کے جانب بڑی خوبصورتی سے مڑ رہی تھی اس کی سیڑھیاں پہ لگے وہ گلاب کے پھول ادھر لائن ڈالی سے کمرے

تھے اس کے اوپر کھلی چھتی جس پہ انور کے لیے ایک جھولا سجایا گیا تھا اور باقی ٹینس تھا حمزہ کے گھر میں اس کا ایک ہیکنگ روم بھی تھا اور اس کا بیسمنٹ بھی تھا ایک کمرہ جو بے حد حسین سجا تھا وہ حمزہ کا تھا حمزہ اسے ڈائریکٹ اپنے روم میں لے جا چکا تھا حمزہ پہلے سب کے ساتھ بیٹھنے تو دیں کوئی نہیں ہے چپ رہو انوا کو تو بہت ڈر لگ رہا تھا یہ بندہ شادی سے پہلے نہیں رکتا وہ اب کیار کے گاہس یہی سوچتے سوچتے اس کو دیکھ رہی تھی حمزہ کا اس پہ اتنا پیارا رہا تھا کہ اس کو لے لے جاتے ہی چومنے لگے اس کو کمرے میں لے آیا تھا وہ اسے پیٹ پہ رکھ کے خود گیٹ بند کرنے چلا گیا تھا اب وہ اس کے پاس ایڈیٹا ایسا لگ رہا تھا جیسے مسکراہٹ حمزہ کے منہ پہ چپک گئی ہو اور اللہ کا بھی یہی حال تھا حمزہ کے ترش سالوں کے انتظار تھا انور کو یا اتنی خوشی کیوں تھی آخر کیا وجہ تھی السلام علیکم وعلیکم السلام جی میں نہیں لوں گا جنت میں حورے اور کوئی شرط اگر آپ مجھے بات میں بولتی تو میں جب بھی قبول کرتا اور سنے مجھے جنت میں بھی آپ بھی چاہیے مجھے آپ کے سوا کہیں بھی کوئی نہیں چاہیے یہاں نہ وہاں صرف آپ چاہیے میں بس مجھے بس آپ کا ساتھ چاہیے میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور ساری زندگی ایسی کروں گا میں آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا دیکھو میں ڈیول ہوں میں نے آپ کو بتا کہ شادی کی کبھی بھی کوئی بھی کسی بھی طریقے کی بات ہو

کوئی بولے بھی حمزہ کو نہیں بتانا مجھے بتانا پر اپ میں اپ پہ ہمیشہ ایسی بھروسہ کروں گا اور
اپ بھی رکھنا اپ نے مجھے کیا انڈین سیریس کی ہیروئن سمجھ جائے جو مجھے اپ کے کوئی
دھمکی دے گا اور میں اپ کو نہیں بتاؤں گی میں تو جلدی سے بتاؤں گی تاکہ اپ مجھے بچالو
ہائے ہائے ہائے میری جان مجھ پر اتنا ٹرسٹ کرتی ہے میں وعدہ کرتا ہوں اپ کا
بھروسہ نہیں ٹوٹنے دوں گا اور یہ لو اپنا حق مہر اس نے 20 تولہ کا اس سے سیٹ دے دیا تھا
اور 25 لاکھ کی ڈائمنڈ رنگ دی تھی ان تو بس اسے دیکھ رہی تھی اس نے اپنے ہاتھ سے
رنگ پہنائی اور بولا منہ دکھائی میں اپ کو میں عمرہ کرواؤں گا وہ تو بے حد خوش ہو گئی تھی
چلو اب جا کے کپڑے چینج کر او میں یورلی اتارنے میں ہیپ کرتا ہوں رومینٹک انداز
میں کہا تھا اور وہ کھڑی ہو گئی تھی اور اس کے جا کے گلے لگ گیا چھوڑیں حمزہ ارے اج بھی
چھوڑ دوں گا تو اج رات انے کا فائدہ اس نے انوکو اپنی طرف مورتے کہا اور اسے اپنے
باہوں میں گھیرنے لگا اس کو زور سے گلے لگایا تھا پھر اس کو میٹھا چومنے لگائیں نے کہانا میں
ہیپ کروں گا اس کی گردن چومتا اس کا ٹیپ کا جھومر اتارتے اپنے فوٹو سے چومتا اور خود
میں اور اس کو خود میں بے قرار کرتا جا رہا تھا وہ اس کے گلے میں پہنا زور اتار تا کان میں پہنے
جھمکے اتار تا جو چیز جہاں سے اتار تا وہاں چومتا اس کے ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں رنگ سب

اتار دیا تھا اس نے اب اس نے اللہ کے بال بھی کھول دیے تھے اس سے پیار سے بال سٹیپ پکڑتا اور بالوں میں انگلیاں پھیرتا اور لفظ چومتا اور اس کی کتی کی صفت کھولنے لگا حمزہ رک جائیں نہیں جان نہیں رک پارہا ورنہ میں نے تو سوچا تھا کہ کچھ نہیں کروں گا تم ابھی چھوٹی ہو پر نہیں ہو رہا اونلی فرسٹ نائٹ کم بے بی حمزہ اس کے اوپر تھا حمزہ پلینز اپ چھوڑ دیں کل کر لینا جو بھی کرو بس آج چھوڑ دونا میں تو نہیں چھوڑ رہا اور تم کو پتہ ہے میں کیا کروں گا مسکرا کے بولا کسی باتیں کر رہے ہیں اب جب پتہ ہے تو بس چپ آج تو پارٹی بنتی ہے حمزہ اس میں کھوسا رہا تھا اور انوا کی جان جا رہی تھی وہ اس کے سینے میں کھوتا جا رہا تھا وہ بڑے پیار سے اپنے ہونٹوں سے لے رہا تھا اور اس کی جان جا رہی تھی وہ اس کے سینے میں کھوتا جا رہا تھا وہ بڑے پیار سے اپنے ہونٹوں میں لے رہا تھا اور اس کے ہوٹ چھوڑ ہی نہیں رہا تھا تھوڑی دیر بعد اس نے اپنی کپڑے اتارے پلینز حمزہ یہ نہ کریں وہ بھاگنا چاہ رہی تھی پر حمزہ نے اسے اپنی سخت ہاتھوں سے اس کے نرم ہاتھوں کو پکڑ لیا تھا اور اس کے پاؤں پہ قابو اپنے ٹانگوں سے پاچکا تھا حمزہ میرے کو تر ت ہو رہا ہے پلینز چھوڑو چھوڑو پلینز اٹو اپ نے بولا تھا میری بات مانو گے تو حمزہ حمزہ اسے محبت مل جانے کے بعد درد دے چکا تھا نور بے جان سی پڑی تھی حمزہ اٹھ کے وہ شرم جاچکا تھا نور وہیں پڑی تھی ویسی ہی

جیسے وہ چھوڑ کے گیا تھا حمزہ ا گیا تھا جان ایک بار اور اڈا نوا مشکل سے اٹھ بھاگ گئی تھی وہ کپڑے چینج کر کے حمزہ کے برابر کے لیٹ گئی تھی حمزہ نے اسے گلے لگا کے سو گیا تھا پھر صبح ہوئی سنو ایک بار اور پکا پھر نہیں اف نہیں ہنزہ جان پھر ہاتھ پکڑوں کہ حمزہ اوپر ا گیا تھا ااااں چھوڑو یاد درد ہو رہا ہے اسی طرح کی شدت پوری دے دی تھی اب وہ اسے اپنی گرفت میں سے ازاد کر گیا تھا اس کے بعد اس نے بولا ایک پیناڈول لے لے نہ دل دے کے بول رہے ہو اتنے جانے والے ہوتے نہ تو تکلیف ہی نہیں دینی چاہیے میرے زیادہ کیا جان پر میرے درد ہے ممانے بتایا تھا کیا کہ درد ہو گا و ممانے بتایا تھا حمزہ نے حیرت سے پوچھا جی اور کون بتاتا حمزہ سونے لگا پھر رمضان نے اپنی جیبا ختم کر کے بولا چلو سوڑیاں چلو ناشتہ کرنا ہے پھر اپ کو اپ کے گھر والوں کے ساتھ لے چلنا میرے نہیں ہے پھر اپ کو ریڈی بھی ہونا ہے پھر اج سب اسٹاربی انیں گے سوڈیاں اپ کو ملاؤں گھر سونیا میں اپ کو کپڑے جولی سینڈ نکال دیتا ہوں جب تک اپ نہا لوجی ٹھیک ہے حمزہ سنو مجھے کوئی پیار کے نام سے بلایا کرو نہ حمزہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا او کے ڈیڈی کیا کیا کہا حمزہ کی اگے تو کھل سی گئی تھی یس مائی شو گر ڈیڈی کہتے بھاگ رہی تھی ر کو کیا کہہ رہی ہو حمزہ نے اسے پکڑ کے روک لیا تھا کمر سے چھوڑے نہ حمزہ نہیں کیا کہہ رہی ہو پلیز لاسٹ اگین دیکھیں سنیں

بولا تھا ناپ کی انکھیں کام نہیں کرتی اور اب مجھے پتہ چلا کہ کان بھی کام نہیں کرتے تم سو نیا کہنا چاہتی ہو کہ میں اندھا اور بہرا ہوں جی بالکل اگر آپ گھومنے بھی ہو جائیں تو اتنے سوال جواب نہ کرو پھر تو میں ایک ہی کام کر سکتا ہوں بد تمیزارے ایسا ایسا کیا کر دیا میں نے کیا کہہ رہا ہوں ایسا حمزہ کو دھکا مارتے ہو انوش روم چلی گئی تھی دیکھو تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا ناوہ واش روم میں چلے گیا تھا میرے

کیا بولا تھا میں نے میں تو بھول گئی یہ میرا شوہر تو ڈیول ہے تو کیوں بھولتی ہو تم وہ تو شکر ہے میں نے ابھی نہانا شروع نہیں کیا ہے تو کیا ہو ایسے بھی سب ہو ہی گیا ہے ہم اسے دیوار سے لگاتے کہا ایک ہاتھ دیوار سے لگایا اوپر کیا تھا حمزہ کیا کر رہے ہیں اگر کوئی روم میں آ گیا پھر کیا ہو گا کسی نے ہمارے ساتھ دیکھ لیا تو تو کچھ نہیں ہو گا ہم شادی شدہ ہیں کچھ بھی کر سکتے ہیں کوئی ہمیں کچھ نہیں بول سکتے سمجھائی گردن پہ اپنے لبوں سے چومتا کہہ رہا تھا انواع کی سانسیں ہر بار ایسے ہوتی تھی جیسے پہلی بار ہوا ہے حمزہ اس کو چومتا اور لبوں میں اپنی سانس محال کرتا دونوں ہی اپنے آپ کو بے قابو کرنے سے روک رہے تھے حمزہ نوا میں دونوں ہاتھوں سے کمر سے تھاما تھا اور اس میں کھو گئی تھی البتہ وہ اس بات کو بھول گئے تھے کہ نیچے ناشتے کی ٹیبل پہ انواہ اور حمزہ دونوں کی فیملی انتظار کر رہی ہے ماما بھائی اور انوا کہاں

رہ گئے ہیں مجھے بھوک لگ رہی ہے انکہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا میں جاؤں ممانہیں بیٹا
ایسے اچھا نہیں لگتا یہ ہماری بیٹی کو چاہیے رکامیں اشیاء باجی سے کہتی ہوں باجی یہ لوگ ابھی
تک نہیں ائے اٹھ تو گئے تھے حزن میرے بول لاٹ تھا جلدی اوپتہ نہیں ابھی تک کیوں
نہیں ائے ایسے بیگم نے بھوک کے مارے منہ بنا کے کہا تھا اب ایسے بار بار نیو شادی شدہ
کمرے میں بھی تو جانا اچھا نہیں لگتا نہ شرماء کے اصفیہ بیگم نے کہا تھا حمزہ بہت لیٹ ہو گئی
ہے تو مجھے نہانے دیں او دونوں ساتھ نہاتے ہیں حمزہ جھومتے ہوئے کہہ رہا تھا ازواج چہپ
ہو گئی تھی پھر حمزہ دوسرے واش روم میں نہانے چلے گیا تھا اس کے بعد دونوں تیار ہو
گئے تھے انوا میں کائی گرین کلر کاسوٹ جو بہت کام والا تھا اور اس کے اوپر دوپٹہ پل پر کلر کا
تھا جس کے چاروں بارڈر کڑے تھے اور بیچ میں بوٹیاں بنی تھی جولی انوانے وہ پہنی تھی جو
کل رات حمزہ نے اسے دی تھی جو گلے میں بھاری تھی بندے تھے انگوٹھی تھی اور پائل
بھی تھی سینڈل نیو ماڈل وائی ایس ایل جس کے نیچے ہیل پہ سونے کا ڈیزائن بنانا وہ نیچے آگئی
تھے شکر ہے اگئے زارا بیگم نے مسکرا کے دیکھا حمزہ اور انوانے ایک دوسرے کی شکل
دیکھی اور ناشتہ کرنے لگے ناشتہ کر کے حمزہ نے بولا مجھے ذرا کام ہے انواع اپ زار ماما کے
ساتھ گھر چلے جاؤ پھر میں اپ کو وہاں سے لینے اجاؤں گا جی ٹھیک ہے انور نے ہاتھ کی

اشارے سے سائیڈ میں بلا یا تھا جی سوڑیاں بات سنی کہاں جا رہے ہیں اپ جان افس کی کچھ
میٹنگ ہیں وہاں جا رہا ہوں اور یہ لوپیسے کہیں ضرورت پڑ جائے اپ کو یہ لو اس نے انور کو
ب ہزار دیے تھے اس کی کوئی ضرورت نہیں جان تم میری بیوی ہو حق ہے دوں گا

ہمزہ تو ہمیں چھوڑ دیں گے اس میں سب کے سامنے بڑے پیار سے کہا اور میں اپنے گھر جا
چکی تھی بیٹا اتنی دیر کیوں لگ گئی تھی انے میں دو ممالیسی ممالیسی
سچ سچ بتاؤ وہ چھوڑ نہیں رہا تھا ہائے انداز بیگم شرماری تھی حد ہو گئی ائینہ کے پاس اتنی اس
کے کوئی مار کے کہا کیا کیا ہوا کیا کیا بتاؤ ناپ بھی بد تمیزا بھی ذرا بیگم نے غصے سے بولا جاؤ
اپنی روپ میں انواع اچھا لگ رہا ہے 15 سال میں شادی کر لی تم نے ممالیسی جلدی نہیں
تھی حمزہ کو تھی وہ بڑا ہے وہ 20 سال کا ہے اور ماشاء اللہ سے بہت ابھی جو ہے پر تم کو اس کو
روکنا چاہیے تھا اچھا ممالیسی منہ بنا گئی تھی چلو چھوڑو لو پینڈولی کھالو ممالیسی انوا گھبرا کے
بولا تھا بیٹا درد ہو رہا ہو گا پ کو ممالیسی تول رہی ہو پیش مار رہی تھی بیٹا جب وہ صبح نہیں چھوٹا
تھا تو رات کو کیا چھوڑا ہو گا میرا دل تیرے میں ہی تھا میری بچی دیکھالے اتنے میں ممالیسی حمزہ
بہت اچھے ہیں وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں چل بیٹا اللہ خوش رکھے حمزہ اگئے تھے ممالیسی

میں اپنی انور کو لے جاؤں ہاں بیٹارات کو ملیں گے چلو وہ انوا کو لے گیا تھا سوریاں کچھ کھاؤ
گی اپ بتائیں مجھے نہیں چلو لیٹ ہو گئی ہے تیار بھی ہونا ہے چلو انہ تیار ہونے لگی تھی وہ
تیار ہو گئی تھی چلو چوڑیاں اس کا ہاتھ پکڑ کے کالی گاڑی میں چلے گئے تھے ان کی گاڑی
ایک بڑے سے فانوس کے پاس اتری بس یہ سب دیکھے جا رہی تھی اس نے ہمزہ کو دیکھا
اور اس کے کندھے سے کندھا ملانے چلنے لگی سب تو بس اس کو ہی دیکھ رہے تھے وہ واقعی
میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ادھر سارے اسٹار ایک ساتھ کھڑے تھے حمزہ باہر ملک
تک کے سٹارٹ بلائے تھے انور کو پورا خاندان بھی وہیں موجود تھا وہ اندر جا کے ایک بڑے
سافٹ پر جا بیٹھے تھے اور انور سب کو دیکھ رہی تھی سب حمزہ اور اس کی دلہن سے ملنے
رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر بعد فنکشن اسٹارٹ ہو اسب گولا کر ایک اپنا سونگ ان کی نظر
کرتے جا رہے تھے سب ہی اس ولیمے میں جھون رہے تھے یہ سب دیکھ کے انور بھی بڑی
خوش ہو رہی تھی پر بیٹھی بیٹھی یہ بندو جو مجھے نقاب کے بنا نہیں جانے دیتا تو یہاں سب
کے سامنے کیا ڈانس کرنے دے گا اس نے منہ بنا کے حمزہ کو دیکھا اس کی یہ شہرت حمزہ
سمجھ گیا تھا وہ کھڑا ہوا سب حمزہ کو ہی دیکھ رہے تھے حمزہ نے انوا کی جانب اپنے ہاتھ کا اور

اسے ڈانس اسٹیج پر لے گیا نور تو اس کی یہ انداز دیکھ رہی تھی اشناپ کو ڈانس اتا ہے جی جی

اتا ہے ٹھیک ہے ائی ایم پھر سونگ کون سا سونگ اسٹارٹ ہوا

تینوں ورگاتا مینوں کوئی رسدا نہیں

کتانا بڑا دل کتھے لگدا نہیں

تیرے رنگ دادا ملے ستارہ میرے یارا

تیرے بن میں یارا بے رنگ سجنا

حمزہ کو پکڑ کے مستی والا ڈانس کر رہا تھا

مندہ نہیں ہے یہ دل

تیرے لیے ہر پیل

وہ لوگ بہت مہارت سے ڈانس کر رہے تھے

تیری خیر منگداروے

NovelHiNovel.Com

تو جو نیا جو پلا یا

شرابی رنگ میں لایا

OnlineWebChannel.Com

تیرے عشق وچ ہو رہا میں ملنگ سجن

۱

تیری ڈوریاں نولے کے

دل کے اگے او کے بی کے

اج اڑتا ہے جیسے کہ پتنگ سبنا

وہ سب بہت خوش ہو رہے تھے ان کو یہ دیکھ کر پھر جلنے والوں کی جلن کم نہیں ہو رہی تھی
بھلے مجھے اس کو مارنے کی کوئی اصل وجہ ہو یا توج بھی اس کے ساتھ ویسے ہی خوش ہے
جیسے کہ پہلے ہوتی تھی پر اس بار میں اس کو ماروں گا نہیں بلکہ اپنے پاس ہمیشہ قید کر لوں گا
برہان نے صحر ایتے کہا تھا حمزہ کو تو اس کا سوٹ دنیا کی ہر خوشی مل سی رہی تھی دونوں ہی
مستی میں چور تھے اس کے بعد حمزہ نے مانگ لیا اور انوا کے لیے سونگ سنگ کیا

پل دوپل کی کیوں ہے زندگی

اس پیار کو ہیں صدیاں کافی نہیں

تو خدا سے مانگ لو مہلت میں ایک نئی

رہنا ہے بس یہاں

اب دور تم سے جانا نہیں

جو تو میرا ہمدرد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے

سہانا ہمدرد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے

حزہ انوا کی طرف اشارے کرتے ہوئے بہت پیار سے کر رہا تھا انوا کو دیکھ دیکھ کے خوش ہو

رہی تھی

تیری مسکراہٹیں ہیں طاقت میری

مجھ کو انہی سے امید ملی

چاہے کرے کوئی ستم یہ جان

ان میں ہی ہے سدا حفاظت میری

زندگانی بڑی خوبصورت ہوئی

جنت اب اور کیا ہوگی کہیں

NovelHiNovel.Com

جو تو میرا ہمدرد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے

سہانہ ہر درد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہیں

حزہ بہت پیاری سنگنگ کر رہا تھا یہاں تک کہ خود سنگرز بھی اس کے لیے تالیاں بجا رہے

تھے ایک تو تھا اتنا اور اس کی اواز ہاے

اوووووو

تیری دھڑکنوں سے ہے زندگی میری
خواہش تیری اب دعائیں میری

NovelHiNovel.Com

کتنا نوخہ بندھن ہے یہ

تیری میری جان جو ایک ہوئی

OnlineWebChannel.Com

لوٹوں گا میں ہاں تیرے پاس میں ہا

وعدہ ہے میرا بھی جاؤں کہیں

جو تو میرا ہمدرد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے

سہانا ہمدرد ہے

جو تو میرا ہمدرد ہے

انڈا کی آنکھوں میں انسو آنے لگے تھے انور سٹیج پر بیٹھی تھی اور حمزہ وہی ڈانس سٹیج پر تھا اس نے دیکھ لیا تھا کہ انور ہو رہی تھی وہ فوراً انور کے پاس گیا تھا جان کیا ہوا ہے کچھ نہیں پھر

کیوں رو رہی ہو

انکھ سے انسو نکل آئے تھے کچھ چلا گیا شاید انکھ میں اچھار کو آنکھیں میری طرف کرو انوانے نظر اٹھا کے حمزہ کو دیکھا اچھا جی اس میں مجھے کچھ نظر آ رہا ہے وہ شاید میرا پیار ہے جی انواتم میرے کو شرمائی تھی انوا کی ماما کے دونوں کو پیار کیا چلو بیٹا ہم چلتے ہیں انوا انوا سوری ماما میں کل انوا کو کہاں جا رہا ہے سعودی عرب لے کے جا رہا ہوں عمرے کے لیے ایک ہفتے بعد آئیں گے انشاء اللہ ماشاء اللہ ٹھیک ہے بیٹا یہ سن کر جا رہا ہے بیگم خوش ہو گئی تھی اس کے بعد حمزہ اور انور بھی جانے کے لیے کھڑے ہو گئے تھے حمزہ ڈیرائے خود کر رہا تھا اس گاڑی میں انوا اور حمزہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا اس کے بعد حمزہ اسے پی ایف آئے تھے

اس نے انوا کی جانب مسکرا کے دیکھا تھا سنواج ہم دوست بن کے کام کریں گے جاتے ہیں

چلو او وہ اتر اور گاڑی کا گیٹ کھول کے انوا کو ہاتھ دیا

حمزہ بات سنو کوئی کچھ کہے گا میں نے اتنا ہی سوی شوٹ بنا ہے کوئی کچھ نہیں کہے گا اس کے

بعد ان لوگوں نے انٹری ٹکٹ لی بہت زیادہ انٹر کیے تھے مین گیٹ سے سب ان کو دیکھ

رہے تھے انور گھبرا رہی تھی پھر حمزہ نے اسے اپنے کلوز کیا تھا پھر حمزہ جھولوں کی سائڈ لے

ایا تھا یہ بتاؤ آپ کون سے جھولے جھول سکتی ہیں سارے ٹھیک ہے اس نے سارے

جھولے کے ٹکٹ لیے حمزہ یہ کر رہے ہیں ادھر لائن دیکھ رہے ہیں ساری رات لوگ

جائے گی اچھا چلیں دیکھتے ہیں

کون سی لائن ہے چلو وہ اس کا شرارہ اپنے ہاتھوں سے اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا

جھولر کے پاس لے گیا ادھر کھڑے منیجر نے بولا سنیں گے ہم نے سر ہیں یہ ان کی نیو

وائف ہے یہ لوگ نیو کپل ہیں آپ لوگ ان کو بنا لائن کے جانے دیں یہ وہاں کے اسپیکر

میں اعلان ہو گیا تھا اور سب جھولوں پر انہوں نے مزے کیے رات کے ساڑھے چار بج

گئے تھے اب وہ لوگ گھرا گئے تھے حمزہ اپنا کوٹ اتارے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا

اٹھ کے شیشے کے پاس گئی تھی حمزہ اٹھ کے انور کے گلے لگایا تھا سنو ہا تھ دو یہ لو حمزہ نے اسے کلیوں کے گجرے پہنائے تھے اپ جادو سے لائے ہو جان نہیں میں نے خریدے ہیں حمزہ نے منہ بنایا تھا تو اپ کیوں خریدتے ہو اپ تو ڈیول ہو میری جان اپ کتنی معصوم ہو مطلب حمزہ اپ ایول اور ڈیول دونوں ہو مطلب اپ چمگا ڈھو حمزہ حسن لگا تھا اس کے حسین رکی نہیں رہی تھی وہ بس حج جا رہا تھا عدمہ کیا بولوں نا حد کر دی اپ جان چلو کپڑے پہن کے اجاؤ او کے اتی ہوں اپ ہنستے رہو منہ بنا کے نہانے چلی گئی تھی حمزہ اب اپنی واج اتار رہا تھا اتنے میں انواع گئی تھی جان اپ نہائی کیوں نہیں پہن رہی کیا اپ کو پتہ نہیں کہ وہ کہاں رکھتے ہیں مجھے پتہ ہے پر شرب اتی ہے

حمزہ اس کے پاس گیا اور اس کے گلے لگ گیا مجھے اج بھی اپ کا ارادہ ٹھیک نہیں لگ رہا تو ہو گا بھی کیسے اپ بہت پیاری لگ رہی تھی اب اجازت دیں ہسبینڈ کے رول میں آنے کی اپ دے نہ دیں پر یہ میرا ڈیوٹی ٹائم ہے اس نے اس کو اٹھایا وہ سینڈل پہنی تھی حمزہ ایسے بیڈ

پر لٹا رہے ہو میں نے سینڈل پہنی ہے میں اتار دیتا ہوں کیا انوائے حیرت سے پوچھا اوہ وہ اتار دیتا ہوں میں وہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھا اس نے سینڈل اتاری اور اس کے پاؤں کو اپنے لبوں سے چھوا اس کے پاؤں کو لبوں سے چھوتے چھوتے اس کی گردن تک آگیا تھا انوائے کی سانسیں ٹاپ بے ہوش ہو رہی تھی وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کے اس کے اوپر تھا اس میں بس کھوتا جا رہا تھا اور انورس کو اپنے میں سمائے جا رہی تھی حمزہ انور کے لوچبر اپنی زبان اس کی زبان سے ٹکراتا انوائے بھی اس کی اس حرکت میں شامل تھی

انوائے اس سے اپنی چاہتوں میں چور چور کر رہی تھی نہ وہ ہٹ رہا تھا نہ وہ ہٹ رہی تھی دونوں ہی خوف سے گئے تھے ایک بار تو حمزہ کی سانسیں بھی اپنا پکھور رہی تھی اس کی بھی سانس پھول گئی تھی

حمزہ اپنی ڈیوٹی پوری کر کے اب ہٹ گیا تھا اور انور دوسری طرف کروٹ کر کے اپنی سانس محل کر رہی تھی حمزہ نے اسے پکڑ کر اپنی جانب کر لیا تھا انوائے پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا تھا دونوں ایک دوسرے سے لگ کے سوچکے تھے صبح ہوتے ہی ہم راٹھ گیا

اور ناشتہ بنانے کچن میں چلا گیا تھا نور سے اٹھ کے دیکھا تو وہاں حمزہ نہیں تھا اس نے کمرے میں اسے تلاش کیا پر وہ اسے اتنا دکھا اب وہ نیچے ار ہی تھی اس نے دیکھا تو حمزہ کچن میں پراٹھے بنا رہا تھا حمزہ یہ اپ کیا کر رہے ہیں اپ اٹھ نہیں جی اٹھ گئی پر اپ کیا کر رہے ہیں اپنی جان کے لیے ناشتہ بنا رہا ہوں تو حمزہ میں بنا لیتی ہوں

اس نے حمزہ کے ہاتھ سے بیلن چھیننا چاہتا اپ کو نہیں پتہ ہے مجھے اور بھروسہ نہیں کسی پر بھی اچھا تو اپ روز بنایا کریں گے جی بالکل شکر ہے کہ بنانا اتا ہے اپنی بیگم کے لیے بناؤں گا انوکھا ٹیبل پہ ناشتہ لگا رہی تھی سو نیا اپ نہ کریں ایسے اپ جا کے تیار ہو جائیں پھر نکلنا ہے سعودیہ ٹھیک ہے میں بس تیر ہو کے اتی ہوں وہ تیار ہو کے اچکی تھی اس نے سفید کلر کی فرائک پہنی تھی جلدی ناشتہ کرو پھر عبایا پہن کے او او کے حمزہ ان دونوں نے ناشتہ کیا اس کے بعد وہ اپنا عبایا پہن کے اچکی تھی

اور وہ روانہ ہو گئے تھے ڈائریکٹ ان کا ہیلی کاپٹر سعودیہ میں لینڈ کیا تھا وہ انڈیا کو ایک فلیٹ میں لے جا چکا تھا اچھا انو ادھر او جی حمزہ کیا ہوا میں اپنا سامان رکھ دوں ابھی چھوڑ دو جان پہلے ادھر او کیا حمزہ کب لے کے جاؤ گے جلدی سامان رکھو اور چلو نا پہلے میری تو بات سن

لوہاں جی بولیں جلدی کیا ہے پہلے انکھیں بند کرو یا ر حمزہ مجھے کام ہے اپ دماغ خراب کر رہے ہیں اب بالکل چپ ہو اور اگے بند کرو اوکے بلاک کر لی ہاں اب ٹھیک ہے ادھر او چلو اور ہی ہوں نہ ادھر او خود دیکھ لو حمزہ نے کھڑکی کھولی انو اب کھولو انکھیں انور نے انکھیں کھولی اور دونوں ہاتھ اپنے لبوں سے بند لیے ماشاء اللہ شکر الحمد للہ حمزہ نے دعا کو دونوں کندھوں سے تھام لیا تھا

حمزہ اسے ایسے پلیٹ میں لایا تھا جہاں کھڑکی سے خانہ کعبہ دکھ رہا تھا ایک دم صاف و بس سجدے میں گر گئی تھی حمزہ بھی اسے دیکھ اللہ کے شکر میں مصروف ہو گیا تھا انو اسجدے سوٹی اور پیچھے مڑ کے حمزہ کے گلے لگ گئی وہ رو رہی تھی میری جان چپ ہو جاؤ حمزہ نے اسے تھام لیا تھا

حمزہ اب بہت اچھے ہیں میرے لیے چاہے اپ قاتل ہیں ڈیول ہیں یا ایول ہے جو بھی ہیں پر میرے شوہر ہیں اور اب مجھے اپ سے بہت پیار ہے اپ میرے سر براہ میری حفاظت گاہ میری جان ہو اللہ کی طرف سے مجھے اپ تحفہ ہیں اچھا جی مجھے تحفہ کب ملے گا

کیوں نہیں اپ کا تحفہ نہیں اپ تو میری زندگی اور آخرت ہے میری جنت ہے جو نیکیاں
میں نیکی اس کا روپ ہے اچھا جی اپ نے سامان رکھ لوں پھر مجھے اس کے پاس لے چلیں
اس نے خانہ کعبہ کی طرف اشارہ کرتے بولا ہو کے جان جلدی رکھ لو میں بس ابھی آئی
او کے وہ آگئی تھی اور دونوں ہی چلنے کے لیے تیار تھے چلو سوڑیاں وہ اب اس سے پاک جگہ
پہنچ گئے تھے

NovelHiNovel.Com

حزہ اسے بھیڑ میں سے نکال کے اپنی حفاظت میں قابل کے پاس لے جا رہا تھا خراکھ کہ
راش میں سے وہ اسے کھانے کعبہ کے پاس لے آیا تھا حرام پہننے کہ کہیں وہ ڈھک کے گر
نہ جائے یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے میرا صبر خالی نہیں بجا مجھے میری محبت مل گئی اور ابو بھی
مجھے چاہنے لگی یا اللہ تیرا شکر ہے

OWC NHN OWC NHN

مجھے اللہ معاف کر دے مجھے اپنے عذاب سے بچالے کہتا ہے جن کو اللہ اس پاک جب بلاتا
ہے وہ خاص ہے نہ ہی تو میں اتنا اچھا ہوں نہ عمل اچھے کرتا ہوں اور یہ تو قاتل ہے پر بہت

اچھا ہے یہ میرا رحمان ہے میری حفاظت کرتا ہے شاید مجھے یہ دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہے اور اب تو میں بھی اس سے پیار کرنے لگی ہوں پر یہ ڈیول سے یہ اللہ میں نے سنا ہے جوڑے آسمان پہ بنتے ہیں پر میں یہ بھی جانتی ہوں

اب میری لیے غلط نہیں سوچیں گے بالکل اب تو کسی کے لیے غلط سوچ ہی نہیں سکتے اب تو دونوں جہاں کے مالک ہیں اب تو سب جانتے ہیں یا اللہ سب ٹھیک کر دیں ہم تک ایک نیک اور شریف انسان بناتے ہیں وہ کعبے کا غلاف پکڑ کے رو رہی تھی کافی دیر وہ وہیں کھڑی رہی اور اس کے ساتھ حمزہ بھی پھر حمزہ اسے وہاں سے لے گیا وزہ رسول پہ انواہ بس دیکھ رہی تھی

پھر وہ لوگ مسجد نبوی چلیں عبادت کرنے وہ کافی دیر ادھر ہی زمین پر بیٹھ کے قرآن پڑھتے رہے پھر نماز عصر کے وقت ہوا نماز ادا کر کے شکرانے کے نیفل ادا کیے کتنی خوش نصیب کی بات ہے شادی کے تیسرے دن مدینہ دیکھنے کو ملا حمزہ نے اپنے سالوں کے انتظار

کے بعد شکرانہ کی محفل اتنے پاک جگہ دیکھیے ان کو تقریباً ایک ہفتہ ہو گیا تھا جہاں چلنے کا وقت تھا پھر ماما بھی انتظار کر رہی ہوں گی اچھا شام تک نکل جائیں گے انوا تو دل ہی دل میں چاہ رہی تھی یہاں سے جانے پر وہ کیا کرنی گھر جانا بھی ضروری تھا اور انوا کے پاس رہتی بار اس کے ساتھ کعبہ کی جانب لوٹی تو کبھی مسجد چلی جاتی اتے ہیں انہوں نے وہاں سے شاکنگ کی تھی ابالیے پر فیوم اور دیگر چیزیں

پھر وہ لوگ پاکستان آگئے تھے حمزہ نے اسے اٹھایا سنو خود چلو گی یا میں اٹھاؤں نہیں میں چل لوں گی وہ اتر کے آگے چلی گولڈن گاڑی میں بیٹھ گئی جو سونے کی تنہا چمک رہی تھی وہ اس میں بٹ گئی تھی اب وہ گھر گئے اپنے روم میں آگئے تھے

انوانے اپنے کپڑے چیل اور شاپنگ ایک طرف کی پھر انوا کو چھوڑ کر حمزہ باہر آگئے تھے حمزہ نے اپنے مینجر کو کال کی بات سنو کل ایک کام کرتے ہیں پھول محل میں باٹی رکھ لیتے ہیں سب کو بلا لینا اور انوا کے لیے نیوسوٹ لینا پھر حمزہ کول کٹ کر کمرے میں اچکا تھا اللہ جان اپ سوتی ہوئی بھی کتنی پیاری لگتی ہیں وہ دونوں سو گئے تھے نوبے حمزہ اٹھ گیا تھا وہ ریڈی ہو چکا تھا انور ڈگئی جی پارٹی رکھی ہے ادھر جانا ہے کون سی پارٹی میں نے رکھی

ہے

او کے پر اپ نے آج کیوں رکھی ہے ایسی چلو اب تیار ہو جاؤ و تیار ہو چکی تھی اب وہ دونوں بڑی نیم بروانی جرایڈ کلر کے کار تھی اور اس میں سٹارٹ ہو گئے تھے وہ اترے تو جیسے سب ڈنگ رہ گئے ہو کیونکہ وہ لگ ہی ساتھ میں اتنے حسین رہے تھے

حمزہ نے کرتا پاجامہ پہنا تھا سفید رنگ کا انوانے بھی سفید کلر کا قمیض شلوار جسم پہ زیر تنگ کیا تھا جو ہلکے اسمانی رنگ کا تھا جس پہ بڑی باریکی سے کام ہوا تھا اس نے بڑے سلیقے سے سر پہ دوپٹہ تانہ تھا پھول محل میں سب پھولوں سے سجا تھا

زارا بیگم وہاں نہیں تھی صرف یونس صاحب تھے بابا ماما کدھر ہیں انوانے حیرت سے پوچھا تھا وہ اپنے میکے گئی ہیں اس کا بھائی اس سے ناراض ہے انہوں نے تو اسے کال کر کے بول دیا تھا کہ موت زندگی ختم پر وہ منانے گئی ہے انوا کا تجھے سے موسیٰ اتر گیا اللہ او کھانا کھا لو حمزہ نے فکر مند ہو کے بولا بابا ماما کدھر ہیں وہ بیٹا اپنے بھائی کو منانے گئی ہیں

یونس میاں نے ہنس کے بولا تھا اچھا بابا کوئی مسئلے والی بات تو نہیں میں جاؤں ماما کے پاس
حمزہ نے گھبرا کے بولا نہیں بیٹا پریشان نہیں ہو چلو اوکھانا کھاؤ اوکھانا کھاؤ اوکھانا کھاؤ
سوچ میں کہ فکر میں تھی ماں کے یہاں حمزہ پہ غصہ کر رہی تھی اب وہ کھانا کھا رہی تھی پر
وہ حمزہ کو دیکھ رہی تھی کیا ہوا سوڑیا کچھ نہیں مجھے گھر پہ جانا ہے اوکے چلیں

اس کو گھر لے آیا تھا انو اپنی جوری اتار رہی تھی حمزہ شوز اتار رہا تھا سکون مل گیا اب کو جی کیا
ہو ادیکھو وہ میری وجہ سے کیا ہوا ماما کو وہ رو رہی تھی حمزہ اٹھا اور اس کے گلے لگ گیا تھارو
کیوں رہی ہو ورنہ اپ کی وجہ سے سے یہ ہو رہا ہے حمزہ اسی رات ہی اس کو اس کے گھر لے
گیا تھا

اس نے دروازہ بجایا تو زارا بیگم نے کھولا جی بیٹا اتنی رات کو اوڈانڈر وہ دونوں اندر گئے تھے ا
گئے خوب اتنی رات کو اب صبح جانا کہ وہ کہے رات کے دو بج رہے تھے اب کے لیے انواع
پریشان ہو رہی تھی تو بیٹا صبح اجاتے ایسار ات کو انا اچھا نہیں اب میں جانے نہیں دوں گی

ٹھیک ہے ماما تھوڑی دیر سب خاموش بیٹھے رہے ہم نے سمجھ گیا تھا کہ ماں بیٹی کو کچھ دیر

اکیلے چھوڑ دیا جائے

مما مجھے نیندار ہی یہ مجھے سونا ہے بیٹا انوا کے کمرے میں جا کے سو جاؤں اوکے وہ چلا گیا تھا

انوا اتنی رات کو کیا ہوانچے کو پریشان کر لے آئی ہو شرم نہیں مماسب بات چھوڑے یہ

بتائیں کیا ہوا ماما سے ارے کچھ نہیں انہوں نے شفا کی شادی کر دی مجھے نہیں بلایا میں

نے پوچھا تو بول دیا موت زندگی ختم اور ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں

پر ماما وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں شفا بچپن سے اپ کے پاس رہی ہے بیٹا تمہاری بات ان کے

بیٹے سے لگی تھی اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور ہم نے تمہاری شادی کر دی جب کہ اس کی ابھی

تک طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہوئی دوسرا اس کو یہ لگ رہا ہے کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس

لیے تمہاری شادی کہیں اور کر دی اور ہمارا ارادہ پہلے سے یہاں تھا ہم نے ان کو بیوقوف

بنایا تو ماما نے بتایا نہیں کہ میں پسند کرتی ہو مطلب پیار

نہیں نہیں بتایا میں نے وہ پورے خاندان میں بتادیں گے یہ بات اپنی زبان پہ مت لانا
تمہارے باپ کو بھی نہیں پتہ سب سے بولا ہے میں نے کہ میں نے کروائی ہے ٹھیک ہے
پھر

جاؤ میں ہٹک گئی میں سو رہی تم بھی حمزہ کے پاس جا کے سو جاؤ ٹھیک وہ اپنے روم میں جا چکی
تھی اس نے دیکھا تو حمزہ ان پھولوں کے پاس کھڑا تھا اپ سوائے نہیں جی نہیں اپ کے بنا
نیند نہیں ارہی تھی اچھا انوکا منہ بنا تھا انوکا بیٹ پر بیٹھ گئی حمزہ کے اس کے قدموں میں بیٹھ
گیا

یہ سب میری مجبوری ہے دیکھو وہ جو تمہارے کو مارنا چاہ رہا تھا جو اپ کو جنگل تک لے آیا
تھا اس سے پہلے ایسا ہوتا اس لیے میں اپنے پاس لے آیا ہوں تو اب نہیں ہو سکتا کیا ایسا کچھ
انور نے حیرت بڑی نظروں سے اسے دیکھ کے سوال کیا نہیں اب ایسا نہیں ہو سکتا میں جو
اپ کے ساتھ ہوں مطلب اپ کی وجہ سے میرے پیچھے لگا تھا جی اچھا چلو صحیح ہے اب میں
سو رہی چلو صحیح ہے اونا اپ میرے کو صحیح بول رہی ہو جی

تینوں پیار ہو گیا

میں نے سویا کینڈی آں

جے میں تیری گول روا

تے میں راضی رہندی آں

حمزہ نے سونگ گیا انوا ہنسنے لگ گئی آپ بھی نا بہت ٹھڑ کیاں جھجور ہیں سو جاؤ کہیں گے

ارے اتنا اچھا سونگ سنار ہا ہوں تم کو کہ ایسے بول رہی ہو اور میں ٹھڑ کی نہیں ہوں ہمزہ

نے بیٹھ پہ لیٹتے اپنے منہ پہ تکیار کھتے کہا چلو سو جاؤ صبح اپنے گھرا چکے تھے حمزہ افس جانے

کے لیے تیار ہو رہا تھا

انوانے حمزہ کو روک لیا جیسے وہ گھرایا اور کسٹیت کے زوم میں لے جانے لگی ارے مجھے

وہیں جانا ہے وہ لے جا کے گیٹ بند کر چکی تھی سنو مجھے کوریا جانا ہے وہ بھی کل او کے

میڈم جیساپ کا حکم اچھا یہ بتاؤ آج جلدی کیسے آگئے وہ میرے دوست ارہے ہیں کچھ کون سے وہ بہت پرانے کتنے پرانے میرے بچپن کے کلکلیا

آپ چھوٹے بھی تھے استغفر اللہ حد کرتی ہو انواہنسنے لگی کیا کچھ میں گئی آج آپ حمزہ نے اسے بہو میں بھرتے ہوئے کہا ساری کیا جی نہیں قمیض شلوار نہیں ساری پہنوں گی اچھا پکم کرو حمزہ نے اس کی طرف دیکھا اور خسا چلو ٹھیک ہے نہ سیاہائے

یہ سیاں بولتی ہو رک کے میرا دل دوبارہ سے دھڑکتا ہے وہ ہستی وہاں سے چلے گئی حمزہ بلاچ اور بران کے پاس آگیا تھا ہاں بھائی اس کمپنی کا کیا کرنا ہے بلاچ نے پوچھا مار دیا میں نے کمپنی کے مالک کو برانے جا اٹھاتے کہا یہ دیکھ ماں کے کھڑی ور کر بران کی خوبصورتی کو دیکھنے لگی

وہ بران تھری پیس پہنا تھا ہاتھ میں گرے واچ بلیک شوز وہ بے حد حسین تھا اس کی بلو اس اس کا لمبا قد جو سٹائل سے بیٹھا تھا ٹھیک ہے وہ جب وہائے تو سب جھک ہو جانا اب انوا

وہ اگئی تھی گولڈن کلر کی ساڑھی آہر ساڑھی پہنی تھی وہ حمزہ کے پاس بیٹھی تھی سنیں اپ
لوگوں کی وائف نہیں آئی ہے ہی نہیں تو انیں گی کہاں سے بلاج نے ہنس کے بولا انوا یہ بلا
ہے اور وہ بران ان کی جس مت دیکھی سی لگ رہی تھی

انوا کو پتہ نہیں دل میں اس سے بہت ڈر لگ رہا تھا حمزہ میں روم میں جا رہی ہوں کیوں کیا
ہوا کچھ نہیں بس جا رہی ہوں وہ جا چکی تھی وہ کمرے میں ایک جگہ بیٹھ گئی تھی سو نیا کیا ہوا
حمزہ اس کے پیچھے بھاگتا گیا تھا کچھ نہیں بس دل گھبرا رہا ہے
وہ جو بلاج ہے

ناوہ اس سے پتہ نہیں کیوں اور وہ جو بران ہے وہ بس ان کو دیکھیں مجھے ڈر سے لگ رہا ہے
اچھا سو جاؤ آپ کے بنا نیند نہیں اتنی اچھا میں بس ابھی ایسا نوبعد میں ملیں گے ابھی میری
بیوی کا موڈ نہیں کر رہا اوکے ہاں جا رہے ہیں

ہم حمزہ انوار کے پاس آگیا اور اسے سینے سے لگا کے سل گیا کتنی حرامن ہے وہ اس بار بھی دوبارہ مرے گی یہ میرے ہاتھ سے یار تو نہ بولا کر ایسا نہ ہو کسی دن وہ سن لے تو بس اس سے ڈرتا رہ بلاج کو گول آیا اس لڑکی کا جس سے وہ پیار کرتا تھا

جان کہاں گئے ہو جلدی واپسی اڈاؤ کے جان اجاتا ہوں حمزہ یہ لوگ تھوڑے سے عجیب لگ رہے تھے اچھا حمزہ نے لگا ہاں ہاں یہ تو ہے ہی عجیب وہ ہنستے لیٹ گیا تھا انوار تم سکون سے بیٹھی ہو تو میں صبح کے لیے پیکنگ نہیں کرنی وہ جلدی سے ہر برا کے اٹھی وہ جلدی سے اٹھ کے پیکنگ کرنے لگی اور

حمزہ کو ساری رات ستاتی رہی حمزہ بتائے یہ رکھ دوں یہ رکھ لوں یہ صحیح نہیں لگ رہا اور وہ اس کی محبت میں چور تھکا ہوتے بھی اس کو ساری رات جواب دیتا رہا انوار نے تو جیسے ساری الماری رکھ لی ہو صبح نماز پڑھ کے حمزہ نے کہا اتنا سب نہیں لے کے جاؤں گا میں اتنے

دنوں کے لیے نہیں جا رہے ہیں یہ کیا بات ہوئی پورے ایک ہفتے کے لیے جا رہی ہوں
مجھے اپ پورا کوریا گھماؤ کے اور بیٹی ایس کے کون سے میں بھی لے کے جاؤ گے

ارے اپ مل بھی لینا ان سے کیا سچ میں جی بالکل اور دوسری بات اپ کی کار دوسرا اپ
کے باڈی گارڈ ہمارے پاس نہیں ہوں گے اور میں وہاں ان کا ٹریڈیشنل سوٹ بھی پہنوں
گی اوکے میڈم اب چلیں ارے میں ریڈی تو ہو جاؤں ارے ہوئی تو ہو ہاں دیکھ تولوں کچھ
خراب تو نہیں ہو اللہ تو بہ یہ لڑکیاں بھی نہ افسوس افسوس جیسا اور کوئی لڑکی نہیں
سمجھے اسندہ نہیں بولنا

اوکے میمیرے جیسا اور کوئی لڑکی نہیں سمجھے اسندہ نہیں بولنا اوکے میم اب چلیں دیکھ لیا
اپ نے جی چلیں انوا اتر کے اگے بڑھ رہی تھی وہ اونچی ہیل پہنی تھی وائی ایس ایل اور
پاؤں تک اتی میکسی جو اورنج کلر کی تھی اس پہ وہ ایرنگ پہنی تھی اور پرس اس نے وائٹ
کلر کالیا تھا جو بہت اسپینسو تھا اس پہ ڈائمنڈ لگا تھا

اخرا سے حمزہ نے دلایا تھا اب وہ بہت چکے تھے سب سے پہلے حمزہ اسے روم میں چھوڑ گیا
حمزہ وہاں سے نکلا انواہ کو بول کے کہ میں کون سے ایڈ کے ٹکٹ لے کے آ رہا ہوں وہ بے حد

حسین لگ رہا تھا

اس کی بڑی گرے ڈیول انس اس پر بڑی بڑی پلکے اس پہ بے حد حسین بال تیکھاناگ
نقش خوبصورت ہوٹ اس کی بریڈ نہیں تھی وہ گلاس سے پہنا تھا جو سادہ شیشے جیسے تھے
اس کی آنکھیں صاف دکھ رہی تھی

اس کی اوٹ لائن گرے تھی اس سے لڑکیاں دیکھ اپنے ہوش کھور ہی تھی انور کے کہنے پر
وہ کارتوں نہیں پر ہیوی بانگ پہ جا رہا تھا وہ گرے کلر کا تھری پیس پہنا تھا وہ بہت تیز بانیک
چلا رہا تھا اس میں سے اتنی آواز لوگوں کی دل دہلا رہا تھا وہ بی ٹی ایس کون سے اٹ کی جانب

پہنچ گیا تھا

회원은 어디에 있습니까?

(کہاں ہے ممبر؟)

머리는 그의 집에 있습니다

(سراپنے گھروں پر ہیں)

그들은 변경되면 그렇게하지 않았습니다

(انہوں نے گھر چلیج تو نہیں کیا)

머리가 없습니다

(نہیں سر)

좋아

(ٹھیک ہے)

وہ جنکوک کے گھر پہ چلا گیا وہ اس کے گھر سیدھا چلا گیا اس کے اس پاس بہت سے گھر تھے

وہ ایک شاندار گھر کے پاس جا رکا وہ اوپر گیا اس نے ڈور بجائی ٹک ٹنگ ٹنگ

누가

(کون ہے)

나는 hamza

(میں حمزہ)

오후

(اوڈووو)

جے کے نے فور اگیت کھولا ویکم

내 영혼은 어떻게 부러 졌습니까?

(کیسے ہو میری جان کے ٹوٹے)؟

جے کے نے بولا

죽어 가서 괜찮아, 너 앞에 있지 않아

(میں ٹھیک ہوں نہ تیرے سامنے کیسے ہوتا ہے تو بتا)

حمزہ نے رعب دار آواز میں پیار سے بولا

죽어 가서 괜찮아, 너 앞에 있지 않아

(اچھا چھوڑ اندر آں اور یہ بتا یہاں کیسے انا ہوا)

جے کے نے پیار سے بولا

"당신은 평의회를 만나기 위해 결혼하지
않았다. 다른 사람들은 어때?"

(وہ اپ کی بھابھی نے بولا ہے کونسلٹ دیکھنے کا تمہارا تم شادی میں ائے نہیں تھے تاہو ننگ
کیسا ہے باقی سب کیسے ہیں) حمزہ نے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا

우리는 당신의 아파트에서 우리 자신을 갈
것입니다

(سب ٹھیک ہے ہم خود ا جائیں گے تیرے اپارٹمنٹ میں) جے کے بھی حمزہ کے برابر میں
بیٹھے کیا

그렇습니다. 여러분은 당신이 당신의
협의회를 보러 오게 될 것입니다. 그러나
내일 당신은 사람들에게 갑니다.

(ہاں ٹھیک ہے تم لوگ اجانا سارے پرانج تو ہم لوگ تمہارا کونسلٹ دیکھنے آئیں گے پر کل
اپ لوگ اجانا)

1 분 우리는 파키스탄이 아닙니다

(ایک منٹ ہم پاکستان نہیں اپ کو ریائے ہو تیرے ساتھ ڈنر ہے ہمارا ٹھیک ہے کل
ہمارے گھر پر اوکے) کے کے نے ہاتھ کی انگلی اس کی طرف کرتے سو جھتے ہوئے کہا

괜찮아요

(چلو ٹھیک ہے) حمزہ نے ہامی بھری

وہ دونوں بیٹھ کے باتیں کر رہے تھے پھر دونوں نے ڈرنک کی اصل میں جے کے کا گھر
ادھر سے قریب تھا اور اس کی جگہ سے زیادہ دوستی بھی تھی

حمزہ اب انوا کے پاس اچکا تھا وہ جیسے کمرے میں گیا تکیہ دے مارا کپ کے گئے ہو اب ا
رہے ہو اب کو پتہ ہے میرے سے ویٹ نہیں ہوتا اچھا چلو اب وہ اس کو منانے لگا اور اس
کے اوپر کے لیٹا

یہ کیا کر رہے ہو اس نے انوا کو کمرے سے پکڑا اپنے سے چپکا لیا وہ اس کے جب تم نے جگہ انور
کی تو سانسیں رک رہی تھی انور ہی اپنے ہوش کھو بیٹھی اور اس بار وہ بھی اس کے ساتھ
شامل ہو گئی اس نے حمزہ کو اپنی باہوں میں سمیٹا تھا اپنے بازو سے اس کے گردن تھامی تھی

حمزہ اس کے سینے میں گم ہونے لگا بہت سارے پردے ہٹ چکے تھے اور انوا اپنی زبان
اس کے ڈبوں میں جا رہی تھی اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں سے پکڑتی اس کے اپنے سے
جڑے رکھتی وہ اب ساری سانسیں روک کے سارا پیار دے چکا تھا

اور انو اب بھی ایسی لیٹی تھی اسے اوپر لیے اپ کو پتہ تھا نہ اب میرے درد ہے میں کیسے
جاؤں گی وہ اسے گودی میں اٹھا کے واش روم لے گیا جلدی ریڈی ہو جاؤ

انواتمہیں قول ارہی ہے حمزہ نے اواز لگائی اب اٹھا لو اوکے ہاں جان نے فون اٹھا لیا تھا انو
بیٹا کہاں ہو ہم اپ کی طرف انے کا سوچ رہے تھے

مما ہم تو کوریا لائے ہیں اچھا سارا بیگم خوش ہو گئی کہ میری بیٹی کے خواب پورے ہو رہے
ہیں کتنا اچھا لگتا ہے ناجب ساری خوشیاں ایک دم سے ملنے لگتی ہیں لوگ یہ تو دیکھ لیتے ہیں
کہ یار یہ کتنا خوش ہے

لیکن یہ نہیں سوچتے یہ سب پانے کے لیے کتنے درد صحیح ہیں اس نے کیا کچھ نام وہ کتنا
ہی کچھ کیوں نہ کر لیں پر ان کی لائف صحیح نہیں ہوتی جب تک اللہ نہ چاہے ساری زندگی
میں ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جب انسان کی دوسری زندگی سے قیمتی ہوتی ہے پر جو لوگ

مرنے کا سوچتے ہیں وہ بے وقوفی کرتے ہیں کیونکہ مرنے سے سب ٹھیک نہیں ہوتا نہ کسی کو فرق پڑتا ہے اگر کسی اور کی دی ہوئی تکلیف سے آپ مرنے کا سوچ رہے ہو تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور دوسرا وہ آپ کی فیملی میں سے کوئی ہے تو اگر اس کو آپ کی تکلیف سے فرق پڑتا تو آپ کے ساتھ ایسا نہ کرتا

اور آپ کے اعمال سکون والے نہیں ہیں پہلے اعمال سکون والے کریں پھر سکون سے قبر میں سارا بیگم بڑے خاموشی سے یہ سوچ رہی تھی

انواہم پہنچ چکے ہیں ہاتھ میں بی بی ٹی ایس لائٹ پکڑی تھی اور بہت خوش ہو رہی تھی اور حمزہ اسے دیکھ رہا تھا اور اس پاس کی لڑکیاں حمزہ کو دیکھ رہی تھیں

پھر وہ کونسل دیکھنے لگی حمزہ اسے سٹیج کے بہت قریب لے کے کھڑا تھا اور ادھر اتنی آواز انوا کے کان میں درد کر رہی تھی حمزہ نے اپنے دونوں ہاتھ اللہ کے کانوں پر رکھ دیے اور وہ اس سے اتنے رش میں دھکا نہیں لگنے دے رہا تھا

اس کو اپنے میں رکھ کے کھڑا تھا وہ انور کی وجہ سے فین لائن میں کھڑا تھا جنگ کو تو خود حیرت تھا انو اتا ہیونگ کو ہارٹ کمپلیٹ کرنے کا اشارہ کر رہی تھی اور حمزہ اسے دیکھ رہا تھا تا ہیونگ نے انو اکا ہارٹ کمپلیٹ کر دیا تھا

پر حمزہ نے ان دونوں کے ہاتھ میں دیوار بنا دی تھی اپنے ہاتھ سے داہنگ ہنستے ہوئے پیچھے ہو گیا تھا اب کونسلٹ ختم ہو گیا تھا پھر وہ اسے فین میٹنگ میں لے گیا جنکو ک انو اکے پاس آیا تھا

어떻게 지내세요?

(ہائے کیسی ہو اپ)

حمزہ کیا کہہ رہے ہیں یہ انوان ہے اسے گھبرا کے بولا سوریہ یہ بول رہے ہیں آپ کیسی ہیں
اچھا یہ یہ بول رہا ہے آپ یہ بولو میں ٹھیک آپ بتاؤ کیسے ہو اور میں آپ کی بہنوں ائی لو یو کیا
حمزہ نے اسے گھور کے دیکھا یہ بولو اسے حمزہ نے انکھیں بڑی کر کے اسے بولا
ہاں یہ بولو انوان نے اتر کے بولا
اچھا ٹھیک ہے

NovelHiNovel.Com
그녀는 말하고 있습니다. 나는 당신과 당신의
팬이 당신을 좋아하는 당신과 당신을
좋아합니다.

Online Web Channel
(وہ بول رہی ہے میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو اور میں آپ کی فین ہوں آپ کو پسند کرتی
ہوں) حمزہ نے جنکوک سے بولا

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

야, 나는 그가 내가 우르두어를 좋아하지
않는다고 말했지만 영어가오고 있다고
말했다.

(یار اتنا تو مجھے پتہ ہے کہ اس نے ائی لو یو بولا ہے مجھے بھلے اردو نہ آتی ہو پرا نگلش آتی ہے)
جے کے ہنسنے لگا تھا

NovelHiNovel.Com
안녕하세요 그녀는 저도 사랑합니다

(ہائے وہ مجھ سے پیار کرتی ہے میں بھی) جے کے نے حمزہ کو چھیڑتے ہوئے بولا

부끄러워 당신과 나는 그것을 Jangukak의
집으로 가져올 것입니다.

(شرم کر بھابی ہے تیری اچھا سن کر سب جنکو کک کے گھر رہنا میں اس کو لے کراؤں گا)

حمزہ نے جے کے کو اور تاہیونگ کو ساتھ بولا

산책은 괜찮습니다

(چل ٹھیک ہے)

اب وہ لوگ وہاں سے شاپنگ مال چلے گئے تھے وہاں سے انور نے بہت کچھ خریدا کیونکہ اس کو کوریا بہت پسند تھا اس نے ان کے ٹریڈیشنل سوٹ بھی لیے وہ بہت کچھ خریدا ہی تھی اور سارا کچھ اس نے حمزہ کو پکڑا دیا تھا

دیکھیں اس لیے بول رہا تھا کال لانے دو
حمزہ کی ساری شاپنگ پکڑا تھا اللہ بہت اونچی ہیل پہنی تھی وہ اب نیند میں تھی تو اس کا پاؤں ڈس بیلنس وہ رہا تھا رک جاؤ ایک منٹ وہ اسے روک چکا تھا

ایک گلابی پھولوں والے درخت کے نیچے جو کوریا میں عام طور پر ہوتے ہیں انور کی سینڈل اتارنے لگا اور اپنے ہاتھ میں تھام لیا اور اسے گود میں اٹھالیا تھا انواع نے اپنا پرس اس کے گلے میں ڈال لیا تھا

اب لگ رہے ہو کوریا کے ہیر و پراس کے ہاتھ میں اتنی شاپنگ تو نہیں ہوتی ہاں تو اپ
میرے ہیر و ہونا اس کو سیور کی سڑکوں پر پیدل لے جا رہا تھا اتنا سارا ہاتھ میں سامان
پکڑے وہ اس کو گھر لے آیا تھا اور سارا سامان رکھ چکا تھا صبح ہوتے ہی انوا حمزہ کے گلے لگ
گئی اٹھ جاؤ میں اٹھ گئی ہوں اوکے سوڑیا اٹھ گیا

حمزہ نے اپنے اوپر کر چکا تھا ہٹو چھوڑو نہ اٹھو نہ وہ اب اٹھ گیا تھا چلو تیار ہو جاؤ اپ کو ایک
جگہ لے کے چلوں گا وہ تیار ہو چکی تھی حمزہ اسے بانک پہ بٹھائے لے جا رہا تھا پر اب وہ
بانک بڑی آرام سے چلا رہا تھا پھر بھی بار بار پوچھ رہا تھا

صحیح سے بیٹھی ہو نہیں صحیح تو گاڑی روک دیتا ہوں صحیح ہو جاؤ مت صحیح ہوں اپ چلو
جلدی بس وہ اس کو ایک گھر میں لے گیا تھا یہ کس کا گھر ہے دیکھ لینا شوگر نے گیٹ کھولا
انوا تو دنگ رہ گئی تھی

سب حمزہ کا حال چال پوچھ رہے تھے اور یہ بھی پوچھ رہے تھے کہ حمزہ کل تم فین لائن
میں کیوں کھڑے تھے جس پر ہم جو ہے نا ان کا جواب دیا کہ اپ کی بھابی کی وجہ سے وہاں
کھڑا تھا وہ ان کو اندر لے آئے تھے انو اتو بار بار اس کو ٹرانسلیٹر سمجھ کر ان کے ٹرانسلیٹ کرا
رہی تھی

حمزہ تو ان دونوں کا ٹرانسلیٹر بن گیا تھا ان لوگوں کی باتیں ہوتی رہی ہیں حمزہ دونوں کا
ٹرانسلیٹر بنا رہا ہے وہ انو کی خوشی میں خوش تھا اس لیے یہ سب کچھ کر رہا تھا اب واپسی کا
ٹائم ہوا اور وہ لوگ پاکستان واپس آگئے تھے انو وہاں اس سے ائی لو کو بھی دی تھی جو چیزیں
لائی تھی

یہ سمجھے گئے تھے کہ انو کے کوریا کہ وہ ٹریڈیشنل بہت پسند ہیں

حمزہ نے اپنے پورے گارڈن کو کوریابنا دیا تھا انوا اپنے گھر گئی تھی یہ کاروائی اس نے جب کی تھی حمزہ سے لینے گیا اور اپنے گھر وہ پیچھے کے حصے سے لے کے گیا تھا کیونکہ گارڈن نا دیکھ پائے سنواپ کوریاسے وہ ٹریڈیشنل سوٹ لائی تھی

نہ جی چلو اب پہنتے ہیں اب بھی میرے ساتھ پہنوں گے جی کیوں نہیں پہن سکتے ہیں اب کا بھی لائی ہوں وہ خوش ہو رہی تھی وہ دونوں نے وہ سوٹ پہن لیے تھے انوا کے میک اپ کے لیے اس نے میک اپ والی کو بلوایا تھا میک اپ کے بعد وہ بے حد حسین لگ رہی تھی اب وہ اس کو گارڈن یہ گیا تھا انوا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ا رہا تھا کیونکہ حمزہ نے اسے بولا تھا

یہ گارڈن اس لیے گلابوں سے بھرا ہے کیونکہ مجھے گلاب بہت پسند ہے اور اب وہ اس کے گلے لگ گئی تھی حمزہ اب میرے سے اتنی محبت کرتے ہیں تو اب کو میری محبت پہ شک ہے نہیں اب نہیں ہے اللہ نے پیار سے بولا وہ اسے پیار کرنے لگا اب وہ اس کے ساتھ درخت خوش ایٹ سے جینے لگی دونوں ایک دوسرے کو خوشیاں دینے میں لگے تھے

اٹھ بچ کر کچھ منٹ ہو رہے تھے حمزہ اس وقت کمپنی کے میٹنگ جو میں موجود تھا وہ بلاج سے مخاطب تھا کیا ہو اس کمپنی کا وہ لوگ میٹنگ کر رہے تھے اتنا میں برہان بھی اگیا تھا وہ

بیٹھنے لگا تو

حمزہ کی اواز بلند ہوئی بیٹھو نہیں تم لیٹ ہو حمزہ ٹریفک تھا تو میں کیا کروں تم لیٹ ہو شکر کرو صرف کھڑا کر رہا ہوں وہاں پہ موجودہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ یہ بندہ اپنے دوست پہ یہ رعایت نہیں کر رہا

کتنا سب تھے کال آئی حمزہ کہاں ہو میری طبیعت خراب ہے میرے پاؤں پہ لگ گئی مجھے چکرار ہے ہیں جلدی اؤ بس میں ابھی ایا حمزہ وہاں سے کھڑا ہو اساتھ میں بلاج بھی اٹھ گیا کیا ہو انور کی طبیعت خراب ہے حمزہ نے اپنا کوٹ اٹھایا

اور بس بھاگاب ساتھ بلاج چلا حمزہ کے بوٹی کارڈ بھی بھاگ گے اور جلدی سے کار میں
سوار ہوئے حمزہ بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا اور وہاں ٹریفک بہت تھا

حمزہ کبھی گاڑی سے وہاں سے لیتا کبھی وہاں سے بس وہاں پہنچ گیا تھا اس نے ڈاکٹر
عبید کو بھی کال کر دی تھی ویسے تو وہ ڈاکٹر بہت بڑی ہوتے تھے لیکن حمزہ ان کی بہت
عزت کرتا تھا اور حمزہ ان کو دوست مانتا تھا تو وہ اس کے بلانے پر آگئے تھے وہ ڈاکٹر بہت کم
عمر لگ رہے تھے

انوانے تو ایسا ڈاکٹر انج تک نہیں دیکھا تھا وہ کافی خوبصورت تھے وہ اب انوا کو چیک کرنے
لگے تھے ان کو ان کو میڈیسن دے کے چلے گئے تھے حمزہ ادھر او

وہ حمزہ کا ہم عمر تھا 20 سال کا اب زیادہ ہی ٹینشن لے رہے یہ ٹھیک ہیں اتنا پریشان کیوں
ہو گئے تھے چلیں میں اب چلتا ہوں عبید اب اب گھر نہیں اتے میرے سے ملنے اچھا
نہیں لگتا اب بھا بھی ہیں

اور اپ بھی تو نہیں اتے بھا بھی کولے کے اعلیٰ چلو ٹھیک ہے شکر یہ اپ گئے اپ کی فیس
دوں کیا صاحب حمزہ نے ہنس کے بولا ارے نہیں نہیں یہ وہ پہلا شخص تھا جس کے ساتھ
حمزہ اس کے ساتھ نارمل رہتا تھا حمزہ اب تو انوا کے موت ہوتی ہے

پانی کے گلاس بھی اٹھانے نہیں دے رہا تھا ہر وقت اس کی خدمت میں پورا رہتا تھا سیم
مجھے بخار ہوا ہے اور تھوڑی کچھ ہوا ہے اپ تو حد کر رہے ہو میں تو کروں گا حد بخار بھی
بہت خطرناک ہوتا ہے

وہ اس کے سرانے بیٹھ رہا اور اس کے قدموں میں ہی سو گیا تھا
اب صبح ہو گئی تھی اپ واقعی حد کر رہے ہو پوری رات پاؤں میں سوتے رہے اٹھیں ابھی
اچھا اٹھ رہا ہوں وہ اٹھ کے اس کے پاس ا گیا سنے میری بات اپ آج جائیں گے افس کب
سے چھٹیاں کر رہے ہو

چلو تیار ہونے جاؤ جاؤ ابھی جاؤ ابھی اس نے مجھ سے میں بولا تھا اوکے میڈم جا رہا ہوں وہ اٹھ گیا تھا ناشتہ بنا کے وہ ریڈی ہو گیا تھا اب وہ افس جا چکا تھا اور انوکھا کھانا بنانے کے لیے سوچنے لگی تھی

اور اس نے موبائل اٹھایا یوٹیوب پہ اس نے بریانی کی ریسیپی دیکھی وہ پوچھ تو سارا بیگم سے بھی سکتی پر وہ انوکھو ڈٹے جاتی سناتی کہ کچھ سیکھ کے نہیں گئی اس لیے اس نے یوٹیوب کیا تھا اس نے ریسیپی تو دیکھ لی تھی پر وہ سامان نہیں تھا

جس سے اسے بریانی تیار کرنی تھی وہ کیسے منگاتی کسی سے اسے انگلش تھوڑی اتی تھی اس لیے اس نے کہا انگلش میں بیزتی ہو جائے گی ان سے اچھا خود ہی چلے اتی ہوں گا ڈاسے دیکھ رہے تھے کہ وہ اکیلے جا رہی ہے پر وہ انوکھو کچھ کہہ بھی تو نہیں سکتے تھے

وہ چلے گئی تھی لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ وہ جو اسے مارنا چاہتا ہے اس کی نظر ادھر ہی تھی ایسی
کسی موقع کی تلاش میں تھی جو اسے مل چکا تھا اب وہ اس کے پیچھے تھا اور یہ انوکو بھی
محسوس ہو رہا تھا

اسے کسی نوکلی چیز سے وار کیا تھا اس کی چیک سی نکلی تھی وہ اسے چھو کے گر گئی تھی لگی
نہیں تھی اس کے نیچے گر گئی تھی انوانے وہاں پہ بھاگنا شروع کر دیا تھا جب کہ اس نے
سامان بھی نہیں لیا تھا

وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پائی تھی جب وہ بھاگتے اپنے گھر کے پاس آئی تھی تو حمزہ گاڑی
سے اترنے والا تھا وہ اسے یوں بھاگتا دیکھ ڈر گیا تھا کیا ہوا انواع اس نے انوکو بازو سے تھاما وہ
کچھ کہنے کی حالت میں نہیں تھی

وہ اسے روم میں لے گیا اب تو کیا ہوا تم باہر کیوں گئی تھی اور کیا ہوا حمزہ ایک سانس میں
بھول گیا تھا انو اپنی سانسیں سنبھال اس کے گلے لگ گئی تھی میں باہر گئی تھی میرے پیچھے
تھا

کوئی میں اگنور کرتی گئی پھر ایک دم سے کچھ نوکلی چیز لگی میرے میری جان نکل گئی تھی پھر
میں ڈر گئی کیونکہ مجھے ایسا لگا کہ میرے سامنے اگیا وہ اس لیے پیچھے کی طرف بھاگی وہ روکے
اسے بتا رہی تھی

اب وہ سو گئی تھی اور حمزہ کھڑکی کے پاس سگریٹ سلگا رہا تھا وہ سگریٹ سلگا رہا تھا وہ کب
سے اسے ہی کھڑا تھا اس کا مونڈا پسیٹ لگ رہا تھا انو ادیکھ رہی تھی کب سے وہ اٹھ کے حمزہ
کے پاس آئی اور اس کی سگریٹ باہر پھینک دی اور گندے پر رکھ کے چاند کو دیکھنے لگی

کیا ہو گیا سیاں میرے کچھ نہیں کافی دیر اس سے بات کرتی رہی پر حمزہ بس ہاں ہوں میں
جواب دے رہا تھا وہ جا کے صوفے پر لیٹ گیا تھا انوا جا کے نائی پہنائی تھی وہ وہ ریڈ کلر کی
تھی وہ اس کے پاس آئی اور اس کے اوپر لیٹ گئی

حمزہ اسے کے پھول کے دیکھنے لگا انوانے اسے اپنی باہوں میں قید کیا ایک بات پوچھوں صحیح
ہے پوچھو سوڑے اپ کا پیار میرے سے کم ہو گیا ہے جو اپ پاس نہیں اتے اچھا تو کرو کو
پھر حمزہ اس کے اوپر آیا اور لیٹ گیا بس بس لیٹو گے یہ اور بھی کچھ کرو گے

انوانے اسے پکڑتے کہا اور چومنے لگی آج دونوں ہی محبت میں چور ہو گئے تھے وہ دونوں
ایک دوسرے کو چومتے حمزہ تو اس کی گردن پہ ٹوٹ سوچکا تھا بچوں کی ناچاٹ رہا تھا حمزہ
اس سے کے سینے میں کھوسا رہا تھا آج اپنی ساری خواہشیں پوری کر رہا تھا

اور انواروک نہیں رہی تھی اور مدد کر رہی تھی کھونے میں یہ وہ خود کھو چکی تھی وہ سب اتار چکے تھے شرم جھجک حیا اور کپڑے اب وہ بس کر ہو رہا تھا حد پار کرنے کے لیے انوا بھی حامی بھر چکی تھی بہت درد کو محسوس نہیں کر پار ہی تھی

وہ محبت کا ایسا جام پی چکی تھی حمزہ اب اس پہ سے ہٹ گیا تھا لیکن وہ پھر سے اس کے سینے میں گم ہونے لگا اپنے ہوٹ سے پکڑ ڈالا تھا اپ منہ میں لیتا اب وہ اسے کے لب چومنے لگا ساتھ ساتھ انوا بھی چوم رہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے منہ میں زبان رکھتا ہمزہ دوبارہ سے اسے درد دینے لگا

لیکن اس بار وہ ڈیڈ محسوس کر رہی تھی حمزہ بس ہٹے میرے اب درد ہو رہا ہے ایک بار ہو گیا جیسا تو ساری رات بار بار کروں گا سو نیا اللہ نہیں میں مر جاؤں گی وہ اب اس جیسے ہٹ گیا

تھا

اور اس سے اپنے گلے سے لگایا کہ ان کے اوپر بیک لے کے لیٹ گیا تھا اس نے اپنی بات پوری کی تھی اس نے انوا کو ساری رات نہیں سونے دیا تھا سب پھر اٹھے ہی رنگا نے اپنی نائی پہن کے واش روم جا چکی تھی وہ نیچے جا کے کچھ کھانے کے لیے دیکھ رہی تھی اس نے چائے بنائی اور حمزہ کے روم میں ارہی تھی

کہ حمزہ ٹک ہو گئی اس کے حمزہ کے پاس چارر کی اور حمزہ بھی ناشتے کرنے لگا وہ کھا کے بھی وہ اپنی میٹھی چیز نہیں چھوڑ رہا تھا وہ ایک بار پھر حد پار کر گیا تھا اب وہ اب پھر جانے لگا تنے میں برات آیا انواہ چلو حمزہ کدھر ہے حمزہ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ لگے میں یہاں آیا ہوں یہ پکڑو یہ وہ انوا کو دیکھ کے بھاگ گیا تھا انوا نے کھول کے دیکھنے لگی

حمزہ افس میں موجود تھا حمزہ کو کال آئی حمزہ نے کال اٹھائی تو اس پر کوئی رونگ نمبر تھا بات سن میں نے تیری بیوی کو اٹھالیا ہے پانچ منٹ کے اندر وہاں پہ فوج ہونا میں اسے مار دوں گا میں برہان ہوں ہمزہ نے بولا مجھے تو پہلے ہی تجھ پر شک تھا

حمزہ یہ بول کر فوراً ہی وہاں سے بھاگا اور جہاں اس نے بولا تھا وہاں پر پہنچ گیا برہان پہلے ہی اپنے چاروں طرف تلواریں لگائے کھڑا تھا جیسے ہی حمزہ اسے مار ڈالے

انوا بھی سب کچھ سچ سچ پڑھ چکی تھی ان کو بہت حیرت ہوئی میں یہ سب خوابوں میں دیکھتی تھی اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ آج وہ حمزہ کو مار کے مجھے بھی مار دے گا اس لیے میری تم کو بتا رہا ہوں بچا لو حمزہ کو وہ بس ادھر سارے کھڑے ور کر گارڈوں کو ہاتھ سے اشارے کرنے لگی

کہ سب چلو اس نے ایک گھاٹ کو صرف راستہ دکھانے تو وہ اسے وہاں لے گیا تھا وہاں گئی تو انوار نے دیکھا حمزہ اور برہان کی فائٹ چل رہی تھی حمزہ بھی تھوڑا سا گھائل تھا اب انواع نے گاٹ کے پاس سے ایک جھٹکے سے بندوق نکال کے برہان کے مارادی تھی

ایک ساتھ وہ اتنے فائر کیے کہ برہان چلی چلی ہو گیا تھا پر وہ بہت ڈر گئی تھی بس وہ بندوق چلتی رہے حمزہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا بھجان زمین پہ گر گیا تھا اس نے وہ تلوار کا ٹکڑا حمزہ کے دے ہمارا انوا کی چیک نکل رہی تھی اس کا گارڈ اٹھا کے اسے ہاسپٹل لے گئے تھے اور وہ ہوش میں ابھی نہیں آیا تھا انوا تو بس روئے جا رہی تھی

اور اپنے اللہ سے گفتگو کرنے جا رہی تھی حمزہ کا بہت خون بہہ چکا تھا اس لیے اسے ان کی ضرورت تھی وہ چاہے ایول تھا یا ڈیول تھا جو بھی تھا پر وہ ایک انسان بھی تھا کیونکہ اس کی ماں ڈیوڈ تھی

اور اس کا باپ انسان تھا اور بہت بڑا بزنس مین تھا اس کا نام کلنان راجپوت تھا اس لیے برہان نے ان کو مارا تھا وہ عسفیاء بیگم کے بھائی کا بیٹا تھا اور اس لیے انہوں نے کل فارم راجپوت کو مارا تھا

یعنی حمزہ کے باپ کو کیونکہ وہ ان کی پر اپرٹی چاہتے تھے اور ہودین کو اس لیے مارا تھا کیونکہ وہ اس وقت بڑا تھا حمزہ تو بہت چھوٹا تھا اس وقت حمزہ کے عمر 9 سال بھی نہیں تھی یہ ہماری ہی پر اپرٹی سے بنے ہیں اس ٹائم میں بہت پیسے تھے

فل فارم راجپوت کے پاس حمزہ زیادہ نہیں جیا ہے ابھی بھی اسے بس ابھی سو سال ہی ہوئے ہیں

اب ہمزہ ہوش میں آگیا تھا اور اس نے خون کی بہت کمی ہو گئی تھی اس کا بلڈ گروپ وہ تھا

اور قسمت سے وہی انوا کا تھا سنا یہ حمزہ کے ساتھ کون ہے ان کو بلڈ چاہیے اور سر میرا ہے اپ میرے سے لے لیں اپ کون ہے ان کی میں ان کی وائف ہوں او کے ائیں میں اپ کا چیک کر لوں پھر اپ کا بلڈ لے لیتے ہیں انہوں نے انبا کو

چیک کرنے لگی سوری میم اپ کا بلڈ نہیں لے سکتے

کیوں نہیں لے سکتے اپ دو من پریگنٹ ہیں انوا تو حیران رہ گئی تھی پھر اب کس لیں گے وہ گارڈوں کے پاس گئی سنے اپ سب میں سے کسی کا اوپلس بلڈ گروپ ہے جی میم میرا ہے

اپ پیلز خون دے دو وہ اس کے قدموں میں بیٹھ گی تھی پر میم میں نہیں دے سکتا مجھے شوگر ہے اپ ایک کام کرے ڈاکٹر عبید سے پوچھ لے میں اپ کو ان کے پاس لے جاتا ہوں اس گارڈ نے انوا کو تسلی دیتے ہوئے کہا جی جی چلے جلدی وہ لوگ ان کے اسپتال پہنچ چکے تھے سر ڈاکٹر عبید کہا ہے تو اس اسپتال گارڈ نے بتایا وہ اپنے کیبن میں ہے

وہ گارڈ انوا سے مخاطب ہوا میم اپ ان سے خود بات کر لینا

ہاٹھیک ہے میں کر لو گی وہ اندر جا چکی تھی

ڈاکٹر عبید پیلز میری مدد کریں حمزہ کو خون کی بہت ضرورت ہے

چلے چلے بھا بھی وہ اپنے سارے ماریض چھوڑ کر ان کے ساتھ چل پڑا اس نے حمزہ کو خون

دے دیا تھا

اب حمزہ گھر اچکا تھا انو آپ تو کیوں رہی ہیں حمزہ آپکے بابا بھائی اور آپکی محبت انو کا قتل

برہان نے کیا تھا

اور اب بھی وہ مجھے مارنا چاہ رہا تھا

تم کو یہ کس نے بتایا بلج نے انو نے ساری بات اسے بتائی

اور یہ بھی بتایا کہ میں دو مہینے سے پیرگنٹ ہو حمزہ کا تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں رہا

اچھا یہاں آ کے لیٹ جاؤں

نہیں میں ٹھیک ہوں اب سو جاؤں حمزہ تھوڑی دیر بعد سو گیا تھا اور انو آج اسکے پاؤں میں

سوگی تھی

اب حمزہ ٹھیک ہو گیا تھا اور وہ دن بھی اگیا تھا

جب وہ اپنے بچے کی شکل دیکھتا پراسے ڈر تھا کہیں انو کو کچھ نہ ہو جائے میری انو اکتنے درد

میں ہے ان کے گھر جوڑوان بچے ہوئے ایک لڑکا اور ایک لڑکی انو نے بتی کا نام وانہ رکھا اور

بیٹے کا نام ہو دین

سنے حمزہ یہ لے وانہ اللہ کی طرف سے طحفہ اور یہ لے ہودین انوانے دونوں حمزہ کو پکڑا

دے
بہت شکریہ انوا اتنے پیارے طحفوں کا

سب بہت خوش تھا

ان دونوں کو باری باری نانی دادی سب نے لیا وہاں بلاج بھی آیا تھا انوا شکریہ اپ نے
میری جان بچائی تھی اب وہ ان بچوں کو لے کر پیار کر رہا تھا

حمزہ نے پورے کراچی میں میٹھی کے ڈبے بانٹے تھے اور پورے پاکستان میں آتشبازی
کروای اور پورے پاکستان کے تمام گاؤں اور بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے گھر
مٹھائی اور بریانی بھی تھی

اب چار سال بعد

(بابا مجھ تو وی آپتے چشتے تیرے پہنے ہیں)
بابا مجھے بھی آپکے جیسے کپڑے پہنے ہیں وانیا نے بولا
بابا مجھ تو بھی اور اب ہو دین بھی پیچھے لگا تھا

وانیا بلکل اپنے باپ پر گی تھی
وہی گیرے آنکھیں وہیں چہرہ
اس کے ہی برعکس ہو دین بلکل اپنی ماں پر گیا تھا

دونوں ہی بچے بہت بہت کیوٹ تھے کے راستے میں لوگ پکڑ پکڑ کر پیار کرتے تھے اور
حمزہ کسی کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا

اتنے میں انوا آکر ان دونوں کی چاڑھا بڑھن رہی تھی دونوں بلکل چپ ہو جاؤں
اور اسکول کے لیے تیار ہو جاؤں جلدی کرو

سوڑیا کیا ہو گیا یار اتوار ہے آج

اج تو میرے بچوں پر ترس کھاؤں

او اچھا چلو پھر بھی ناشتہ تو کر لو اکہ

اب انو اوانیا کو گود میں لیے اسے پیار کرنے لگی اور ہودین اپنے بابا سے بال بنوار ہاتھ

حمزہ اچھو پتہ ہے میری بیٹی و انیا بلکل میری طرح ہے اور بڑی ہو کے میری طرح ہی بنے گی

انوانے و انیا کو نیچے اتارتے ہوئے کہا

(نہی جی میں تہو اپنے بابا پھر داؤں دی)

نہیں جی میں تو اپنے بابا پر جاؤں گی

وانیا اب حمزہ کے پاس جا کے بیٹھ گی تھی اور انو امنہ بنا گئی

ہودین انوا کے پاس آیا

نہیں جی میلی سوڑیا بھی بہت اچھی ہیں سمجھی بتامیز لڑکی اور انوا اس کے پاس نیچھے ہوئی تو

فورن ہو دین اپنی ماما کو کس کرنے لگا گالوں پر

وانیا نے منہ چھڑایہ ہم

اور حمزہ کو بولنے لگی

بابا تلے میرے بال بندے

(بابا چلے میرے بال بندے)

حمزہ اسکے بال بنانے لگا

(مما بات چھونے آج ہم شب گمنے تلے گے پہاری پر)

مما بات سنے آج ہم سب گمنے چلے گے پہاڑی پر

او کے اپنے بابا سے پوچھ لو میری جان عنوانے وانیا کو بولا

(تیا پو تھو بابا شے میں دو کہودی وہی ترے دے جیہ)

کیا پوچھو بابا سے میں جو کہو گی وہی کرے گے یہ

حمزہ تو اسکے اوڈر ہی سنتا رہتا تھا

وانیا سب پر ایسے ہی حکم چلاتی تھی بھائی ماما حمزہ سب پر اور وہ سب بیچھراے ایسے ہی
اسکو سنتے تھے

ہو دین اپنی ہر کاتوں میں بلکل باپ پر تھا اپنی ماما اور بہن کو وہ اپنے باپ کی طرح ہی تحفظ
میں رکھتا تھا

سب تیار ہو چکے تھے وہ لوگ اب پہاڑی کے لیے نکل گئے تھے

حمزہ کے ہاتھ میں وانیہ اور ایک ہاتھ میں ہو دین تھا

یہ وہی پہاڑی تھی جس پر پہلی بار وہ عنوا کو لیا تھا

اور آج وہ انوا کی جاگا اپنے بچوں کو پکڑا تھا

اپ لوگوں کو کیا لگتا ہے مرد وہ ہے جو لڑکی کو دابے جو پیار اس سے بہت کرے پر ظلم بھی

کرے یاں وہ مرد ہے جو لاکھوں جگہ منہ مارنے کے بعد ایک کا ہو جائے یا لڑکی کو حواس کا

نشانہ بنائے

مرد وہ ہوتا ہے جو عورت کو رات کے اندھیرے میں بھی عزت دے اور لاکھوں کے بیج
میں بھی بھروسہ رکھے سب اسکے کیلئے ہو پر وہ اسکے ساتھ ہو وہ اپنی محبت کے لیے مخلص
رہے ہمیشہ اسکی ڈال بن کر رہے یہ ہوتا ہے مرد

ضروری نہیں وہ حمزہ کی طرح دولت مند ہو ضروری یہ ہیں کے حمزہ کی طرح چاہنے والا

NovelHiNovel.Com

یہ کہنے والا ہوا پکومارنے کا اپ پر ہاتھ اٹھانے کا خیال بھی دل میں اے تو ہاتھ کاٹ دو اسے
وقت یہ کہنے والا وہ آپکی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا وہ اور کرتا بھی ہو یہ بولنے والا ہونا
چاہیے کہ آپکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا اپ مر بھی جاؤں آپکی جگہ کوئی نہیں لے گا

یہ حمزہ کی کہانی تو چھوٹی ہو سکتی ہے پر حمزہ اور حمزہ کی محبت حقیقت ہے

اور عورت کا بھی فرض ہے ایک ہی مرد کی رہے

یہ کہانی ہیں سچی اور پاک محبتوں کی

یہ کہانی ہے سچائی کی

یہ کہانی ہے حمزہ راجپوت اور اس کی شیرنی انوار اجپوت کی

NovelHiNovel.Com

OWC

OnlineWebChannel.Com

OWC NHN OWC NHN

OWC NHN OWC NHN

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہنچائیں۔ **ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل** بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں **ناول ہی ناول"** اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ **ناول ہی ناول"** اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !
اپنی تحریریں ہمیں اس پتے پر ارسال کریں۔



NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com



NovelHiNovel & OWC Official



NovelHiNovel@Gmail.Com



OnlineWebChannel @Gmail.Com



03155734959

Novel Hi Novel & Online Web Channel

NovelHiNovel.Com

ختم شد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

السلام علیکم !

ناول ہی ناول " اور " آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہنچائیں۔ **ناول ہی ناول** " اور " آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سبھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں **ناول ہی ناول** " اور " آن لائن ویب چینل کی ویب سائٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ **ناول ہی ناول** " اور " آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !
اپنی تحریریں ہمیں اس پتے پر ارسال کریں۔



NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com



NovelHiNovel & OWC Official



NovelHiNovel@Gmail.Com



OnlineWebChannel @Gmail.Com



03155734959